ترجمہ و تلخیصِ منتخب احادیث

از

اصولِ کافی

حصّہ دوم

ڈاکٹر محمّد حسن رضوی

پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۲۷۹ بریٹو روڈ، کراچی۔ فون: ۷۲۳۲۳۵۴

Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ و تلخیص منتخب احادیث

از

اصولِ کافی

(حصہ دوم)

Call No.
Author
Title
Date
Sign.
HAJAFI BOOK LIBRARY

ڈاکٹر محمد حسن رضوی

پاک محرم ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
۲۷۹ ہر ۱ سٹریٹ، کراچی ۔ فون: ۷۲۳۲۳۵۴

فہرست

شمار	مضامین	صفحہ
۱۔	طینتِ مومن و کافر	۱
۲۔	ذکرِ تخلیقِ اوّل	۶
۳۔	عہد و میثاقِ عالمِ ذر	۷
۴	فطرتِ توحید پر تخلیقِ انسانی	۱۲
۵	تخلیقِ مومن کی کیفیّت	۱۳
۶	خدا کا رنگ	"
۷	سکونِ قلب ایمان کی دلیل ہے	۱۴
۸	بابِ اخلاص	۱۵
۹	قلبِ سلیم کا مطلب	۱۷
۱۰	بابُ الشرائع	۱۸
۱۱	بابُ الدعائم (اسلام کی بنیادیں)	۱۹
۱۲	ایمان کی حدود	۲۰
۱۳	اطاعتِ رسول اللہ ؐ کی اہمیّت	۲۳
۱۴	ولایت کی اہمیّت خدا کی نظر میں	۲۴
۱۵	یہ ہے دینِ حق	۲۵
۱۶	ایمان اور اسلام	۲۶
۱۷	ایمان میں اسلام تو ہے، مگر اسلام میں ایمان نہیں ہے	۲۸

شمار		صفحہ
۱۸	اسلام ایمان سے پہلے ہوتا ہے	۳۰
۱۹	ایمان کے اجزاء تمام بدن میں ہوتے ہیں	۳۲
۲۰	ایمان میں آگے بڑھ جانا	۴۲
۲۱	ایمان کے درجات ہیں	۴۴
۲۲	توحید اور اسلام کی حقیقت	۴۸
۲۳	مومن کی صفات اور خصائل	۵۱
۲۴	ایمان کے ارکان یا ستون	۵۲
۲۵	اسلام پر ایمان کی فضیلت	۵۳
۲۶	ایمان اور یقین کی حقیقت	۵۷
۲۷	بابِ تفکّر (غور وفکر کرنا خدا کے بارے میں)	۵۹
۲۸	مکارم اخلاق	۶۱
۲۹	توکّل اور یقین کی فضیلت	۶۴
۳۰	تعجّب ہے اُس شخص کے اوپر	۶۷
۳۱	اللہ تعالےٰ نے سونے کی وادی بنائی ہے	۶۸
۳۲	رِضا بالقضاء	۶۹
۳۳	مالداری سے دین کی اصلاح	″
۳۴	فقر وفاقے سے دین کی اصلاح	۷۰
۳۵	زُہد کے اجزاء اور درجات	۷۳
۳۶	تَفْوِیْض اِلَی اللّٰہِ وَتوکّل عَلَی اللّٰہ (توکّل کا بیان)	۷۵
۳۷	خوف ورَجاء (خوفِ خدا اور خدا سے اُمید)	۸۲
۳۸	اللہ سے ڈرو، وہ تم کو دیکھتا ہے	۸۴

۳۹	گناہ کرتے ہوئے اللہ سے مغفرت کی اُمید رکھنا	۸۵
۴۰	خوفِ خدا کا اثر	〃
۴۱	مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے	۸۷
۴۲	اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن	۸۹
۴۳	اعترافِ تقصیر	۹۲
۴۴	اطاعت و تقویٰ	۹۴
۴۵	جو اللہ کا اطاعت گذار ہے وہ ہمارا دوست ہے	۹۶
۴۶	ورع (پرہیزگاری)	۱۰۰
۴۷	عفّت (پاکدامنی)	۱۰۳
۴۸	حرام کاموں سے بچنا	۱۰۴
۴۹	ادائے فرائض	۱۰۶
۵۰	استوائے عمل (نیک عمل پر باقی رہنا)	۱۰۷
۵۱	عبادت اور اُس کا طریقہ	۱۰۸
۵۲	عبادت کے معنی	۱۰۹
۵۳	عبادت کی قسمیں	〃
۵۴	نیّتِ عمل	۱۱۰
۵۵	جنّت یا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کی وجہ	۱۱۱
۵۶	جس نے میری سنّت کی مخالفت کی وہ گمراہ ہوا۔	۱۱۲
۵۷	عبادت میں میانہ روی	۱۱۳
۵۸	عمل کا ثواب	۱۱۴
۵۹	صبر	۱۱۵

نمبار		
۶۰	مومن کی قبر میں "صبر" مددگار ہوتا ہے	۱۱۸
۶۱	کڑوا گھونٹ پی کر صحت مند ہو جاؤ	۱۲۱
۶۲	صبر کی اقسام اور ثواب	۱۲۲
۶۳	شکر	۱۲۶
۶۴	عملی شکر۔ شکر کی حد	۱۲۸
۶۵	بندوں کا شکر ادا کرنا	۱۳۳
۶۶	کشادگی اور خندہ پیشانی	۱۳۷
۶۷	صدق اور امانت	۱۳۹
۶۸	شرم و حیاء، اہمیّتِ حیاء، حیاء کے معنی	۱۴۱
۶۹	العفو (معاف کرنا، درگذر کرنا)	۱۴۲
۷۰	غصّہ کو پی لینا	۱۴۴
۷۱	حلم (بُردباری)	۱۴۷
۷۲	زُبان کی حفاظت اور خاموش رہنا	۱۴۸
۷۳	مدارات (اچھّی طرح پیش آنا)	۱۵۴
۷۴	رِفق، مہربانی اور نرم دلی	۱۵۶
۷۵	تواضُع (انکساری)	۱۵۸
۷۶	" کے معنی، اور اہمیّت	۱۶۰
۷۷	" کی حقیقت	۱۶۱
۷۸	الحبُّ فِی الدّنیا والبُغض فی الدّنیا	۱۶۲
۷۹	وہ مومن نورانی منبروں پر ہوں گے	۱۶۳
۸۰	اللہ سے دوستی ہے یا دشمنی	۱۶۷
۸۱	دنیا کی مذمّت اور بے رغبتی (زُہد)	۱۶۹

شمار		صفحہ
۸۲	زُہد کی تعریف	۱۷۰
۸۳	دنیا میں گھر بنانا اور مال جمع کرنا بے عقلی ہے	۱۷۱
۸۴	زاہد کی تعریف	۱۷۴
۸۵	قناعت	۱۷۸
۸۶	کفاف - (روزی کو بقدرِ ضرورت حاصل کرنا	۱۸۰
۸۷	نیک کاموں میں جلدی کرنا	۱۸۱
۸۸	انصاف اور عدل	۱۸۳
۸۹	" " " کا طریقہ	"
۹۰	چار باتوں سے جنّت کے چار گھروں کی ضمانت	۱۸۴
۹۱	لوگوں سے استغناء (بے پروائی)	۱۸۸
۹۲	دعاء کی قبولیّت کا طریقہ	"
۹۳	صلۂ رحم	۱۹۰
۹۴	والدین کے ساتھ نیکی کرنا	۱۹۵
۹۵	مسلمانوں کے کاموں میں کوششیں کرنا	۲۰۲
۹۶	بوڑھوں کی عزّت کرنا - مومن کا آپس میں بھائی بھائی ہونا	۲۰۴
۹۷	مومن کا حق مومن پر	۲۰۶
۹۸	ایک دوسرے پر رحم کرنا۔	۲۱۱
۹۹	مومن بھائیوں کی زیارت کرنا۔	"
۱۰۰	مصافحہ کرنا (مصافحے کا ثواب)	۲۱۴
۱۰۱	مُعانقہ (محبّت سے گلے ملنا)	۲۱۵
۱۰۲	تقبیل (محبّت سے بوسہ دینا)	۲۱۶
۱۰۳	اماموں[۴] اور برادرانِ مومن کا ذکر کرنا	۲۱۷

۱۰۴	مومن کو خوش کرنا۔	۲۲۰
۱۰۵	مومن کی حاجت پوری کرنا۔	۲۲۳
۱۰۶	" " " کرنے کی کوشش کرنا۔	۲۲۸
۱۰۷	مومن کی تکلیف دور کرنا۔	۲۳۰
۱۰۸	مومن کو کھانا کھلانا۔	۲۳۱
۱۰۹	مومن کو لباس پہنانا۔	۲۳۴
۱۱۰	مومن پر مہربانی کرنا اور اُس کی عزّت کرنا	۲۳۵
۱۱۱	مومن کی خدمت کرنا۔	۲۳۸
۱۱۲	مومن کو نصیحت کرنا۔ (بھلائی چاہنا)	〃
۱۱۳	لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔	۲۳۹
۱۱۴	مومن کو زندہ کرنا۔	۲۴۰
۱۱۵	اپنے گھر والوں کی ایمان کی طرف رغبت دلانا	۲۴۲
۱۱۶	تقیّہ کی حالت میں لوگوں کو امامتِ آلِ محمدؐ کی طرف نہ بُلایا جائے	۲۴۳
۱۱۷	اللہ تعالیٰ اپنا دین اُسے عطا فرماتا ہے جس سے محبّت کرتا ہے	۲۴۴
۱۱۸	دین کی سلامتی	۲۴۵
۱۱۹	تقیّہ (جان بچانے کے لیے اپنے دین کو چھپانا)	۲۴۶
۱۲۰	راز کا چھپانا	۲۴۹
۱۲۱	مومن کی علامتیں اور صفات	۲۵۱
۱۲۲	مومنین کی تعداد میں قِلّت و کمی	۲۶۶
۱۲۳	اللہ کی بخششوں پر راضی ہونا ایمان ہے اور صبر اس کے بعد ہے	۲۶۷
۱۲۴	مومن کا مومن سے آرام پانا۔ ★ مومن کی برکت	۲۶۸
۱۲۵	مومن کی دو قسمیں	۲۶۹

۱۲۶	اللہ نے بندۂ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے	۲۷۱
۱۲۷	مومن کے امتحان کی سختی	۲۷۵
۱۲۸	مسلمان فقراء و مساکین	۲۸۰
۱۲۹	قلبِ انسانی کے دو کان ہیں	۲۸۵
۱۳۰	وہ روح جس کے ذریعہ سے مومن کی مدد کی جاتی ہے۔	۲۸۶
۱۳۱	گناہوں کے اثرات اور اُن کا انجام	۲۸۷
۱۳۲	گناہانِ کبیرہ	۲۹۲
۱۳۳	ہر بندے پر چالیس فرشتے ہوتے ہیں	۲۹۵
۱۳۴	گناہوں کو معمولی سمجھنا	۳۰۰
۱۳۵	کفر کے اصول اور ارکان	۳۰۳
۱۳۶	ریاکاری (دکھاوا)	۳۱۱
۱۳۷	طلبِ ریاست (حکومت حاصل کرنے کی ہوس)	۳۱۵
۱۳۸	اعمالِ آخرت (یعنی نیک اعمال) کے ذریعہ دنیا کمانے کی کوشش کرنا۔	۳۱۶
۱۳۹	لوگوں سے جھگڑا اور دشمنی کرنا۔	۳۱۸
۱۴۰	غضب و غصّہ	۳۲۰
۱۴۱	حسد	۳۲۴
۱۴۲	تعصّب	۳۲۶
۱۴۳	تکبّر	۳۲۸

اَلدُّعَاءُ

"اَرْبَعَةٌ لَّا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتّٰى تُفْتَحَ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتَصِيْرُ اِلَى الْعَرْشِ ، اَلْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ وَمَظْلُوْمٌ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ ، وَ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَرْجِعَ ، وَ الصَّآئِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ *"

یعنی: "چار آدمی ایسے ہیں جن کی دعاء رد نہیں کی جاتی۔ اور اُن کے لیے آسمان کے (اجابت کے) دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دعاء عرش تک پہنچ جاتی ہے

(۱) باپ کی دعاء اپنے بیٹے کے حق میں،

(۲) مظلوم کی بد دعاء ظالم کے لیے،

(۳) "عمرہ" ادا کرنے والے کی دعاء یہاں تک کہ وہ واپس (اپنے گھر) نہ لوٹ جائے،

(۴) اور روزہ دار کی دعاء یہاں تک کہ وہ روزہ افطار نہ کرلے۔"

* (از اصولِ کافی جلد ۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ قرآن مجید لوگوں کے لیے رُشد و ہدایت اور علم و معرفت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے احادیثِ معصومین علیہم السّلام کا ذریعہ اشد ضروری ہے۔ جس کے بغیر قرآن مجید سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اِس لیے ضروری ہے کہ قرآنِ حکیم کی تفسیر اور رموز و قوانین اور دیگر اشارے و کنایے نیز دقیق و لطیف مضامین کو حضراتِ معصومین علیہم السّلام کے ارشادات کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ قرآن حکیم ان حضرات کے فرد اوّل حضرت محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے قلبِ پاکیزہ پر نازل ہوا، اور آپؐ نے اِس کی تعلیم اپنی آلِ اطہار کو بہ تمام و کمال عطا فرمائی، اِس لیے کہ یہ حضراتؑ معصوم اور علمِ لدنّی کے حامل ہیں، اور آیۂ تطہیر کے مصداق بھی۔

حضرت شیخ محمّد یعقوب کلینی رح نے "اصولِ کافی" میں سترہ ہزار سے زائد احادیثِ معصومینؑ جمع کر کے ملّت جعفریہ کے اصل و اصول کو واضح شکل عطا فرمائی۔ عربی زبان کی اِس ضخیم کتاب کا ترجمہ اُردو زبان میں ہوا۔

ڈاکٹر محمّد حسن رضوی صاحب نے اِس کتاب کی منتخب احادیث کا ترجمہ اردو میں فرمایا جسے ہم مومنین کرام کی خدمت میں "ترجمہ و تلخیص منتخب احادیث از اصولِ کافی" کے عنوان سے ماہِ ذیقعد سنہ ۱۴۲۰ھ میں شائع کیا تھا جو بیحد مقبول ہوا۔ لہٰذا اب دوسری جلد بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ استفادہ فرمائیں۔ خداوند کریم اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ خیر اندیش: الحاج سیّد غلام نقی رضوی

مینجنگ ٹرسٹی

دعا کے بارے میں

(۱) ★ "اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُوْدُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (اصول کافی جلد ۲)

یعنی: (دعاء مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔)

(۲) ★ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى سِلَاحٍ يُنْجِيْكُمْ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَيُدِرُّ اَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى قَالَ: تَدْعُوْنَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَاِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَآءُ۔

یعنی: (کیا میں تمھیں ایک ایسا ہتھیار کی (طرف) رہنمائی نہ کردوں جو تمھیں تمھارے دشمنوں سے نجات دے، تمھارے رزق کو فراواں (زیادہ) کرے"؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: "رات دن (ہر وقت) اپنے پالنے والے سے دعاء مانگا کرو۔ کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعاء ہے۔) (اصول کافی جلد ۲)

(۳) ★ "اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ۔"

یعنی: (اللہ کی طرف سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعاء مانگو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعاء قبول نہیں کرتا۔) (بحار الانوار ج ۹۳ ص ۱۷۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

* * *

طینتِ مومن و کافر

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روایت فرمائی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے دلوں اور جسموں کو اعلیٰ علیین کی طینت (مٹی) سے بنایا ہے" اور اسی طینت (مٹی) سے مومنین کے دلوں کو بنایا ہے، اور مومنین کے جسموں کو دوسری طینت سے بنایا ہے۔

جبکہ کفّار کے دلوں کو سجّین (جہنّم کے قیدخانے) کی طینت (مٹی) سے بنایا ہے۔ اور اُسی سے اُن کے بدنوں کو بنایا ہے۔ پھر اُن دونوں طینتوں کو ملاکر کچھ اور لوگوں کو بنایا ہے۔ اِسی وجہ سے مومن سے کافر پیدا ہوتے ہیں اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بُرائی بھی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکیاں انجام پاتی ہیں۔ مومن کا دل اُسی چیز کی طرف جھکتا ہے جس سے

اُس کو بنایا گیا ہے۔ اور کافر کا دل اُسی چیز کی طرف جھکتا ہے
جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے۔"

(تشریح: اِس حدیث سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان
مجبور ہے۔ جس کو اللہ نے جنّت کی مٹّی سے بنایا ہے
اُس کی نیکیاں قابلِ تعریف نہیں ہونی چاہئیں۔ کیوں کہ
وہ تو اپنی طینت کے تقاضے کی بنا پر نیکیاں کرنے پر مجبور ہے
اور جس کو جہنّم کی مٹّی سے پیدا کیا ہے اُس میں شیطنت لازمی
طور پر موجود ہوگی، اِس لیے وہ بدی ضرور کرے گا، اور وہ
اس پر مجبور ہوگا۔ ؟

اِس کا جواب یہ ہے کہ (۱) ہر انسان جو کچھ دنیا میں کرنے
والا تھا، خدا کو پہلے ہی سے معلوم تھا۔ خدا نے اپنے اُسی علم کی
بناء پر جس کا جیسا عمل ہونے والا تھا، اُس کو اُسی طینت
سے پیدا کر دیا۔ اِسی کو تقدیرِ الٰہی کہتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کا علم ہمارے علم سے بہت زیادہ
مختلف ہے۔ اُس کا علم اُس کی ذات کا عین ہے۔ یعنی ہم
تجربے کے بعد علم حاصل کرتے ہیں لیکن خدا کسی چیز کے واقع
ہونے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔ خدا نے اپنے
علم کے مطابق ہر انسان کے عمل کو جان کر اُس کے مطابق پیدا
کیا۔ اِس لیے اِس حدیث سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے کہ انسان اپنے

عمل میں مجبور ہے۔ اصل میں یہ علمِ الٰہی کا بیان ہے۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ (جناب رسولِ خدا نے فرمایا:)

"خدا نے مومن کو جنّت کی مٹّی سے پیدا کیا اور کافر کو جہنّم کی مٹّی سے پیدا کیا۔ اور کوئی انسان کسی بندے کے ساتھ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو خدا اُس کے جسم اور روح کو پاک بنا دیتا ہے۔ ایسا آدمی جب کوئی اچھّی بات سُنتا ہے تو اُس کو پہچان کر مان لیتا ہے، اور جب کوئی بُری بات سُنتا ہے تو اُس کا انکار کر دیتا ہے۔"

★ امام علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ:

"طینتیں (مٹّیاں) تین ہیں۔ (۱) انبیاءِ کرام کی طینت (۲) مومن کی طینت۔ (مٹّی)

اِن دونوں طینتوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ انبیاء کرام کی مٹّی نکھری ہوتی، صاف و شفّاف ہوتی ہے۔ اِسی وجہ سے انبیاءِ کرام کو فضیلت حاصل ہے۔ مومن کی مٹّی انبیاءِ کرام ہی کی مٹّی کی فرع (شاخ) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاءِ کرام سے مومن اختلاف نہیں کرتا۔

(۳) تیسری قسم کی طینت، وہ طینت (مٹّی) ہے جو سڑی ہوئی ہو۔ رہا وہ جو ایمان میں کمزور ہوتا ہے، اُس کی طینت (یعنی)

اُس کی خلقت عام مٹّی سے ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنے نصب سے (یعنی: آلِ محمدؐ کی دشمنی سے) نہیں ہٹتا۔ اُن میں خدا کی مشیّت جاری وساری رہتی ہے۔"

(تشریح: یہاں خِلقت اور طینت سے مراد یہ عام مٹّی نہیں، بلکہ مومن اور کافر کی حقیقتِ تخلیق مراد ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ہم جسے "مٹّی" کہتے ہیں، وہی ہماری حقیقت ہوتی ہے۔ ہم جب خود کو مٹّی کہتے ہیں تو مراد نہ بدن ہوتا ہے، اور نہ نفس، نہ روح مراد ہوتی ہے، بلکہ "مٹّی" سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو بظاہر مٹّی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ اِسی مٹّی کے جوہر کی اصل حقیقت، یا تو جنّت سے تعلّق رکھتی ہے، یا جہنّم سے۔ یہی انسان کے اجزائے اصلیّہ ہوتے ہیں۔ اُسی کو خدا نے انسان کے نطفے کے اندر چھپا دیا ہے۔ یہی اجزائے اصلیّہ ہیں جن سے خدا نے روزِ ازل اپنی ربوبیّت کا اقرار لیا تھا۔ انسان کے جسم میں یہی اجزائے اصلیّہ جو حقیقتِ انسان ہیں ہمیشہ باقی رہتے ہیں۔)

* * *

* صالح ابنِ سہل سے روایت ہے کہ میں نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "خدا نے مومن کی طینت (حقیقت) کو کس چیز سے پیدا کیا ہے"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کی طینت کو انبیاءِ کرامؑ کی طینت سے پیدا فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن کبھی کفر اور شرک کی نجاست سے آلودہ نہیں ہوتا۔"

★ سوال: اب سوال یہ ہے کہ اگر مومن اور انبیاءِ کرامؑ کی طینت (اصل اجزاء) ایک ہی ہیں تو پھر مومن معصوم کیوں نہیں ہوتا؟

★ جواب: طینت یعنی حقیقی اجزاء کے درجات ہوتے ہیں کوئی حصّہ بہت زیادہ پاک صاف ہوتا ہے اور کوئی حصّہ کم پاک صاف ہوتا ہے۔ انبیاءِ کرامؑ جس طینت سے پیدا کیے جاتے ہیں وہ اجزاء مومن کی طینت سے کہیں زیادہ پاک صاف ہوتے ہیں۔ جیسے کسی چیز کا اوپر کا حصّہ اور نیچے کا حصّہ (یعنی تلی)۔

★ ★ ★

★ ابو حمزہ ثمالیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "خداوندِ عالم نے ہم کو اعلیٰ علیّین سے پیدا کیا ہے، اور ہمارے دوستوں کے دلوں کو بھی اعلیٰ علیّین میں سے پیدا کیا ہے دوستوں کی خِلقت ایک ہی چیز سے ہے اسی لیے مومنین کے دل ہماری طرف مائل رہتے ہیں۔"

★ ★ ★

ذکرِ تخلیقِ اوّل

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اللہ نے ایک مٹھی خاک اُس زمین سے لی جس سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا۔ پھر اُس پر میٹھا اور خوشگوار پانی چھڑکا۔ پھر اُسے چالیس دن تک اُسی حالت پر چھوڑ دیا۔ پھر اُس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا۔ اور اُسے چالیس دن اُسی طرح چھوڑ دیا۔ جب مٹی خمیر ہوگئی تو اُسے خوب اچھی طرح رگڑ رگڑ کر ملایا، جب اُس کا ایک ایک جزو الگ الگ ہوگیا تو اُس سے میں سے روحیں چیونٹیوں کی طرح نکلیں۔ کچھ روحیں داہنی طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم دیا کہ جہنّم کی آگ میں داخل ہوجاؤ۔ یہ حکم سن کر داہنی طرف والی روحیں اُس میں داخل ہوگئیں آگ سلامتی سے اُن پر ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور بائیں طرف والی روحوں نے جہنّم کی آگ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔

اور امام محمّد باقرؑ نے فرمایا کہ: بائیں طرف والی روحوں نے اللہ سے عرض کی: اے ہمارے رب! ہمارے معاملے سے درگذر فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: "اچھا درگذر کیا۔ تم اب داخلِ جہنّم ہوجاؤ۔" وہ آگے بڑھیں، پھر انکار کر دیا۔ پس اُسی روز سے اطاعت اور

معصیت (نافرمانی) ثابت ہوگئی۔ پس نہ داہنی طرف والے بائیں طرف والوں میں سے ہیں، اور نہ بائیں طرف والے، داہنی طرف والوں میں سے ہیں۔"

شرح : میٹھے پانی سے مراد وہ صلاحیتیں بھی ہوسکتی ہیں جو انسان کو اچھے کاموں کی طرف توجّہ دلاتی ہیں اور کھاری پانی سے مراد وہ عناصر ہیں جو بُرے کاموں کی طرف اکساتے ہیں۔ اور دونوں کو ملانے سے مطلب یہ ہے کہ انسان خیر اور شر دونوں عوامل سے متاثّر ہوتا ہے۔ یہ دونوں عوامل انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عہد و میثاقِ عالمِ ذر

(مترجم)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "خداوندِ عالم نے جب روحوں کو پیدا کیا تو ان سے پوچھا: "کیا میں تمھارا پالنے والا مالک نہیں ہوں؟"

اُنھوں نے عرض کی: "ہاں"

خداوندِ عالم نے فرمایا: "یہ اقرار اس لیے ہے تاکہ تم روزِ قیامت یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ (یعنی خدا نے انسان کی فطرت میں خدا پرستی کو گوندھ دیا تھا۔)

پھر خداوندِ عالم نے انبیاء کرامؑ کی ارواح سے عہد لیا کہ

"کیا میں تمھارا پالنے والا مالک نہیں ہوں، اور یہ محمدؐ تمھارے رسول نہیں ہیں، اور یہ علی امیر المومنین نہیں ہیں"؟

سب ارواح نے کہا: "ہاں"

پس اِس طرح توحید اور نبوّت ثابت ہوگئی۔

پھر خدا نے حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمدؐ سے اپنی ربوبیّت، اور محمدؐ کی رسالت کا عہد لیا۔ اور علیؑ کی امامت کا بھی عہد لیا۔ اور اُن کے بعد ہونے والے اوصیاءؑ کا بھی عہد لیا۔ جو خدا کے امر اور علم کے حامل ہیں۔ اور امام مھدیؑ کی امامت کا بھی عہد لیا" اور فرمایا: "یہ میرے دین کے مددگار ہیں۔ میں اپنی حکومت کو اِن ہی کے ذریعہ سے مضبوط کروں گا، اور اِن ہی کے ذریعہ سے اپنے دشمنوں سے بدلہ لوں گا، اور اِن ہی کے ذریعہ سے میری عبادت (اطاعت) کی جائے گی۔"

سارے انبیاءؑ نے عرض کی: اے ہمارے مالک! ہم نے اقرار بھی کیا اور گواہی بھی دی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "خداوندِ عالم نے جب حضرت آدمؑ کی اولاد کو اُن کی پُشت سے نکالا تو اُن سے اپنی ربوبیّت اور ہر نبیؐ کی نبوّت کا عہد لیا۔ سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰؐ کی نبوّت کا عہد لیا۔

* پھر خدائے تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا:
* "بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو"؟
* حضرت آدمؑ نے جب اپنی اولاد کو دیکھا تو وہ سب چیونٹیوں کی طرح نظر آئیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدمؑ نے عرض کی:
"مالک! میری اولاد کتنی زیادہ ہے؟ تُو نے اِن کو آخر کس لیے پیدا کیا ہے"؟
* خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا کہ: "میں نے اِن کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت (اطاعت وفرماں برداری) کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور میرے رسولوںؑ پر دل سے ایمان لائیں، اور اُن کی عملاً پیروی کریں۔"
* حضرت آدمؑ نے عرض کی: "اے میرے پالنے والے مالک! میں بعض چیونٹیوں (اولادوں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں اور بعض کو زیادہ نورانی پاتا ہوں اور کچھ کو کم۔ اور بعض کو بالکل ہی بے نور دیکھ رہا ہوں"۔ (اس کی کیا وجہ ہے)؟
* خدا نے ارشاد فرمایا: "میں نے ایسا اِس لیے کیا ہے تاکہ میں ہر حال میں اُن کا امتحان لوں۔"
* حضرت آدمؑ نے عرض کی: اے میرے مالک! اگر تُو نے اِن سب کو ایک ہی جیسا پیدا کیا ہوتا، اور اِن سب کا رزق بھی برابر ہوتا، تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے، اِن میں حسد نہ ہوتا،

نہ دشمنی ہوتی، نہ اختلاف۔

* خدا نے ارشاد فرمایا: "اے آدمؑ! میں نے تم کو (تمھاری تمام اولادوں کو) مکلّف بنایا ہے (یعنی ان کو امتحان کے قابل بنایا ہے) میں ہر چیز کا جاننے والا ہوں، اور میں نے ہر چیز کو اپنے علم کے مطابق پیدا کیا ہے، میں نے جنّوں اور انسانوں کو اپنی عبادت (اطاعت، بندگی، غلامی) کے لیے پیدا کیا ہے، اور جنّت کو اُنہی لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے جو میری اطاعت وعبادت کریں گے، اور میرے رسولوںؑ کی عملاً پیروی کریں گے، حالاں کہ مجھے اُن کی اطاعت وعبادت کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اور جہنّم کی آگ کو اُن لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے جو میری نافرمانی کریں گے

غرض میں نے تم کو اور تمھاری اولاد کو اِس لیے پیدا کیا ہے کہ میں اُن کا امتحان لوں، کہ اُن میں سے کون دنیا کی زندگی میں عمل کے لحاظ سے اچھّا ہے۔؟ اِسی لیے میں نے دنیا، آخرت، موت حیات، کو پیدا کیا ہے، اسی لیے جنّت اور جہنّم کو بھی پیدا کیا ہے

* میں نے بیماری کو اس لیے پیدا کیا تاکہ بیماروں کو تندرست لوگ دیکھیں تو میری حمد بجالائیں، اور بیمار مجھ سے اپنی تندرستی کا سوال کریں، اور میرے امتحان لینے پر صبر کریں۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو میں اُس کو ثواب (اچھّا اجر) دوں گا، اور اُسے اپنی بخششوں سے مالامال کردوں گا۔ اور جب دولت مند کسی فقیر کو دیکھے تو میری

حمد اور شکر بجالائے کہ میں نے اُس کو شکر ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔
میں نے اِن کو اِس لیے پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج وغم اور عیش وآرام میں آزماؤں۔ میں قادرِ مطلق ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور کسی کو مجھ سے میرے اُمور کے متعلّق پوچھنے کا کوئی حق نہیں، البتّہ میں اُن سے اُن کے اعمال کے بارے میں پوچھوں گا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ: "قریش کے سرداروں نے جناب رسولِ خدا ؐ سے دریافت کیا کہ: "کس وجہ سے آپ ؐ کو تمام انبیاء ؑ پر فضیلت حاصل ہے؟ جبکہ آپ ؐ سب سے آخری نبی ہیں۔"

جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"میں نے اپنے پالنے والے مالک کو سب سے پہلے دل سے مانا، اُس وقت جب خدا نے سارے انبیاء ؑ سے وعدہ لیا، اور اُن کے نفسوں کو اُن کے اوپر گواہ بنایا، پھر خدا نے فرمایا: "کیا میں تمھارا پالنے والا مالک نہیں ہوں"؟
پس سب سے پہلے "بلیٰ" (ہاں) کہنے والا میں ہی تھا کیونکہ میں نے سارے انبیاء ؑ سے پہلے خدا کی ربوبیّت کا اقرار کیا، اِسی لیے مجھے اُن سب پر فضیلت حاصل ہوئی۔"

* * *

فطرتِ توحید پر تخلیقِ انسانی

* * *

* عبداللہ بن سنان نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یابنِ رسولِ اللہ! اللہ عزّ وجلّ کے اِس قول کا کیا مطلب ہے: "فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا" (سورۃ ۳۰ الروم آیت ۳۰ پارہ ۲۱)

"اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا"۔

* حضرت امام ؑ نے فرمایا: "اللہ کی فطرت اسلام ہے۔ جس پر لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے"۔ (یعنی خدا کی اطاعت ہی انسانوں کی فطرت کا تقاضا ہے۔ اگر وہ نافرمانی کرتا ہے تو گویا وہ اُس فطرت کے تقاضے کو پورا نہیں کرتا) اِسی لیے خدا نے توحید پر عہد و میثاق لوگوں سے لیا تھا، اور اُس عہد میں مومن اور کافر سب شریک تھے"۔ (اب جس انسان نے روزِ عہد "بلیٰ" (ہاں) کہہ کر توحید کا اقرار کیا تھا وہ دنیا میں توحید پرست ہو گیا جس نے خاموشی اختیار کی، وہ دنیا میں کافر ہو گیا۔)

* * *

"تخلیقِ مومن کی کیفیت"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "جنّت میں ایک درخت ہے جس کا نام "مُزن" ہے۔ جب خدا کسی مومن کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُس درخت سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے۔ پس اُس سے جنّت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اُس کو (عالمِ ارواح میں) جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے، اُس کے صُلب سے خدا مومن کو اِس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔"

خدا کا رنگ

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: اللہ عزّ و جلّ نے فرمایا: "صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۸)

یعنی: "اللہ کا رنگ، اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے۔"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کے رنگ" سے مراد اسلام ہے اور آیۂ "فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى" (آیت ۲۵۶ البقرہ ۲) یعنی: "پس اُس نے مضبوطی سے رسّی کو پکڑ لیا۔" امام ؑ نے فرمایا:

اللہ کی "رسّی" سے مراد اللہ کی توحید کو دل سے مان لینا ہے۔"

* * *

سکونِ قلب، ایمان کی دلیل ہے

* * *

★ ابو حمزہ نے روایت کی ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا: " اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ " (سورۃ ۴۸ آیت ۴ پ ۲۶)
یعنی: "خدا نے مومنوں دلوں میں سکینہ (تسکین) نازل کی۔"
حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "سکینہ" سے مراد ایمان ہے۔"

★ اور خداوندِ عالم کا یہ فرمانا کہ: " وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ "
یعنی: "خدا نے اُن کی مدد اپنی روح سے کی" (سورۃ ۵۸ المجادلہ آیت ۲۲ پ ۲۸)
یہاں بھی "روح" سے مراد ایمان ہے۔"

* * *

تشریح: اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیات میں سکینۃ اور "روح" کو "ایمان" فرمایا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا تعلّق دو چیزوں سے ہے۔ علم اور عمل سے۔ علمِ معرفتِ باری تعالیٰ یومِ اَلَسْتُ دے دیا گیا تھا۔ اب رہا "عمل" تو ایمان بالعمل کا تعلّق انسان سے ہے، وہ فاعلِ مختار ہے جو چاہے کرے۔

* * *

بابِ اِخلاص"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے الفاظ "حَنِیْفًا مُّسْلِمًا" کے متعلّق فرمایا: "اِن کے معنی وہ عبادت ہے جس میں بُتوں کی (غیراللہ کی) عبادت واطاعت ہو، جس میں بُتوں وغیرہ کی عبادت کا شائبہ تک نہ ہو۔ (یعنی خدا کی عبادت بالکل خالص ہو)۔

* * *

* جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "اگر خالص دل سے عبادت اور اطاعت کی جارہی ہو، تو وہ خدا کی عبادت ہے۔ ورنہ شیطان کی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا، حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنابِ امیرالمومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ: "بشارت وخوشخبری ہو اُس شخص کے لیے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت (اطاعت) کرے، اور اللہ ہی سے دعا کرے۔ اور اُس کی آنکھیں جو کچھ بھی دیکھتی ہیں، اُن میں سے کوئی چیز اُس کی توجّہ خدا کی طرف سے نہ ہٹا سکے، اور جو کچھ کانوں سے سُنے

اُس کی وجہ سے خدا کی یاد نہ بھُلا دے، اور جو کچھ خدا کی راہ میں غیر کو دے اُس سے بے چین یا تنگ دل نہ ہو۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا: "لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (سورۃ الملک آیت ۲ پارہ ۲۹)

یعنی: "تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون سب سے اچھّا عمل کرنے والا ہے۔"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: "یہاں مراد کثرتِ عمل نہیں ہے، بلکہ عمل کا درست ہونا ہے۔ یعنی خدا کے خوف اور سچّے دل سے اچھّا عمل بجا لانا، مراد ہے۔"

پھر فرمایا: "عمل پر خلوص سے باقی رہنا خود عمل کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ اور خالص عمل کی شان (نشانی) یہ ہوتی ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اُس عمل پر کوئی تمھاری تعریف کرے سوا اللہ کے۔ اور آگاہ ہو کہ نیّت ہی سے عمل ہے۔"

پھر حضرت امام علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی کہ: قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۷ پارہ ۱۵)

یعنی: ہر شخص اپنی شاکلہ (یعنی) نیّت پر عمل کرتا ہے۔

* * *

★ راوی نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ" (سورۃ الشعراء ۲۶ آیت ۸۹ پ ۱۹)

یعنی: "سوائے اُس کے جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ آئے۔"

یعنی: قیامت کے دن نہ مال کام آئے گا، نہ اولاد کام آئے گی، بس قلبِ سلیم ہی کام آئے گا۔

★ حضرت امام ع نے فرمایا: "قلبِ سلیم" وہ ہے کہ جس دل کے اندر شرک یا شک کا گذر نہ ہو۔" سوائے خدا کے کوئی دوسرا نہ ہو (یعنی عمل صرف خدا کی اطاعت، خدا کی خوشی یا خدا سے اجر لینے کے لیے کیا جائے۔ کیوں کہ اللہ نے نیک عمل پر اجر و ثواب عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔) جس دل میں شرک یا شک ہوگا اُس کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔

زاہد فی الدُّنیا وہ ہے جس کا دل آخرت کے لیے خالی ہو جائے۔"

(یعنی: صرف آخرت کا اجر و ثواب اُس کے اعمال کا واحد مقصد بن جائے)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "جس شخص نے چالیس دن تک اپنے ایمان میں خلوص کو باقی رکھا۔ یا چالیس دن کسی بندے نے اللہ کا ذکرِ جمیل کیا خلوص کے ساتھ، تو خدا اُسے دنیا سے متنفّر کر دے گا، اور اُس کی حرصِ دنیا

کی بیماری اور اُس کا علاج اُس کے سامنے کر دے گا، اور اُس کے دل میں حکمت کو جگہ دے گا، اور حکمت وعقلمندی کی باتیں اُس کی زُبان سے جاری کرا دے گا۔"

* * *

بابُ الشّرائع

(شریعتوں کا باب)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ نے (اپنے حبیبؐ) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت نوحؑ، حضرت ابراھیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی شریعتیں عطا فرمائیں۔

جن کا حاصل توحید، اخلاص (بتوں یا غیر اللہ سے دوری ہے) پُرخلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رُہبانیّت سے دوری ہے۔

* آنحضرتؐ کے لیے حلال کیا پاک وپاکیزہ (مفید) چیزوں کو، اور حرام کیا خبیث (گندی، نقصان دہ) چیزوں کو۔

* نیز یہ کہ آنحضرتؐ نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا، اور جاہلیّت کے رسم ورواج کے طوق کو لوگوں کی گردنوں سے نکال پھینکا۔

* پھر اُن پر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو فرض کیا ــــ اور

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فرض کیا۔ حلال و حرام سے آگاہ کیا۔ میراث اور حدود کو فرض کیا۔ * جہاد فی سبیل اللہ کی تعلیم دی۔ پھر اُس پر وضو کو زیادہ کیا۔ * اور سورۂ فاتحہ سے فضیلت دی، اور ختم سورۂ بقرۃ سے اور سورۂ محمدؐ سے آخرِ قرآن تک۔ * اور حلال کیا مالِ غنیمت اور مالِ فَیْءٔ کو۔ اور مسلمانوں کی مدد فرمائی کفار پر رُعب قائم کرنے میں۔ اور زمین کو تمام مسلمانوں کے لیے مسجد بنا دیا۔ اِسی لیے اُس کو پاک قرار دیا۔

* اور ہمارے نبیؐ کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی اور نبیؑ کو نہیں دی گئی۔ کیوں کہ ہمارے نبیؐ کو حکم دیا گیا کہ خدا کی خاطر قتال کرو، اور اپنے نفس (علیؑ) کے سوا کسی اور کو تکلیف نہ دو۔" (القرآن)

* * *

بابِ دعائمِ اسلام

(اسلام کی بنیادیں)

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

* نماز * زکوٰۃ * روزہ * حج * اور ولایت *

اور اسلام اِس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا کہ

جتنا ولایت کے ساتھ۔ (یعنی اسلام کی شان بڑھانے میں سب سے زیادہ ولایت کو دخل اور فضیلت حاصل ہے، اور اسلام کی تعلیمات میں سب سے اہم ولایت کی تعلیم ہے)۔

* * *

ایمان کی حدود

راوی عَجلان ابوصالح کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ فرزندِ رسول ص! "مجھے "ایمان کی حدود" سے آگاہ فرمائیں۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: (۱) گواہی دینا اِس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲) اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے پیغام لانے والے ہیں۔

(۳) اور آنحضرت ص جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اُس کا اقرار کرنا۔

(۴) پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا۔

(۵) زکوٰۃ دینا۔

(۶) ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

(۷) خدا کے گھر کا حج کرنا۔

(۸) خدا کے ولی کی ولایت (امامت) کا اقرار کرنا۔

(۹) ہمارے (محمدؐ وآلِ محمدؐ کے) دشمنوں سے دشمنی رکھنا

(۱۰) اور صادقین کے ساتھ رہنا۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "اسلام کی بنیاد کے تین پتھر ہیں۔

(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) ولایت۔

اور اِن میں سے کوئی ایک اپنے دو (ساتھیوں) کے بغیر مکمّل نہیں۔ (یعنی: تینوں پر عمل کرنا ضروری ہے)

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) روزہ (۴) حج (۵) ولایت

★ راوی نے دریافت کیا: "اِن میں افضل کون ہے؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ولایت" کیوں کہ وہ اِن سب کی چابی ہے اور ولی اِن سب کی طرف ہدایت کرتا ہے۔"

★ راوی نے دریافت کیا: "اِس کے بعد کون سی چیز افضل ہے؟"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "نماز" کیوں کہ جناب رسولِ خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ: "نماز دین کا ستون ہے۔"

★ راوی نے پھر دریافت کیا: "نماز کے بعد کونسی چیز افضل ہے؟"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "زکوٰۃ" کیوں کہ خداوندِ عالم نے

قرآن مجید میں ہر جگہ نماز کے بعد زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔"

اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"زکوٰۃ گناہوں کو دور کر دیتی ہے۔"

* راوی نے دریافت کیا: "پھر اِس کے بعد سب سے افضل کون ہے؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "حج" کیوں کہ خداوندِ عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: "خدا (کی خوشنودی) کے لیے ان لوگوں پر خانۂ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔" (سورۃ ۳ آل عمران آیت ۹۷)

* پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"افضل عبادتیں وہ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اُن کا بجالانا ضروری ہو۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ولایت۔ یہ ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی چیز اِن کی جگہ نہیں لے سکتی۔ یعنی اِن کا ادا کرنا لازمی امر ہے۔ لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو جائے تو اُس کو دوسرے وقت ادا کر سکتے ہیں، اور اُس کے گناہ کا بدلہ صدقے سے کیا جاتا ہے اگر کوئی ادا نہ کر سکے پھر اُس کا بجالانا ضروری نہ ہوگا۔ جبکہ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت کے لیے ایسا نہیں ہے۔

پھر فرمایا: امرِ الٰہی کی چوٹی اور بلندی اور اُس کی کنجی، اور خدا کی رضامندی کا سبب امامؑ کی اطاعت ہے، اُس کی معرفت کے ساتھ۔

★ امام علیہ السلام نے آخر میں فرمایا کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ "آگاہ ہو کہ اگر کوئی شخص قائم اللّیل اور صائم النّہار اپنا تمام مال راہِ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے لیکن ولایتِ ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اُس کے اعمال میں ولی اللہ کی رہنمائی نہ ہو تو اللہ کے نزدیک نہ اُس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اہلِ ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں اللہ اپنی رحمت سے اُن کو جنّت میں داخل کریگا۔"

اطاعتِ رسول اللہ ص کی اہمیّت

(۱) ★ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ۝" یعنی: "جس نے رسول ص کی اطاعت کی، اُس نے گویا اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے روگردانی کی تو (اے رسول ص!) ہم نے تم کو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔" (سورۃ النساء آیت ۸۰۔ پارہ ۵)

(۲) ★ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ: "قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۝" (سورۃ آلِ عمران آیت ۳۲) یعنی: "(اے رسول ص!) کہدیجئے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور رسول ص کی، اور اگر تم روگردانی کرو گے تو بیشک اللہ کافروں (انکار کرنے والوں) کو پسند ہی نہیں کرتا۔"

* راوی نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا: "ولایت کی اہمیّت کی کیا دلیل ہے"؟

ولایت کی اہمیّت خدا کی نظر میں

* حضرت امام ؑ نے فرمایا: "اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا:
"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ" (سورۃ النساء آیت ۵۹ پ ۵)
یعنی: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ؐ کی اطاعت کرو، اور اُن لوگوں کی (اطاعت کرو) جو تم میں سے اولی الامر (حکم دینے کے اہل) ہیں۔ (یعنی وہ امام جن کو خدا نے اپنا حکم بتانے کا اہل قرار دیا ہے)

* نیز جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"مَنْ مَّاتَ وَلَا یَعْرِفُ اِمَامَهٗ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً
یعنی: "جو شخص مرگیا اور اُس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر و جاہلیّت کی موت مرا۔" (الحدیث)

وہ امام یا اولی الامر، رسول ؐ اور علی ؑ تھے۔ جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ معاویہ تھے۔ اور حضرت امام علی ؑ کے بعد، امام حسن ؑ پھر امام حسین ؑ، اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ درآں حالیکہ امام حسین ؑ موجود تھے۔ اور یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے،

پھر فرمایا: امام حسینؑ کے بعد علیؑ ابن الحسینؑ ولیِ امر تھے، اُن کے بعد ابوجعفر محمدؑ ابنِ علیؑ (الباقرؑ) ولیِ امر امام تھے۔ اور امام ابوجعفر محمدؑ ابنِ علیؑ نے حلال وحرام کو بتلایا۔ اور حج کے مناسک کی تعلیم دی، یہاں تک کہ تحصیلِ علمِ دین میں لوگ اُن کے محتاج ہوگئے، اور وہ کسی کے محتاج نہ رہے۔

پھر یہ خدا کا امرِ امامت یوں ہی جاری رہا۔ زمین کبھی امامؑ سے خالی نہیں رہتی۔ اور جو شخص مرگیا اور اُس نے اپنے زمانے کے امامؑ کو نہ پہچانا، تو وہ کفر کی موت مرا۔"

پھر فرمایا: "جب تمھاری روح کھینچ کر حلق تک پہنچ جائے گی (آپؑ نے اشارہ فرمایا اپنے حلق کی طرف) اُس وقت تم امرِ امامت کے زیادہ محتاج ہوگے۔ اُس وقت دنیوی تعلّقات منقطع ہوجائیں گے" پس اُس وقت (اے ہمارے امرِ امامت کو ماننے والو!) تم کہو گے کہ یقیناً ہم امرِ حسن (یعنی اچھے معاملہ) سے متعلّق رہے۔"

* * *

یہ ہے دینِ حق

فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اے ابوالجارود!

میں تم کو بتاتا ہوں کہ میرا اور میرے آباءؑ و اجدادؑ کا دین کیا ہے، جس کو خدا نے قائم فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ (۱) اِس بات کی گواہی دی جائے کہ خدا کے سوا کوئی معبود (لائقِ عبادت) نہیں ـــــ اور

(۲) محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ (۳) اور جو کچھ بھی وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اُس کو دل سے مان لینا۔

(۴) اور ہمارے ولی (امام) کی ولایت (امامت) کو دل سے ماننا۔

(۵) ہمارے (محمدؐ وآلِ محمدؐ کے) دشمنوں سے اظہارِ برأت اختیار کرنا۔ (یعنی علیحدگی و بیزاری اختیار کرنا)

(۶) ہمارے احکامات کو عملاً ماننا۔

(۷) ہمارے قائمؑ کا انتظار کرنا۔

(۸) اور نیک کاموں کے انجام دینے کی کوشش کرنا

(۹) گناہوں سے پرہیز کرنا۔

نیز فرمایا: "انہی باتوں کی وجہ سے عمل قبول ہوتا ہے۔"

* * *

ایمان اور اسلام

فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے۔ اُس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جانا ضروری ہے۔ اُس کا نکاح مسلمان عورت سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

اور ایمان، اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے۔ اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کا مطلب دریافت کیا:

"قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ" (سورۃ ۴۹ الحجرات آیت ۱۴)

یعنی: "عرب کے بدّوؤں (دیہاتیوں) نے کہا، ہم ایمان لائے اے رسولؐ! اِن سے کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے، اور ایمان تو ابھی تمھارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔"

★ امام علیہ السلام نے راوی سے فرمایا: "تم نے غور نہیں کیا کہ اسلام ــ ایمان سے الگ چیز ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا: "اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں۔ یعنی اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی "معبود" (لائقِ عبادت) نہیں، اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا یہ ہے اسلام۔ اب رہا ایمان تو ایمان یہ ہے کہ اِن چیزوں کے ساتھ

امرِ ولایت و امامتِ آلِ محمدؐ کی معرفت بھی ہو۔ جس نے آلِ محمدؐ کی امامت کو نہ پہچانا، وہ ایسا مسلمان ہے جو اپنا صحیح راستہ کھو چکا ہے۔"

* پھر فرمایا آپؑ نے کہ اسلام سے جان محفوظ ہو جاتی ہے، اور امانت ادا کی جاتی ہے، "عورتیں حلال ہو جاتی ہیں۔ (یعنی عورت مسلمان ہو جائے تو اُس سے نکاح کیا جا سکتا ہے) مگر عمل کا ثواب ایمان لانے کے بعد ملتا ہے۔ (غرض ایمان فروعِ دین کے ساتھ ساتھ دل سے اقرارِ ولایت و امامتِ آلِ محمدؐ کا نام ہے۔)

* * *

ایمان میں اسلام تو ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں ہے:

* راوی جمیل بن صالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسلام اور ایمان کے بارے میں دریافت کیا، تو آپؑ نے ارشاد فرمایا:

"اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ ایمان میں اسلام شریک ہے، اور اسلام میں ایمان شریک نہیں۔"

* نیز فرمایا: "اسلام نام ہے اِس بات کی گواہی دینے کا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمدؐ مصطفےٰ کی رسالت کی گواہی دینا۔

اِس سے خون محفوظ ہوجاتا ہے، اور نکاح جائز ہوجاتا ہے، اور میراث مل جاتی ہے، اور وہ عام مسلمانوں میں شامل ہوجاتا ہے۔ مگر ایمان وہ ہدایت ہے جو لوگوں کے دلوں میں (اسلام لانے کے بعد) قائم ہوتا ہے۔ اور اسلام خدا و رسولؐ کی گواہی کی ظاہری صورت ہے، اور ایمان، اسلام سے ایک درجہ بلند ہے، ایمان میں دل کی تصدیق ہوتی ہے۔"

* آپؑ نے فرمایا: "ایمان وہ ہے جو دلوں میں مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑ لے۔"

* نیز فرمایا: "جو مومن ہے وہ مسلمان ضرور ہے لیکن جو مسلمان ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔"

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"ایمان وہ (نور) ہے جو دل (کی گہرائیوں) میں جگہ بنالے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو، اور مومن کا عمل اِس بات کی تصدیق ہے کہ وہ اللہ کا فرماں بردار اور اُس کے حکم کو قبول کرنے والا ہے۔ اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا امام حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"(اے حُمران بن اَعیَن!) میں ایک مثال سے اسلام اور ایمان کا فرق تم کو سمجھاتا ہوں تاکہ فرق بھی سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت

بھی ثابت ہو جائے۔ اگر تم کسی کو مسجد الحرام میں دیکھو، تو کیا تم اِس بات کی گواہی دے سکتے ہو کہ میں نے اُسے کعبے کے اندر دیکھا تھا؟

* راوی نے عرض کی: "میرے لیے ایسا کہنا جائز نہ ہوگا۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر تم کسی کو کعبے کے اندر دیکھو تو کیا تم اِس بات کی گواہی دے سکو گے کہ میں نے اُس کو مسجد الحرام کے اندر دیکھا ہے"؟

* راوی نے عرض کی: "ضرور کہوں گا۔ کیوں کہ کعبے میں انسان اُس وقت تک داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک پہلے مسجد الحرام میں داخل نہ ہو جائے۔ (یاد رہے کہ کعبہ کے چاروں طرف مسجد الحرام ہے۔ اور کعبہ درمیان میں ہے)

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان اور اسلام کی ہے۔"

(یعنی جو شخص مومن ہے، وہ لازمی طور پر مسلمان بھی ہے)

* * *

اسلام، ایمان سے پہلے ہوتا ہے

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان نام ہے زُبان سے (خدا اور رسول ص کا) اقرار کرنے کا، دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کرنے کا۔ ایک شخص مومن بننے

سے پہلے مسلمان ہوگا، پھر مومن ہوگا۔ اِس لیے اسلام ایمان سے پہلے ہے اور ایمان میں شریک ہے۔ جب کوئی شخص گناہِ کبیرہ کرتا ہے، تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، پھر اُس پر مومن ہونے کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن وہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، مسلمان باقی رہتا ہے۔ اگر وہ (گناہِ کبیرہ کرنے والا) توبہ کر لے تو ایمان کے گھر کی طرف لوٹ آتا ہے۔ کفر کی طرف نہیں چلا جاتا۔

مگر خدا کا انکار کرنا اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کہنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر (کے دائرہ) میں داخل ہو جائے گا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "جو شخص "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کی گواہی دے، کیا وہ مومن ہے"؟

★ آپؑ نے ارشاد فرمایا: "پھر فرائض کا بجالانا کہاں چلا گیا"؟

★ پھر آپؑ ارشاد فرمایا: "پورا پورا ایمان وہی ہے کہ اُن تمام چیزوں کو عملاً بجالایا جائے جو دین سے متعلق ہیں۔ (یعنی خدا کے تمام احکامات کو عملاً بجالائے) اگر ایمان صرف خدا اور رسولؐ کی گواہی دینے کا نام ہوتا تو پھر نماز، روزہ اور حلال و حرام کا

دین سے کوئی تعلّق ہی نہ ہوتا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ: "خداوندِ عالم نے مومن سے زیادہ محترم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ تک مومنین کے خادم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا جوار (قُرب) مومنین ہی کے لیے ہے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ خداوندِ عالم کی عملاً اطاعت کی جائے اور اُس کے احکامات کی خلاف ورزی (نافرمانی) نہ کی جائے۔"

* * *

ایمان کے اجزاء تمام بدن میں ہوتے ہیں

* * *

* راوی ابوعمرو الزّبیری کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ: "اے عالم! مجھے بتائیے کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل سب سے افضل ہے"؟

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "وہ عمل جس کے بغیر کوئی عمل خدا قبول نہیں فرماتا۔"

* میں نے عرض کی: "وہ کونسا عمل ہے۔"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ پر ایمان لانا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دل سے کہنا ہر عمل سے افضل ہے۔"

* راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ: "مجھے ایمان کے بارے میں بتلائیے۔ کیا ایمان قول وعمل کا نام ہے؟ یا قول بلا عمل کا۔؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان کل عمل کو کہتے ہیں اور قول اُس عمل کا ایک جزو ہے۔ ایمان لانا اللہ کی طرف سے فرض ہے۔ اور خدا کی کتاب اس کی طرف بلاتی ہے۔ اُس کی حجت ثابت ہے اور کتابِ خدا اس کی گواہی دیتی ہے۔"

* راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: "اِس کی مزید وضاحت فرمائیں تاکہ میں اچھی طرح سمجھ سکوں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان کے حالات، درجات، طبقات اور منازل ہیں۔ اُن میں سے بعض کامل ہوتے ہیں اور بعض ناقص۔"

* راوی نے دریافت کیا: "کیا ایمان کامل اور ناقص بھی ہوتے ہیں؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔ اِس طرح کہ خدا نے ایمان کو انسانوں کے تمام اعضاء پر فرض کیا ہے۔ یعنی ایمان کو تمام اعضاء پر تقسیم کر دیا ہے۔ ہر عضو پر ایمان میں سے کوئی نہ کوئی چیز فرض کی گئی ہے۔ اِنہی اعضاء میں سے ایک عضو دل ہے

جس سے انسان سمجھتا ہے، اور جانتا ہے۔ اور دل انسان کے بدن کا امیر ہے۔ اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضاء اُس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے۔ اور ہر عمل اُسی کے حکم سے صادر ہوتا ہے .....

... دل کا فرض کانوں کے فرض سے الگ ہے۔

.... کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فریضے سے الگ ہے۔

.... آنکھوں کا فریضہ زُبان کے فریضے سے جداگانہ ہے۔

.... زُبان کا فریضہ ہاتھوں کے فریضے سے الگ ہے۔

.... ہاتھوں کا فریضہ پیروں کے فریضے سے جُدا ہے۔

.... پیروں کا فریضہ شرمگاہ کے فریضے سے جُدا ہے۔

.... اور شرمگاہ کا فریضہ چہرے کے فریضے سے غیر ہے۔

* قلب کا فریضہ ایمان لانے کے بارے میں یہ ہے کہ: خدا کی توحید (یکتائی) کا اقرار کرے، خدا کی معرفت حاصل کرے اور کہے کہ وہ یکتا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اُس کی بیوی ہے نہ بیٹا۔ اور یہ کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسولؐ ہیں، اور خدا کی طرف سے جو خیر اور کتاب لائے ہیں، وہ بالکل حق اور سچّی ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقرار اور معرفت ہے۔ اور یہی اُس کا عمل ہے۔ اور رضا و تسلیم بھی قلب کا عمل ہے۔ (اور یہی اصلِ ایمان ہے۔) مثلاً خود خدا نے فرمایا ہے کہ: "مگر وہ جو کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے جبکہ اُس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن

جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے۔ (کفر کے لیے کھلا ہوا ہے، تو اُس کی نجات نہیں۔) (القرآن)

اِسی طرح خدا نے فرمایا: "جان لو کہ خدا کے ذکر سے (بے چین) دلوں کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔" (القرآن)

* اسی طرح خدا نے قول کو زُبان پر فرض کیا ہے۔ یعنی اسی عقیدۂ توحید کو زُبان سے بیان کرنا، اور اُس کا اقرار کرنا۔ مزید یہ کہ زبان کے فریضے کے بارے میں خدا نے فرمایا: "لوگوں سے اچھی باتیں کرو۔"

نیز فرمایا: "کہدو کہ ہم ایمان لائے ہیں، اور اُس کتاب پر بھی جو ہماری ہدایت کے لیے نازل ہوئی، اور اُس پر بھی جو تمھاری ہدایت کے لیے آئی تھی، تمھارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے، اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں۔" (القرآن)

یہ ہے زُبان کا فریضہ جس کو خدا نے فرض قرار دیا ہے اور یہی زُبان کا عمل ہے۔

* اور خدا نے کانوں کا فریضہ یہ قرار دیا ہے کہ وہ اُن چیزوں کو سننے سے گریز کریں (بچیں) جن کا سننا خدا نے حرام قرار دیا ہے مثلاً خدا فرماتا ہے:"

"جب تم سنو کہ لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کر رہے ہیں اور اُن کا مذاق اُڑا رہے ہیں تو تم اُن کے پاس مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کوئی اور بات کرنے لگیں۔ اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو (جب یاد آجائے)

ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔" (القرآن) (سورۃ الانعام آیت ۶۸ پ ۷)

پھر اچھی بات سننے کی اجازت دی اور فرمایا:

" میرے اِن بندوں کو خوشخبری سناؤ جو اچھی باتوں کو سن کر اُن پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی خدا نے ہدایت فرمائی ہے، اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔" (القرآن)

* نیز خدا فرماتا ہے کہ:

" اُن ایمانداروں نے بھرپور کامیابی حاصل کرلی ہے جو خشوع (توجّہِ قلب اور خوفِ خدا) اور خضوع (انکساری) کے ساتھ اپنی نمازیں پڑھتے ہیں اور بے فائدہ، گندی بیہودہ باتوں کے سننے سے بچتے رہتے ہیں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔" (سورۃ المومنون آیت ۱ تا ۴ پ ۱۸)

* اور خداوندِ کریم نے آنکھوں کا فریضہ یہ قرار دیا ہے کہ جن چیزوں کو دیکھنا حرام قرار دیا ہے اُن کو نہ دیکھیں۔ یہی آنکھوں کا عمل ہے اور یہی تعلّق ایمان کا آنکھوں سے ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خداوندِ عالم نے فرمایا: " مومنوں سے کہدو کہ اپنی نظر جھکائے رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ ومناسب بات ہے۔ بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ بھی وہ کیا کرتے ہیں۔ اور ایماندار عورتوں سے بھی کہدو کہ وہ بھی اپنی نظروں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۃ نور آیت ۳۰-۳۱ پ ۲۴)

* امام علیہ السلام نے فرمایا: " قرآن میں جہاں حفاظتِ فروج کا ذکر ہے

وہ زنا کے سلسلے میں ہے سوائے اِس آیت کے، یہ نظر سے متعلق ہے۔

* خدا نے ہاتھوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اُن چیزوں کو نہ پکڑیں جن کا پکڑنا حرام قرار دیا ہے، اور وہ صدقہ دیں، صلۂ رحم کریں اور خدا کی خاطر جہاد کریں۔ اور فرمایا ہے کہ:

"اے ایماندارو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو ٹخنوں تک۔" (سورۃ ۵ مائدہ آیت ۶ پ ۶)

* اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا کہ: وہ گناہ کی طرف نہ چلیں، اور یہ کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق چلیں۔ خدا نے فرمایا ہے کہ:

"زمین پر اکڑ کر نہ چل (کیوں کہ) تو اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ زمین کو قدم مار کر اُس کو پھاڑ، اور نہ تو بلندی میں پہاڑ جیسا طویل ہو سکتا ہے۔"
(القرآن)

* پھر فرمایا: "اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر، اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ یقیناً سب سے زیادہ مکروہ و ناپسندیدہ آواز تو گدھوں کی ہوتی ہے۔" (سورۃ ۳۱ لقمان آیت ۱۹ پ ۲۱)

* خداوندِ عالم نے چہروں (پیشانیوں) کے لیے صرف اپنے سامنے سجدہ کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔

* ارشاد فرمایا: "اے ایماندارو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے پالنے والے مالک کی عبادت کرو اور نیکی کرو۔۔۔۔"
(القرآن)

* غرض جو شخص خدا سے اِس طرح ملے گا کہ اپنے تمام اعضاء کے فرائض کی حفاظت کرنے والا اور اُن کو ادا کرنے والا ہوگا، تو وہ کامل الایمان ہوگا۔ (یعنی اُس کا ایمان مکمّل ہوگا) اِس لیے وہ جنّتی ہوگا۔

* اب جو شخص اپنے اعضاء کے فرائض کے ادا کرنے میں قاصر ہوگا، یا اُن اعضاء کو خدا کی مرضی کے خلاف استعمال کرے گا تو وہ خدا سے اِس حالت میں ملے گا کہ اُس کا ایمان ناقص ہوگا۔"

* راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی، کہ اب میں ایمان کے پورا (کامل) ہونے کو سمجھ گیا۔ لیکن ایمان کے زیادہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟"

* امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ خداوندِ کریم ارشاد فرماتا ہے:

"جب قرآن کا کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو منافق کہتے ہیں کہ اِس سورے نے تمھارے ایمان میں کیا اضافہ کر دیا؟ مگر جو لوگ ایماندار ہیں اُن کے ایمان تو اضافہ ہی ہوتا ہے، البتّہ جن کے دلوں میں رجس وگندگی ہوتی ہے تو اُن کے دلوں میں اور گندگی بڑھ جاتی ہے۔" (القرآن) (سورۃ آیت پ)

* پھر خدائے تعالیٰ کا ارشاد یہ بھی ہے کہ:

"مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر اُن کے سامنے کیا جاتا ہے تو اُن کے دل لرز جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔" (سورہ الانفال آیت ۲ پ ۹)

* پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر ایمان ایک ہی حالت میں رہتا تو پھر ایک دوسرے پر فضیلت بھی نہ ہوتی۔ پھر انعامِ الٰہی کے لیے سب برابر ہوتے اور فضیلت باطل ہو جاتی۔ ایمان کی تکمیل ہی کی وجہ سے لوگ خدا کے پاس اعلیٰ اور اونچے درجات میں داخل ہوں گے، اور ایمان میں کمی یا کوتاہی کی وجہ سے لوگ جہنّم میں داخل ہوں گے۔

* خداوندِ قدیر اصحابِ کہف کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

"وہ چند جوان ہیں جنھوں نے اپنے پالنے والے مالک کو دل سے مان لیا۔ اِس لیے ہم نے اُن کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔"

(سورۃ الکہف آیت ۱۳ پ ۱۵)

پوچھ گچھ کا معیار

* * * * * *

* راوی حسن بن ہارون کہتا ہے کہ مجھ سے فرزندِ رسولِ خدا ابو عبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ آنکھوں سے اُن چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو کچھ کہ وہ دیکھتی ہیں، اور کانوں سے اُس کے متعلق پوچھا جائے گا جو کچھ وہ سنتے ہیں اور دل (دماغ) سے اُن چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی جو عقیدہ وہ رکھتے ہیں۔"

ایمان اور عمل کا تعلّق

* * * * * *

* راوی محمّد بن مسلم کہتا ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "کیا خدا اور رسولِ خدا ص کی صداقت کی گواہی دینا عمل نہیں ہے"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔ عمل ہے۔"

* میں نے پھر دریافت کیا: کیا عمل ایمان میں سے ہے"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ ایمان عمل کے بغیر نہیں ہوتا۔ عمل ایمان کا جزو (حصّہ) ہے۔ اِس لیے عمل کے بغیر ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ * * *

* پھر امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ: "جس نے خدا کے دین کا (زبان سے) اقرار کیا وہ مسلمان ہے۔ اور جس نے خدا کے احکام پر عمل کیا، وہ مومن ہے۔

(اسلام اور ایمان) * * *

* فرزندِ رسولِ خدا ص ابوجعفر حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اسلام" یہ ہے کہ جو ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھے ہماری شہادت کی طرح شہادت دے (یعنی جیسے ہم کلمہ پڑھتے ویسے ہی کلمہ پڑھے) اور ہماری طرح عبادت کرے، اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھّے اور ہمارے دشمنوں کو دشمن رکھّے، وہ مسلمان ہے۔ اور "ایمان" یہ ہے کہ اللہ کو دل سے مان لے اللہ کی کتاب (قرآن) کو سچّا مان لے، اور اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ * * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "ایمان" پورا پورا عمل ہے اور بعض باتوں کا اقرار کرنا بھی عمل ہے۔ البتہ ایمان کے درجات، طبقات اور منازل ہیں ایمان مکمل بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے تمام اعضاء پر ایمان کو فرض کیا ہے۔ ایسا کوئی عضو نہیں ہے جس پر ایمان کا کوئی حصّہ فرض نہ کیا ہو دل کا فریضہ زبان کے فریضے سے الگ ہے۔ اور زبان کا فریضہ آنکھوں کے فریضے سے الگ ہے۔

★ ایمان کے لحاظ سے دل کا فریضہ یہ ہے کہ وہ خدا و رسول کا اقرار کرے اور اُن کی معرفت حاصل کرے، اُن کی باتوں کی تصدیق کرے (یعنی) اُن کو سچّا سمجھے اور اُن کو عملاً قبول کرے اور اپنا عقیدہ یہ بتائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود یا لائقِ عبادت نہیں۔ وہ یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ نہ اُس کی بیوی ہے، نہ بچّہ۔ اور یہ کہ محمدؐ خدا کے بندے بھی ہیں اور رسولؐ بھی۔"

(ایمان کا ثبوت) ★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "ایمان ایک دعویٰ ہے۔ جس کے ثابت ہونے کے لیے ثبوت ضروری ہے۔ اور ایمان کا ثبوت عمل اور نیّت عمل سے جب انسان کے عمل اور نیّت خدا کے لیے ہو جاتے ہیں تو وہ شخص

خدا کے نزدیک مومن ہو جاتا ہے۔ اور کفر وہ حالت ہے کہ نہ خدا کے لیے نیّت ہوتی ہے اور نہ خدا کے لیے عمل۔"

* * *

ایمان میں آگے بڑھ جانا

* * *

* امیر المومنین حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ سے روایت ہے: "ایمان کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کیفیّت اُسی طرح ہے جیسے گھوڑوں کی دوڑ میں گھوڑے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھ جایا کرتے ہیں۔ اِسی پر درجات اور فضیلت کا دارو مدار ہے۔

* ایمان کی طرف آگے بڑھ جانے والوں کو خدا نے مقدّم فرمایا ہے۔ (یعنی فضیلت دی ہے) . . . . . اور

* ایمان میں سُستی کرنے والوں کو پست قرار دیا ہے۔

* ایمان میں سبقت کرنے والے سب سے پہلے مہاجرین اور انصار ہیں۔ اور وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے نیک کاموں میں اُن کی پیروی کی ہے۔

* اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

* اللہ تعالیٰ نے ایمان میں سبقت کرنے والوں میں سب سے پہلے درجے پر مہاجرین اوّلین کو رکھا ہے۔ اُس کے بعد اُن کے سبقت کے درجے کو بیان فرمایا۔

* پھر دوسرے درجے پر انصار کو رکھا . . . . . .

* اور تیسرے درجے پر اُن کو رکھا ہے جنھوں نے نیک کاموں میں اُن کی پیروی کی۔

* پھر خدا نے اپنے اُن اولیاء (دوستوں) کی اُن فضیلتوں کو بیان فرمایا ہے جو اُن کو ایک دوسرے پر حاصل ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: "یہ رسول ہیں جن کو ہم نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔"
(سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۲ پ ۲)

* نیز فرمایا: "جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں جہاد کیا (جنگ یا کوشش کی) اپنے مالوں سے اور اپنے نفسوں (جانوں) سے، پس خدا کے نزدیک اُن کے بلند درجات ہیں۔

* نیز فرمایا: "اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو، گھر میں بیٹھے رہنے والوں پر، اُن کے لیے بڑا اجر ہے، اور بڑے درجات ہیں، مغفرت اور رحمت ہے۔" (القرآن)

* نیز فرمایا: "جو نیکیاں تم نے اپنے لیے پہلے ہی سے بھیج دی ہیں تم اُن کو اللہ کے پاس بہترین نعمتوں کی صورت میں پاؤ گے۔"
(سورۃ المزمل آیت ۲۰ پ ۲۹)

* نیز فرمایا: "جس نے ذرّہ برابر بھی نیکی کی ہے وہ اُس نیکی کو دیکھے گا، اور جس نے ذرّہ برابر بھی بدی کی ہے وہ اُس برائی کو (بھی روزِ قیامت) دیکھ لے گا۔" (سورۃ الزلزال آیت ۷-۸ پ ۳۰)

* * *

ایمان کے دَرجات ہیں

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "خداوندِ عالم نے ایمان کو سات درجوں میں رکھا ہے۔ (۱) بِرّ (نیکی) (۲) صدق (سچائی) (۳) یقین (۴) رضا (۵) وفا (۶) علم (۷) حلم

* پھر خدا نے اِن دَرجات کو لوگوں میں تقسیم فرمایا، جس کو یہ ساتوں کی ساتوں چیزیں مل گئیں، وہ ایمان میں کامل ہوگیا۔

پھر خدا نے کسی کو ایک حصّہ (کی توفیق) دی، اور کسی کو دو۲ حصّوں کی۔ اور جس کو خدا نے ایمان کے دو۲ حصّے عطا فرمائے ہیں اُس پر تین حصّوں کا بوجھ نہ ڈال دو۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم سَرّاج نے بیان کیا کہ امام علیہ السلام نے

چند لوگوں کے ساتھ کسی کام کے لیے بھیجا جبکہ آپؑ حیرہ شہر میں مقیم تھے جب ہم شام کو گھر واپس آئے تو میں غمزدہ حالت میں اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ امام علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر کے سرہانے آکر بیٹھ گئے۔ میں اُٹھ بیٹھا۔ میں نے آپؑ کو کام کے بارے میں سب حال کہہ سنایا۔ امام علیہ السلام خدا کی حمد بجالائے۔

پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا تو میں نے عرض کی: میں آپؑ پر فدا ہوں لیکن ہم اُن لوگوں سے بَری ہیں۔ کیوں کہ وہ (نمازیں) وہ نہیں کہتے جو کچھ ہم کہتے ہیں۔

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ ہمیں دوست رکھتے ہیں، مگر وہ باتیں نہیں مانتے جو تم مانتے ہو۔"

* میں نے عرض کی: "اچھا! ایسا ہے"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "سنو! بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کو ہم بجالاتے ہیں، لیکن تم وہ نہیں کرتے، تو کیا یہ بات ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم تمھیں چھوڑ دیں"؟

* میں نے عرض کی: "نہیں، ہرگز نہیں، میں آپ پر فدا ہوں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "بہت سی باتیں (کام) خدا کرتا ہے لیکن، وہ کام ہم نہیں کرتے۔ جیسے خدا اپنے نافرمان بندوں کو رزق و روزی دیتا ہے، تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے"؟

* میں نے عرض کی: "ہرگز نہیں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: (جو لوگ ہم سے محبّت کرتے ہیں) اُن کو دوست رکھّو۔ اور اُن سے بیزار نہ ہو جاؤ۔ کیوں کہ مسلمانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کو ایمان کا صرف ایک حصّہ ملا ہے۔ کچھ مسلمانوں کو دو حصّے ملے ہیں۔ کچھ کو تین۔ کچھ کو چار۔ کچھ کو پانچ۔ کچھ کو چھ اور کچھ کو ساتوں حصّے ملے ہیں۔

* پس ایک حصّہ کے ایمان والا دو حصّوں والے ایمانداروں کا بوجھ نہیں برداشت کر سکتا۔

* مثلاً ایک مسلمان شخص کا پڑوسی ایک عیسائی تھا۔ اُس نے عیسائی پڑوسی کو مسلمان کر لیا۔ اور دوسرے دن صبح صادق سے پہلے ہی اُسے نماز کے لیے اُٹھا دیا اور کہا کہ وضو کر کے میرے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد چلو۔ جب مسجد پہنچے تو اُس شخص نے اِس نومسلم سے کہا: پہلے سنّت نمازیں پڑھ لو۔ پھر جب صبح صادق ہوئی تو صبح کی اذان کے بعد نمازِ صبح ادا کرائی، اور تعقیبات پڑھواتا رہا) جب اُس نومسلم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تو وہ (ملّا) بولا کہ: اب تم کہاں جاتے ہو، کچھ وقت یہیں مسجد میں گذارو، تو نمازِ ظہر پڑھ کر چلیں گے۔ نومسلم رُک گیا۔ ظہر کی نماز پڑھی، تو وہ (ملّا) کہنے لگا کہاں جاتے ہو، اب کچھ دیر میں عصر کی نماز ادا کر کے ہی چلے جانا۔ نمازِ عصر پڑھی اور گھر جانے کا ارادہ کیا تو وہ (ملّا) بولا۔ بس اب نمازِ مغرب کا وقت ہونے ہی والا ہے۔ پھر نمازِ مغرب کے پڑھ لینے کے بعد

وہ (ملّا) بولا کہ اب صرف ایک ہی نماز باقی رہ گئی ہے اُس کو بھی پڑھ لو۔ پھر گھر چلے جانا۔

غرض عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد وہ دونوں جدا ہو گئے۔

دوسرے روز صبح کو پھر وہ (ملّا) اُس نومسلم کے دروازے پر جا پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ نومسلم نے کہا: اِس دین کے لیے کسی ایسے آدمی کو تلاش کرلو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو، جسے کوئی کام کاج نہ ہو۔ دولت مند ہو۔ میں تو مزدور آدمی ہوں۔ عیالدار آدمی ہوں۔ مزدوری کر کے ضروریات پوری کرتا ہوں۔"

امام علیہ السلام نے اِس مثال کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ "اُس نے اُس شخص کو ایک چیز (اسلام) میں داخل کیا، اور اس نومسلم کو دوسری چیز (روزی) سے محروم کر دیا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ:

* "ایمان کے دس درجے ہیں، مثل ایک زینے کے جس میں دس سیڑھیاں ہوں۔ ایک سیڑھی کے بعد دوسری سیڑھی پر چڑھتے ہیں۔ پس دوسری سیڑھی (یا ڈنڈے) والے کو پہلی سیڑھی والے سے یہ نہ کہنا چاہیئے کہ تم تو کچھ بھی نہیں ہو۔ اِسی طرح جو تم سے ایمان میں کم اور پست ہو اُسے حقیر نہ سمجھو، ورنہ جو تم سے اوپر اور بہتر درجے پر ہے

وہ تم کو اپنی نگاہوں سے گرادے گا۔ جب تم کسی کو ایمان کے درجے میں اپنے سے کمتر پاؤ تو اُسے نرمی سے اپنی طرف ابھارو۔ اُس پر وہ بوجھ نہ لادو جس کے اُٹھانے کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو، اگر تم ایسا کروگے تو اُس کا ایمان شکستہ ہوجائے گا۔ اُس جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کردیا اُس پر اُس کی تلافی لازم ہوگی۔"

★ ★ ★ ★

توحید اور اسلام کی حقیقت

★ ★ ★

★ جناب امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا: "میں خدا کے ساتھ کسی کے شریک نہ ہونے کی حقیقت کو اِس طرح بیان کروں گا کہ کسی نے اِس طرح نہ بیان کیا ہوگا۔ اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہلِ حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا۔

★ "اسلام کی حقیقت اور شرک کی نفی اُسی وقت ممکن ہوگی، جب رسولِ خداؐ کے ارشادات کو قبول کیا جائے گا، جب تک آنحضرتؐ کی باتوں پر یقین نہ ہوگا اور دل آپؐ کی باتوں پر مطمئن نہ ہوگا۔ اور دل اُس وقت تک مطمئن نہ ہوگا جب تک خدا اور رسولؐ کو وعدے کی وعید میں بھی سچّا نہ سمجھے گا، اور یہ اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک

اوامر و نواحی پر عمل نہ ہو۔ اور یہ عمل صحیح نہ ہوگا جب تک اُس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحبِ شرع (رسولِ خدا ؐ) کے عمل سے ماخوذ ہے اور اِس میں ظن و قیاس کی پیروی جائز نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔ بلکہ مومن اپنے دین کو اپنے پالنے والے مالک سے لیتا ہے۔

* دوسرے یہ کہ مومن اپنے یقین کو اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے۔

* قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ لوگوں نے اپنے معاملات کو سمجھا ہی نہیں۔ کافروں اور منافقوں کا خدا سے انکار اُن کے اپنے اعمال سے ظاہر اور ثابت ہوتا ہے۔"

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ:

"اسلام برہنہ (جسم کی مانند) ہے، اُس کا لباس حیاء ہے۔

* اسلام کی زینت وقار کی زندگی ہے۔

* اسلام کی مروّت (مردانگی) نیک اعمال کا بجالانا ہے۔

* اسلام کا ستون بُرے کاموں سے بچتے رہنا ہے (تقویٰ ہے)

* اور ہر چیز کی کوئی بنیاد ہوا کرتی ہے ..... اور

* اسلام کی بنیاد میرے اہلِ بیتؑ کی محبّت ہے۔"

* * *

★ حضرت ابوجعفر ثانی امام محمّد تقی علیہ السلام نے اپنے پدرِ بزرگوار سے، اور اُنھوں نے اپنے آبائے طاہرین سے اور اُنھوں نے جناب امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

" اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پیدا کیا، پھر اُس کے لیے وسعت پیدا کی، اُس کو نور قرار دیا، پھر اُس کو اپنا قلعہ بنایا۔ اُس کے مددگار بنائے۔ اور اسلام کے گھر کا صحن، قرآن مجید ہے۔

* اسلام کا نور حکمت (عقل سے کام لینا) ہے۔
* اسلام کا قلعہ نیک اعمال بجا نا ہے۔
* اسلام کے مددگار میرے اہلِ بیت ہیں۔
* پس میرے اہلِ بیت، اُن کے شیعوں اور مددگاروں کو دوست رکھو۔
* اللہ نے میری اور میرے اہلِ بیت کی محبّت اور اُن کے شیعوں کی محبّت فرشتوں کے دلوں میں پیدا کی، جو قیامت تک اُن کے دلوں میں رہے گی۔
* پھر جب جبرئیل نے مجھے معراج کی رات آسمان سے زمین پر اُتارا تو زمین والوں سے میرا تعارف کرایا، اور میری، میرے اہلِ بیت اور اُن کے شیعوں کی محبّت میری اُمّت کے مومنوں کے دلوں میں قرار دی۔ پس میری اُمّت ایمان لے آئی۔ اب اُن کا فرض ہے کہ میرے اہلِ بیت کی محبّت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں۔

* آگاہ ہو کہ اگر میری اُمّت کا کوئی شخص دنیا کی عمر کے برابر اللہ کی عبادت مسلسل کرتا رہے اور پھر وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے کہ اُس کے دل میں میرے اہلِ بیتؑ اور میرے شیعوں کی طرف سے دشمنی ہو تو اللہ اُس کے سینے کو نہ کھولے گا، مگر نفاق سے۔"
(یعنی اُس کے دل میں ایمان کی جگہ نفاق کو بھر دے گا۔)

* * *

مومن کی صفات وخصائل

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

"مومن میں آٹھ صفات وخصائل ہونے چاہئیں۔

(۱) فتنہ وفساد کے وقت اپنے اوپر قابو رکھّے۔
(۲) مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہو۔
(۳) عیش وآرام کی حالت میں خدا کا شکر ادا کرتا رہے۔
(۴) اللہ تعالیٰ نے جو روزی عطا فرمائی ہے اُسی پر قناعت کرے۔
(۵) اپنے دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے۔
(۶) اپنا بوجھ دوسروں پر نہ ڈال دے۔ یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔
(۷) اپنے بدن کو تکلیف وتعب میں ڈالے رہے (۸) لوگ اُس سے

راحت میں رہیں۔ (یعنی کسی کے لیے باعثِ تکلیف نہ بنے)"

* امام نے مزید فرمایا:
* علم مومن کا دوست ہے
* "حِلم (بُردباری۔ یعنی لوگوں کی زیادتیاں برداشت کرنا) مومن کا وزیر ہے۔
* عقل مومن کے لشکر کی امیر ہے
* لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا مومن کا بھائی ہوتا ہے۔
* اور نیک کام انجام دینا مومن کا باپ ہے۔"
* (یعنی: مومن اگر کسی کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آئے گا تو لوگ اُس کے بھائی بن جائیں گے۔
* اور مومن کا نیک کاموں کو انجام دینا ایسا ہے گویا وہ اپنے باپ کی خدمت انجام دے رہا ہے۔)

* * *

ایمان کے ارکان یا ستون

* * *

* جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان کے چار ستون ہیں۔
(۱) اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ (۲) ہر کام یا مسئلے کو خدا کے سپرد کرنا۔
(۳) اللہ کے حکم پر راضی رہنا۔ (۴) اللہ کے احکامات کو دل سے مان کر اُن پر عمل کرنا۔ (اللہ کا فرماں بردار رہنا)۔"

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے کسی نے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیے ہیں۔ (۱) صبر (۲) یقین (۳) عدل (۴) جہاد (۱) "صبر" کی چار شاخیں ہیں۔ (۱) شوق یا اشتیاق (۲) اِشفاق یعنی خوف۔ (۳) زُہد (۴) ترقُّب (انتظار)

(۱) شوق یا اشتیاق: جس نے جنّت کا اشتیاق رکھّا اُس نے خواہشات کو بُھلا دیا۔

(۲) اِشفاق: جو دوزخ کی آگ سے ڈرا، اُس نے حرام چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کی۔

(۳) زُہد: جس نے دنیا سے ترکِ تعلّق کیا، اُس نے مصیبتوں کو حقیر و کمتر سمجھا۔

(۴) تَرقّب: جس نے موت پر نظر رکھّی (یا موت کا انتظار کیا) اُس نے نیکیوں میں سبقت کی۔ (نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا)

(۲) "یقین" کی چار شاخیں ہیں۔

(۱) تبصرۃِ الفِطنۃ: یعنی زِیرکی و عقلمندی کو جگائے رکھنا۔

(۲) تاوُّلِ الحکمۃ: حکمتِ الٰہیّہ میں غور و فکر کرنا۔

(۳) مَعرفۃِ العِبرۃ: مقاماتِ عبرت کی شناخت اور پہچان

(۴) سنّۃِ الاوّلین: سابقہ اُمّتوں کے حالات کو پیشِ نظر رکھنا۔

(۱) جس نے زیرکی اور عقلمندی کو بیدار رکھا، اُس نے حکمت کو پہچان لیا۔
(۲) جس نے حکمتِ الٰہیہ پر غور وفکر کرکے اُس کے صحیح معنی سمجھ لیے اُس نے عبرتوں کو پہچان لیا۔
(۳) جس نے عبرت کے مقامات کو پہچان لیا، اُس نے سنّتِ انبیاءؑ اور سابقہ اُمّتوں کے طریقوں کو پہچان لیا۔
(۴) اور جس نے سنّتِ اُممِ سابقہ کو پہچان لیا، تو گویا وہ اوّلین کے ساتھ ہوگیا۔ (یعنی اوّلین اور اُممِ سابقہ کے ساتھ رہ کر اُن کے طریقوں کو اپنی نظر سے دیکھ رہا ہے) اور اُس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے، اور یہ کہ نجات پانے والوں نے کس وجہ سے نجات پائی، اور ہلاک ہونے والے کس وجہ سے ہلاک ہوئے۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اُس کی معصیّت ونافرمانی کی وجہ سے۔ اور جس کو نجات دی اُس کی اطاعت اور فرماں برداری کی وجہ سے۔

(۳) "عدل" کی بھی چار شاخیں یا شعبے ہیں۔
(۱) غامِضِ الفَہم: "گہری سمجھ"۔ (۲) غَمرُ العِلم: "علم میں رسوخ اور پکّا ہونا"۔ (۳) زَہرَۃُ الحُکم: "دانائی میں شگفتہ پھول ہونا (اچھّی سمجھ بوجھ ہونا)" (۴) رَوضَۃُ الحِلم: حلم وبردباری میں تروتازہ باغ کی طرح ہونا۔
(۱) جو گہری سمجھ رکھتا ہو وہ علم کی تفسیر بیان کرسکے گا۔ (۲) اور جو

علم میں پکّا اور پختہ ہوگا' وہ حکمت کی راہوں کو پہچان لے گا۔
(۳) جو حکمت کو پہچان لے گا وہ صحیح فیصلہ کر پائے گا۔
(۴) اور جس نے حلم و بُردباری سے کام لیا' وہ اپنے معاملات میں کوئی تفریط و کمی نہ کرے گا۔ اور لوگوں میں نیکنام اور پسندیدہ ہو کر زندگی بسر کرے گا۔

(۴) "جہاد" کی بھی چار شاخیں، صورتیں ہیں۔
(۱) امر بالمعروف (نیکی کا حکم یا مشورہ دینا) (۲) نہی عن المنکر (بُرائی سے روکنا) (۳) صِدق فِی المُواطِنِ (تمام مقامات پر سچ بولنا۔) (۴) شَنَانِ الفَاسِقِینَ (فاسقوں' بدکرداروں سے نفرت کرنا۔)

(۱) جس نے امر بالمعروف کیا اُس نے مومن کی کمر کو مضبوط کر دیا
(۲) جس نے نہی عنِ المنکر کیا اُس نے کافروں اور منافقوں کی ناک رگڑ دی۔ اور اُن کو ذلیل کر دیا۔
(۳) جس نے تمام موقعوں پر سچ بولا' اُس نے اپنا فرض ادا کیا۔
(۴) جس نے بدکرداروں کو بُرا سمجھا اور اللہ کے لیے اُن پر غصّہ کیا اور غضبناک ہوا تو خدا بھی اُس کے لیے دوسروں پر غضبناک ہوگا۔ اور روزِ قیامت اُس کی خوشی کا سامان کرے گا۔"

* * *

اسلام پر ایمان کی فضیلت

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان افضل ہے اسلام سے، اور یقین افضل ہے ایمان سے (اور دنیا کی) کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان، برتری (فضیلت) رکھتا ہے اسلام پر ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے۔ (تقویٰ کے معنی عملاً فرائضِ الٰہیہ کو ادا کرتے رہنا اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے عملاً بچتے رہنا۔) اور یقین، تقویٰ سے بھی ایک درجہ بلند ہے۔ اور اللہ نے لوگوں میں یقین سے بہتر کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ایمان کو اسلام پر فضیلت دی ہے جیسے اللہ نے کعبہ کو مسجد الحرام سے افضل قرار دیا ہے۔"

* * *

★ اور امام علیہ السلام سے یقین کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: (۱) "خدا پر بھروسہ رکھنا۔
(۲) خدا کے احکام بجالانا (۳) اور خدا کے احکامات پر خوش اور راضی رہنا۔ (۴) اور اپنے تمام مسائل و معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔"

* * *

ایمان اور یقین کی حقیقت

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر پر تھے۔ آپ کی خدمت میں چند سوار حاضر ہوئے۔ انھوں نے آنحضرت کو سلام کیا۔ جوابِ سلام کے بعد آپ نے ان سے دریافت فرمایا: "تم کون لوگ ہو"؟

* انھوں نے عرض کی: "ہم مومن ہیں"۔

* آنحضرت نے سوال کیا: "تمھارے ایمان کی حقیقت کیا ہے"؟

* انھوں نے عرض کی: "(۱) خدا کی قضا و قدر پر خوش اور راضی رہنا۔ (۲) اپنے معاملات اور مسائل کو خدا کے سپرد کر دینا۔ (۳) اور خدا کے حکم کو قبول کر لینا۔ (عمل کرنا)

* جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہ لوگ علماء و حکماء ہیں۔ اور قریب ہے کہ اپنی اِس حکمت کے سبب سے انبیاء کے درجات تک

پہنچ جائیں۔

پھر فرمایا: "پس اگر تم (اپنی باتوں میں) سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمھاری سکونت نہ ہو۔ ایسی غذائیں (کھانے کا سامان) جمع نہ کرو جو تمھاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو کیوں کہ تم کو اُسی کی طرف واپس جانا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ صبح ادا کرنے کے بعد مسجد میں ایک جوان کو دیکھا، جس کا چہرہ زرد تھا، اور جسم نہایت کمزور، اور آنکھیں سر میں گڑ گئی ہیں۔ حضرتؐ نے اُس سے دریافت فرمایا: "تمھارا یہ حال کس لیے ہے۔"

★ اُس نے عرض کی: "میری یہ حالت یقین کی وجہ سے ہے۔"

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: "ہر یقین کی ایک حقیقت (بنیاد) بھی ہوا کرتی ہے۔ تمھارے یقین کی کیا حقیقت ہے"؟

★ جوان نے عرض کی: "اے رسول اللہؐ! مجھے جس چیز نے پریشان کر رکھا ہے، اور راتوں کو جگایا ہے، وہ غمِ آخرت ہے۔ گویا خدا کا عرش میرے سامنے ہے، اور میں حساب دینے کے لیے خدا کے سامنے کھڑا ہوں، لوگ قبروں سے اُٹھ رہے ہیں اور میں بھی قبر سے اُٹھ چکا ہوں۔ میں جنّت والوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ

جنّت کی نعمتوں کے مزے لے رہے ہیں۔ وہ تختوں پر تکیے لگائے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ جہنّم میں جہنّمی لوگ خدا کے عذاب میں مبتلا، چیخ وپکار کر رہے ہیں، اُن کی چیخ وپکار کی آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں۔"

* آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "یہ وہ بندہ ہے جس کا دل خداوندِ عالم نے ایمان کے نور سے منوّر کر دیا ہے۔
* پھر آپؐ نے اُس جوان سے فرمایا: "تم اپنے حال پر قائم رہو۔"
* اُس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپؐ میرے لیے دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ عطا فرمائے۔"
* حضرتؐ نے دعا فرمائی۔ چنانچہ وہ ایک غزوہ میں نو شہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

* * *

بابِ تفکّر و

* * *

* جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "اللہ کی یاد سے اپنے دل کو بیدار رکھو نمازِ شب پڑھنے کے لیے اپنے پہلوؤں کو بستروں سے جدا رکھو۔ اور اپنے پالنے والے مالک کی ناراضگی سے ڈرتے رہو۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ: کیا ایک ساعت (ایک گھڑی) غور و فکر کرنا ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرتے رہنے سے بہتر ہے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "ہاں"

★ راوی نے عرض کی: "تفکّر کا کیا طریقہ ہے۔"؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب کسی ٹوٹے پھوٹے، پُرانے مکان (خانہ خراب) کی طرف سے تمھارا گذر ہو تو اُس سے پوچھو: تیرے اندر رہنے والے (مکین)، کہاں گئے، تیرے بنانے والے کیا ہوئے"؟

★ ★ ★

★ آپؑ ہی نے یہ بھی فرمایا کہ: "افضل عبادت یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور و فکر کیا جائے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ: روزے، نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں، بلکہ (اصل) عبادت یہ ہے کہ خداوندِ قدیر کے کیے ہوئے کاموں اور اُس کے احکامات پر غور و فکر کیا جائے۔"

★ ★ ★

★ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: "غور و فکر کرنا نیکی کرنے اور عمل کی طرف دعوت دیتا ہے۔"

★ ★ ★

مُکارمِ اخلاق

(اعلیٰ ترین اوصاف و کردار کا بیان)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: آپؑ نے فرمایا:

" مکارمِ اخلاق (اخلاق کے اعلیٰ ترین صفات) دس ہیں۔

(۱) دلیری اور بہادری کی حالت میں صحیح راستے پر قائم رہنا۔

(۲) زُبان کا سچّا ہونا۔

(۳) امانتوں کا ادا کرنا۔

(۴) صلۂ رحم (یعنی: اپنے رشتہ داروں سے اچھّا سلوک کرنا۔)

(۵) مہمانداری (مہمان کی عزّت کرنا)

(۶) بھوکے سائل کو کھانا دینا۔

(۷) نیکیوں کا اچھّا بدلہ دینا۔

(۸) اپنے ساتھ سفر کرنے والے (ہمسفر) کو پناہ دینا۔

(۹) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھّا برتاؤ یا اُس کو پناہ دینا

(۱۰) اور اِن سب اوصاف کی سردار حیاء ہے۔"

* * *

(حیاء اور ایمان (یا دین) کا ساتھ ہے۔ بےحیائی بےدینی ہے)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

"خداوندِ کریم نے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق وصفات عطا فرمائے ہیں۔ پس تم لوگ اپنے نفسوں کا جائزہ لو۔ اگر تمھارے اندر وہ اوصاف موجود ہوں تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اُس کی حمد کیا کرو۔ اور اگر وہ اوصاف تم اپنے اندر نہ پاؤ تو اللہ سے مانگو کہ یہ اوصاف حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اُن کی طرف راغب رہو۔"

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا "وہ اعلیٰ صفات دس ہیں۔

(۱) یقین (۲) قناعت (۳) صبر (۴) شکر
(۵) علم (۶) حسنِ خُلق (۷) سخاوت (۸) غیرت
(۹) شجاعت (۱۰) مروّت (رعایت ولحاظ، مردانگی)

راوی نے عرض کی کہ بعض لوگوں نے سچّائی اور امانت کے ادا کرنے کو بھی شامل کیا ہے۔

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہم اُن لوگوں کو پسند کرتے ہیں جو عقلمند ہوں، گہری نگاہ رکھنے والے، دین کی حقیقت کو جاننے والے، برداشت کرنے والے، نرمی کا سلوک کرنے والے سب سے زیادہ صبر کرنے والے، اور سب سے زیادہ سچّے اور باوفا انسان ہیں۔"

★ ★ ★

★ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:
"ایمان کے ارکان (بنیادیں) چار ہیں"۔
(۱) قضائے الٰہی (یعنی اللہ کے فیصلوں) پر راضی رہنا۔
(۲) خدا پر بھروسہ کرنا (۳) اپنے معاملات کو خدا کے حوالے کردینا۔ (۴) حکمِ خدا کو دل سے اور عملاً تسلیم کرنا۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ: "چار چیزوں سے اسلام کامل ہوتا ہے۔ (۱) راستی (یعنی ہر معاملے میں سچ بولنا۔
(۲) حیاء (۳) حُسنِ اخلاق (۴) خدا کا شکر ادا کرنا۔"

★★★

★ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"میں تمھیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے۔؟ پھر فرمایا جو" برائیوں، گناہوں سے بچنے والا اور پاک دل والا۔ ہو۔ والدین کی خدمت کرنے والا ہو اور اُس کے گھر والے کسی دوسرے شخص کے محتاج نہ ہوں۔" ★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
"اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دینِ اسلام کو پسند فرمایا ہے پس تم سخاوت اور حُسنِ خُلق کو اس کے ساتھ رکھو"۔

★★★

* * *

توکّل اور یقین کی فضیلت

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"ہر چیز کی ایک آخری حد ہوا کرتی ہے۔"

* راوی نے عرض کی: "توکّل کی آخری حد کیا ہے"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "یقین"۔

* راوی نے عرض کی: "یقین کی آخری حد کیا ہے۔"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ کہ خدا کی اطاعت کرے اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے "صحّتِ یقین" کے بارے میں فرمایا:

"مردِ مسلمان لوگوں کو راضی کرنے کے لیے خدا کو ناراض نہیں کرتا۔ اور" لوگوں کو اُس چیز پر ملامت نہیں کرتا جو اللہ نے اُن کو نہیں دی۔ کیوں کہ کسی حریص کی حرص رزق کو نہیں کھینچ سکتی، اور نہ کسی شخص کی کراہت رزق کو روک سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے رزق سے

اِس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے، تب بھی اُس کا رزق اُسے اُسی طرح پالے گا (رزق اُس تک اُسی طرح پہنچ جائے گا) جیسے موت اُس تک پہنچ جاتی ہے۔"

اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رِضا میں پیدا کیا ہے۔

اور حزن و ملال (غم واندوہ) کو شک اور ناخوشی میں پیدا کیا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ کم عمل جو یقین کے ساتھ ہو کہیں بہتر ہے اُس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین کے انجام دیا جائے۔"

* * *

(★ جب اِس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا ★
★ تو کر لیتا ہے یہ بال و پرِ روح الامیں پیدا ★)

(اقبال)

* * *

★ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے برسرِ منبر ارشاد فرمایا:
"کوئی شخص ایمان کی لذّت کو اُس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک کہ وہ یہ نہ سمجھ لے کہ جو کچھ اُس کو خدا کی طرف سے پہنچنا ہے اُس میں خطا نہ ہوگی (یعنی کسی اور کو نہیں مل سکتا، اُسی کو ملے گا۔) اور جو کچھ اُسے خدا سے نہیں ملنا ہے، وہ اُسے ہرگز نہ مل سکے گا۔"

* صَفوان جمّال سے روایت ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سورۂ کہف کی اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: "وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا"

(سورۃ الکہف آیت ۸۲ پ ۱۶)

یعنی: "اور وہ دیوار جو تھی وہ اُس شہر میں دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اُس کے نیچے اُن دونوں (یتیموں) کے لیے خزانہ تھا۔"

* امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اُس دیوار کے نیچے (مال دنیا) سونا، چاندی نہ تھا، بلکہ وہ چار کلمات تھے۔ (ایک تختی پر)

(۱) نہیں ہے کوئی معبود سوا میرے۔

(۲) جسے موت کا یقین ہوگیا، اُس کے دانت ہنسنے میں نہیں کھلے۔

(۳) جسے روزِ قیامت کے حساب کا یقین ہوگیا، اُس کے دل میں خوشی پیدا نہیں ہوئی۔

(۴) جسے قضا و قدرِ الٰہی کا یقین ہوگیا، وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرا۔"

* * *

* قیس کے بیٹے سعید ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے جنگ کے دوران ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے (زرہ وغیرہ نہ تھی) میں نے گھوڑا بڑھاتا، تاکہ دیکھوں کہ (نڈر شخص) کون ہے؟ میں نے دیکھا کہ وہ امیرالمومنینؑ ہیں۔ میں نے

عرض کی: (یا امیرالمومنینؑ!) ایسے (خطرناک) مقام پر آپؑ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں، زرہ وغیرہ کچھ نہیں"؟

* آپؑ نے فرمایا: "ہاں، اے ابنِ قیس! ہر بندے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک حافظ ہے، اور اُس کے ساتھ دو[۲] فرشتے بھی حفاظت کے لیے رہتے ہیں، خواہ وہ شخص پہاڑ کی چوٹی سے گر پڑے یا کنویں کے اندر چھلانگ لگا کر جا گرے، جب اللہ کا حکم ہوتا ہے (موت آتی ہے) تو وہ دونوں فرشتے اُس سے الگ ہو جاتے ہیں، بلکہ ہر شے اُس (کی حفاظت) سے الگ ہٹ جاتی ہے"۔

* * *

تعجّب ہے اُس شخص کے اوپر

* * *

* علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ قرآن مجید میں جس خزانے کا ذکر ہے کہ "اُس دیوار کے نیچے دو یتیموں کا خزانہ تھا" اُس میں (ایک تختی پر) یہ لکھا ہوا تھا:

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

* تعجّب ہے مجھے اُس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے وہ کیسے خوش ہوتا ہے۔
* تعجّب ہے اُس پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے پھر رنجیدہ ہوتا ہے۔

* تعجّب ہے اُس کے اوپر جس نے دنیا کو اور اُس کے باشندوں کو ادلتے بدلتے دیکھا ہے، پھر اُس پر بھروسہ بھی کرتا ہے اور اُس کی طرف رغبت کیسے کرتا ہے۔
* اور جس کو اللہ نے عقل عطا فرمائی ہے اُس کے لیے یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ اللہ کے قضا وقدر (فیصلے) کے بارے میں اللہ پر تہمت نہ لگائے۔ اور نہ اس کو اپنے رزق کا حل جانے۔"

اللہ تعالیٰ نے سونے کی وادی بنائی ہے

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ آپؑ تو امامت کا دعویٰ کرتے ہیں، جب کہ ہاروں رشید کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے۔
* آپؑ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اُس نے اپنی ایک کمزور مخلوق چیونٹی کے سپرد فرما دیا ہے، اگر دو کوہان والے اونٹ بھی وہاں جانا چاہیں، تو نہیں جا سکتے۔"

رِضاء بالقضاء

(یعنی: اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر خوشی سے راضی رہنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: آپؑ نے فرمایا:

"اللہ عزّ وجلّ کی اطاعت میں تمام اعمال کا سردار (۱) صبر ہے۔ (۲) اللہ سے راضی رہنا ہر اُس کام (امر) میں، جسے بندہ پسند کرے ناپسند۔ (یعنی خدا جو کچھ بندے کے ساتھ کرے اُس کو وہ پسند کرتا ہے۔) کیوں کہ خدا اپنے بندے کے لیے کوئی چیز پسند ہی نہیں فرماتا سوائے اُس کے جو اُس کے بندے کے لیے بہتر ہو، خواہ وہ بندہ اللہ کی اِس بات کو پسند کرے یا ناپسند۔"

* * *

★ اور آپؑ ہی نے یہ بھی فرمایا کہ:

"سب سے زیادہ عقلمند انسان وہ ہے جو قضاءِ الٰہی (یعنی اللہ کے فیصلوں یا احکامات) پر سب سے زیادہ راضی ہو۔"

★ مالداری سے دین کی اصلاح!

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام

سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ خداوندِ کریم نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا:

"میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے مومن ہوتے ہیں کہ اُن کے دینی معاملات کی اصلاح مالداری، کشادگی وخوشحالی اور صحّتِ بدن سے ہوتی ہے، لھٰذا میں اُن کو مالدار وغنی بناکر، خوش حال بناکر اور بدن کی صحّت عطا کرکے اُن کے دین کی اصلاح کردیتا ہوں۔

اور فقر وفاقے سے دین کی اصلاح

اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ اُن کے دین کی اصلاح فقر وفاقے اور بدن کی بیماری سے کرتا ہوں۔ پس میں اُن کو فقر وفاقے اور بیماری میں مبتلاء کردیتا ہوں۔ پس اِس طرح اُن کے دین کی اصلاح ہوجاتی ہے۔

کیوں کہ میں اچھّی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے۔ اور میرے مومن بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی میٹھی نیند (کو میری خاطر) چھوڑ کر اپنے نرم وگرم بستروں سے الگ ہوکر راتوں کو (چھپ چھپ کر مجھ سے ملاقات کرنے اور مجھ سے اپنا دکھ بیان کرنے کے لیے) میری عبادت میں اپنے نفسوں کو تعب وتکلیف میں ڈالتے ہیں

لھٰذا ایک رات یا دو رات میں اپنے رحم وکرم سے اُس کی زندگی (وصحّت) کو باقی رکھنے کے لیے اُس پر نیند کو مسلّط کردیتا ہوں

پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اپنے نفس سے ناخوش ہوتا اور اُس کو ملامت کرتا ہے۔ اور اگر میں اُس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑے رہوں تو اُس میں خود پسندی آجائے گی، جو اُس کو اُس کے اعمال پر فریفتہ کردے گی، اور اپنے نفس سے راضی ہوجانا اُس کے لیے ہلاکت کا سبب بن جائے گا، کیوں کہ وہ گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیّت لے گیا ہے، اور حدِ تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے۔ پس ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہوجائے گا، جبکہ وہ یہ گمان کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہوگیا ہے۔

پس ایسی حالت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لیے جو عمل وہ کریں گے عاملون کو اُن پر اعتماد نہ رہے۔ ایسے لوگ اگر جدّ وجہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب وتکلیف اور مشقّت میں اپنی عمریں گذار دیں، اور میری عبادت کرتے رہیں تب بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کُنہ (حقیقت) تک نہ پہنچ سکیں گے۔ جس کُنہ (حقیقت وخلوص کی عبادت) سے اُن کو میری بخشش وعطا کی طلب ہوتی اور میری نعماتِ جنّت حاصل کرتے اور میرے جوارِ رحمت میں بلند درجے پالیتے۔ لیکن میری رحمت وفضل کی وجہ سے اُن کو خوش ہونا چاہیئے، اور میری طرف حُسنِ ظن رکھنے کی وجہ سے اُن کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ پس ایسی صورت میں میری رحمت اُن کو پالے گی اور میری مرضی اُن تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی، میرا عفو (درگذر) اُن کو ڈھانپ لے گا۔ بیشک میں رحمٰن ورحیم اللہ ہوں، اور میں نے اپنا نام یہی رکھا ہے۔"

* * *

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "جس شخص نے خدا سے عقل لی، وہ خدا کو رزق دینے میں کاہل یا سُست نہیں سمجھتا، اور نہ خدا پر اُس کے قضا و قدر (احکاماتِ خدا) کے بارے میں تہمت لگاتا ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوندِ عالم نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا کہ:
"میں اپنے بندۂ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں، وہ اُس ہی کے لیے بہتری کا سبب ہوتا ہے، اِس لیے اُس کو چاہیئے کہ میری قضا و قدر کے فیصلوں پر خوش اور راضی رہے، میرے امتحانات پر صبر کرے، میری نعمتوں پر شکر ادا کرتا رہے؛ اے محمدؐ! میں اپنے ایسے بندے کو صدّیقین میں شمار کرتا ہوں۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "مجھے تعجّب ہوتا ہے اِس بات پر کہ خدا کی قضا و قدر (حتمی فیصلوں) میں جو کچھ مومنِ مخلص کے لیے فیصلہ ہوتا ہے، وہ سب مومن کی بہتری اور فائدے کے لیے ہوتا ہے (کیوں کہ مومن مخلص خدا کا دوست ہوتا ہے اور سچّا دوست کبھی اپنے دوست کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔) اگر مومنِ مخلص کے بدن کو قینچیوں سے کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا فیصلہ بھی ہوتا، تو وہ بھی اُس مومن

کی بہتری اور فائدے ہی کے لیے ہوتا، اور اگر خدا اُس کو مشارق و مغارب کا مالک (بادشاہ) بنا دینے کا فیصلہ فرما دے تو یہ فیصلہ بھی اُسی کی بہتری کے لیے ہوگا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "لوگوں کو چاہیئے کہ وہ خداوندِ قدیر کی قضاء قدر کے فیصلوں کو دل سے قبول کریں۔ اِس لیے کہ جو خداوندِ عالم کے اُن فیصلوں پر راضی ہوا اُس پر بھی خدا کے قضاء و قدر کے فیصلے جاری ہوں گے، اور جو ناراض ہوا اُس پر بھی خدائے قدیر کے فیصلے نافذ ہو کر رہیں گے۔ مگر جو خدائے تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی ہوگا، خداوندِ کریم اُس کے اجر و ثواب کو زیادہ کر دے گا، اور جو اُس کے فیصلوں پر ناخوش و ناراض ہوگا، اُس پر حکمِ خداوندِ عالم جاری ہوگا، لیکن وہ اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔"

* * *

زُہد کے اجزاء و درجات

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: "زُہد کے دس اجزاء ہیں۔ زُہد کا اعلیٰ درجہ، تقویٰ کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور تقویٰ و ورع کا اعلیٰ درجہ، یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام حسین علیہ السلام نے جناب عبداللہ بن جعفر طیّار سے فرمایا:

"اے عبداللہ! بھلا وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیمِ الٰہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر (و ذلیل یا کمتر) سمجھتا ہو جبکہ خداوندِ قدیر خود اُس پر اپنا حکم جاری کر رہا ہو اور جس کے دل میں خدا کے فیصلوں پر رضامندی کے سوا دوسرا خیال نہ گذرتا ہو تو میں اُس کو ضمانت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا مانگے گا تو خدا اُس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔"

★★★

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "مومن کو کیسے پہچانا جائے کہ وہ مومن ہے"؟

آپؑ نے فرمایا کہ: "مومن وہ ہے جو خدا کے امر (حکم اور فیصلوں) کو خوشی یا غم واندوہ کے حالات میں، تسلیم کرے اور اُس پر راضی رہے۔

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "جو چیز بھی ہو جاتی تھی، جناب رسولِ خدا کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ کاش یہ نہ ہوتا، اِس کے علاوہ کچھ اور ہو جاتا۔"

★★★

تَفوِیضِ اِلَی اللّٰہِ وَتوکُّلِ عَلَی اللّٰہِ

(اپنے تمام معاملات اور مسائل کو اللہ کے حوالے کرنا، اور
اللہ پر بھروسہ کرنا)

★ ★ ★

★ مفضّل سے روایت ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"اللہ عزّ وجلّ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی:

"میرے جس بندے نے میری پناہ لے لی، اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ حاصل نہ کی، اور جب میں نے اُس کی خالص نیّت کو پہچان لیا، تو پھر آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں بھی اُن کے درمیان ہیں، میں اُن میں سے اُس کو مشکلات سے نکلنے کی جگہ بنادوں گا۔ (یعنی اُس بندے کی ہر مشکل خواہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو، میں اُسے آسان کردوں گا اور مشکل امر سے نکال دوں گا)

مگر میرے جس بندے نے مجھے چھوڑ کر میری کسی مخلوق سے پناہ حاصل کی (یعنی کسی بندے کو اپنا سہارا یا آسرا، پناہ گاہ بنالیا) اور میں نے اُس کی نیّت کو جان لیا، تو آسمانوں اور زمین کے تمام اسباب کو اُس سے کاٹ دوں گا، پھر اُس کی پرواہ بھی نہ کروں گا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو۔" (پھر آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اُس کی مدد نہ کرسکے گی)

★ ★ ★

★ جناب ابوحمزہ ثمالیؒ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"ایک دن میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار کے سہارے سے کھڑا ہوگیا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا، اور میرے چہرے کے تاثرات کو دیکھ کر کہنے لگا: "اے علی ابن الحسینؑ! کیا بات ہے کہ میں آپؑ کو غمگین دیکھ رہا ہوں؟ کیا یہ رنج وغم دنیا سے متعلق ہے.؟ اگر دنیا سے متعلق ہے، تو یہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ اللہ کا رزق تو ہر نیک وبد کو ضرور ملتا ہے۔"

★ میں نے کہا: "اِس پر بھلا کیا غم کرنا۔"

★ اُس شخص نے کہا: "تو کیا تمھارا غم آخرت کے بارے میں ہے؟ اِس پر بھی غم نہ کرنا چاہیئے، اِس لیے کہ اللہ کے وعدے سچے ہیں اور اُس دن وہی مالک، جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، حکومت کرے گا اور فیصلے کرنے والا ہوگا۔"

★ میں نے کہا: "اِس پر بھی بھلا کیا غم ہوسکتا ہے۔"

★ اُس نے کہا: "پھر بتاؤ آخر تمھارا غم کس لیے ہے"؟

★ میں نے کہا: "مجھے ابنِ زبیر کے فتنے کا خوف ہے کہ کہیں اُس کی حکومت کی وجہ سے لوگوں اور ہمارے دوستوں پر مصائب کے پہاڑ نہ ٹوٹ پڑیں۔"

★ یہ سن کر وہ شخص ہنسا اور کہنے لگا: "اے علی ابن الحسینؑ! کیا تم نے

کوئی ایسا آدمی دیکھا ہے جس نے خدا سے دعاء مانگی ہو اور خدا نے اُس کی دعاء قبول نہ کی ہو"؟

* میں نے کہا: "نہیں"۔

* پھر اُس نے دریافت کیا: "کیا تم نے کوئی ایسا آدمی دیکھا ہے جس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہو اور اللہ نے اُس کا کام پورا نہ کیا ہو"؟

* میں نے کہا: "نہیں"۔

* پھر اُس نے کہا: "کیا تم نے ایسا شخص بھی دیکھا ہے کہ جس نے اللہ سے سوال کیا ہو، اور اللہ نے اُسے عطا نہ کیا ہو"؟

* میں نے کہا: "نہیں"۔

اِس کے بعد وہ شخص غائب ہوگیا۔

(تشریح: یہ شخص غالباً یا تو حضرت خضرؑ تھے یا کوئی خدا کا بھیجا ہوا فرشتہ تھا۔ جو حضرت امام زین العابدینؑ کو ان سخت حالات میں تسلّی دینے کے لیے تشریف لائے تھے۔)

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"دولتمندی اور عزّت گھومتی رہتی ہیں، جب توکّل کا مقام تلاش کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہیں، تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں"۔

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"جب کوئی بندہ اُس کام کی طرف متوجہ ہوتا ہے جسے اللہ پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے، تو اللہ بھی اُسی کام کی طرف توجہ کرتا ہے جس کو بندہ چاہتا ہے۔ (یعنی خدا اُس بندے کی پسندیدہ چیزیں اُسے فراہم کر دیتا ہے) اور جس نے اللہ کی پناہ تلاش کر لی، تو خدا بھی اُسے پناہ دیتا ہے۔ اور جو خدا کی طرف متوجہ ہو گیا، وہ خدا کی پناہ میں آ گیا۔ پھر اُس کو اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں رہتی کہ آسمان، زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا زمین پر اُتر آئے۔ کیوں کہ وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے اللہ کے گروہ یا اللہ کے لشکر میں شامل ہو چکا ہے۔ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا:
"اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ" (سورۃ دخان آیت ۵۱ پ ۲۵)
"بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوالحسن اوّل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی علی بن سُوَید نے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا؟
"وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" (سورۃ طلاق آیت ۳ پ ۲۸)
یعنی: "اور جو اللہ پر بھروسہ کر لیتا ہے تو وہ اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔"
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ پر بھروسہ کرنے کے درجات ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم اپنے ہر معاملے میں اللہ پر بھروسہ کرو، اور جو حالت بھی تمھارے لیے پیش آئے اس پر راضی رہو

اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تمھارے اوپر اپنے فضل وکرم کو روکے گا نہیں۔
اور یہ بھی سمجھ لو کہ اُس معاملے میں خدا کا یہی حکم ہے کہ تم اللہ پر بھروسہ کرو۔ (صبر کرو) اور اپنے معاملات اُس کے سپرد کردو، اور ہر معاملے میں اُسی پر بھروسہ کرو۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"جس شخص کو تین چیزوں کی توفیق ملی، اُس سے تین چیزیں دور نہیں رہتیں۔ (۱) جس نے دعا کی اُس کو قبولیت ضرور عطا ہوئی۔
(۲) جس کو شکر کا موقع ملا (یعنی جس نے شکر ادا کیا) اُس کو اُس نعمت میں زیادتی ملی جس پر اُس نے شکر ادا کیا۔
(۳) جس نے اللہ پر توکّل (بھروسہ) کیا، اللہ نے اُس کی حاجات کو پورا کیا۔"

پھر امامؑ نے فرمایا: "کیا تم نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا: "وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
(اور جس نے اللہ پر توکّل کیا پس وہ اُس کے لیے کافی ہوا"
اور فرمایا: وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
یعنی: اور اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں تمھارے لیے نعمت کو زیادہ کروں گا"
پھر فرمایا: اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ "تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔"
(القرآن)

* حسین بن علوان بیان کرتا ہے کہ میں ایک سفر پر تھا' میرے پاس سفر خرچ کے لیے کچھ نہ رہا۔ میرے ایک دوست نے پوچھا کہ: "تم کو اب کس سے اُمید ہے کہ جو تمھاری حاجت پوری کرے گا"؟

* میں نے کہا: "فلاں سے۔"

میرے دوست نے کہا: "تمھاری حاجت پوری نہ ہوگی۔"

میں نے کہا: "تم نے یہ کیسے جانا۔"؟

* میرے دوست نے کہا: "حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے بیان فرمایا کہ: میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے کہ:

"مجھے اپنی عزّت وجلال' بزرگی اور عرش پر اپنی برتری اور بلندی کی قسم ہے کہ "جو شخص مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے اپنی اُمیدیں اور توقّعات وابستہ کرتا ہے' میں اُس کی اُمیدوں کو کاٹ دوں گا اور لوگوں کے سامنے اُسے ذلّت کا لباس پہناؤں گا' اور اُسے اپنے قُرب سے ہٹا دوں گا' اور اپنے فضل سے دور رکھوں گا۔

کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے مشکلوں کو دور کرنے کی توقّع رکھتا ہے۔ حالاں کہ مصائب اور مشکلات کو دور کرنا تو صرف میرے ہاتھ میں ہے۔

میرا دروازہ ہر اُس شخص کے لیے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے۔

ایسا کون ہے جس نے مصیبتوں میں مجھ سے اُمیدیں اور توقّعات

وابستہ رکھی ہوں اور میں نے اُس کی اُمیدوں کو کاٹ دیا ہو۔؟

* ایسا کون ہے جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اُس کی حاجت پوری نہ کی ہو ؟

* میں نے اپنے بندوں کی اُمیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا ہے۔

* مگر وہ جو میرے غیر سے اُمیدیں باندھتا ہے۔

وہ جو میری حفاظت میں رہنے پر راضی نہیں ہے

میں نے آسمانوں کی مخلوقات کو یہ حکم دے دیا ہے کہ وہ میرے اور میری مخلوق کے درمیانی دروازوں کو بند نہ کریں۔

اِس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر توکّل نہیں کیا۔

کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ جتنی بھی مصیبتیں اُترتی ہیں اُن کو میرے سوا کوئی بھی کھول کر دور کر سکتا ہے ؟

مگر میری اجازت کے بعد۔

* یہ کیا بات ہے کہ میرا بندہ مجھے بھولا ہوا ہے۔

* میں نے اپنے جود وکرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا، مگر جب میں نے اپنی کوئی نعمت سلب کر لی (اُس سے چھین لی) تو اُس نے مجھ سے لوٹانے کا سوال نہ کیا، اور میرے غیر سے مانگنے لگا۔

* کیا اُس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ سوال کرنے سے پہلے میں نے اُس کو نہ دیا ہو ؟ یا مانگنے والے کی دعاء قبول نہ کی ہو ؟

* کیا میں جود وکرم والا نہیں ہوں ؟ کیا میں کنجوس ہوں ؟

* کیا معاف کرنا اور رحم کرنا میرے ہاتھ میں نہیں ؟
* کیا میں اِس بات کا اہل نہیں ہوں کہ مجھ سے اُمیدیں وابستہ کی جائیں؟
* کیا لوگ میرے غیر سے اُمیدیں باندھتے ہوئے ڈرتے نہیں ؟

اگر تمام اہلِ زمین و آسمان مل کر مجھ سے مانگیں تو میں اُن میں سے ہر ایک کو اتنا دوں گا جس کی اُمید اُن سب کو ہو ۔ جبکہ میرے خزانے میں چیونٹی کے ایک عضو کے برابر بھی کمی واقع نہ ہوگی ۔

اور بھلا کمی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اس تمام تر کارخانے کا بنانے والا تو میں خود ہی ہوں ۔

* ہلاکت و بربادی ہو اُس کے لیے جو میری رحمت سے مایوس ہو۔
* تباہی ہو اُس کے لیے جس نے میری نافرمانی کی، اور مجھ سے اُمیدیں وابستہ نہ رکھیں۔" (سُبحانَ اللہِ وبِحمدہٖ)

* * *

خوف و رَجاء

یعنی: (خدا ہی سے ڈرنا اور اُسی سے اُمیدیں رکھنا)

* * *

* راوی (حارث بن مغیرہ) کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:
"حضرت لقمان ؑ کی وصیّت کیا تھی"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ سب عجیب وغریب باتیں ہیں اُن میں سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ اُنھوں نے اپنے بیٹے کو وصیّت فرمائی: "اللہ سے پوری پوری طرح ڈرتے رہو۔ اگر تمھارے پاس دونوں جہانوں کی نیکیاں بھی ہوں، تب بھی خدا تمھیں سزا دے سکتا ہے۔ (کیوں کہ تمھاری اُن نیکیوں میں خلوص نہ ہو اور خدا کے معیار پر پوری نہ اُتریں، یا اُن کے ساتھ بڑے بڑے گناہ بھی ہوں)

اور بس خدا ہی سے تمام اُمیدیں اور توقّعات وابستہ رکھو۔ اگر دونوں جہانوں کے گناہ (تمھارے ذمّہ) ہوں تب بھی وہ رحم کر سکتا ہے"

* پھر حضرت امام ؑ نے فرمایا:

"میرے پدرِ بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ "ہر بندۂ مومن کے دل میں دو نور ہوتے ہیں۔ نورِ خوف اور نورِ رجاء۔ (یعنی خدا سے اُمید رکھنا) اگر ان دونوں نوروں کو تولا جائے تو ایک نور کا وزن دوسرے نور سے زیادہ نہ ہوگا۔" (یعنی مومن کے دل میں جس قدر خوفِ خدا کے عذاب کا ہوتا ہے، بالکل اُسی قدر اُسے خدا کی رحمت سے گناہوں کی معافی کی امیدیں بھی ہوتی ہیں۔

؎ رحمت کا تری اُمیدوار آیا ہوں
منھ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارِ گنہ نے پیدل
اِس واسطے کاندھوں پہ سوار آیا ہوں

(انیس ؒ)

اللہ سے ڈرو، وہ تم کو دیکھتا ہے

* * *

* اسحاق بنِ عمار نے روایت کی ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اے اسحاق! اللہ سے ڈرو، گویا وہ تمھیں دیکھ رہا ہے اگرچہ تم اُس کو نہیں دیکھتے، لیکن وہ تم کو دیکھتا ہے۔

اور اگر تم نے یہ سمجھا کہ وہ تمہیں نہیں دیکھتا، تو تم نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تمھیں دیکھتا ہے، تم نے گناہ کیا، پس تم نے تمام دیکھنے والوں میں سب سے حقیر اور کمتر خدا کو سمجھا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے ڈرے گا، اللہ ہر چیز کو اُس سے ڈرائے گا، اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا، اللہ اُس کو ہر چیز سے ڈرائے گا۔"

* * *

* آپؑ ہی نے یہ بھی فرمایا: "جس نے اللہ کو پہچانا، وہ اللہ سے ڈرے گا، اور جو اللہ سے ڈرے گا، اُس کا نفس دنیا سے بیزار ہو جائے گا۔"

* * *

گناہ کرتے ہوئے اللہ سے مغفرت کی اُمید رکھنا

* * *

* راوی (ابنِ ابی نجران) کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "کچھ لوگ گناہ کرتے ہوئے اللہ سے بخشش ومعافی کی اُمید رکھتے ہیں، اور اسی خیال میں مرجاتے ہیں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ لوگ غلط آرزوئیں باندھتے ہیں، یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ یہ لوگ رَجاء والے نہیں ہیں۔ جو کوئی بھی کسی چیز کی آرزو رکھتا ہے، وہ اُس چیز کی طلب میں رہتا ہے اور جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے، وہ اُس سے بھاگتا ہے۔"

* * *

* نیز فرمایا: "جو کوئی کسی چیز کی اُمید کرتا ہے، وہ اُس کے حاصل کرنے کے لیے کوشش بھی کرتا ہے۔"

خوفِ خدا کا اثر

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ابوحمزہ ثمالیؒ۔ وہ کہتے ہیں کہ امامؑ نے بیان کیا:

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "ایک شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ کشتی کے ڈوبنے کی وجہ سے اُس کی بیوی کے سوا سب ڈوب گئے۔ وہ عورت کسی تختے کے سہارے سے ایک جزیرے میں جا پہنچی۔ جزیرے میں ایک ڈاکو نے اِس کو پکڑ لیا۔ جب اُس نے عورت سے زنا کا ارادہ کیا تو وہ عورت کانپنے لگی۔ ڈاکو نے جب اُس کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا کہ تو اِس قدر خوفزدہ کیوں ہے۔؟

* عورت نے کہا: "میں خدا سے ڈرتی ہوں۔"
* ڈاکو نے پوچھا: "کیا تو نے پہلے کبھی یہ کام نہیں کرایا"؟
* عورت نے کہا: "کبھی نہیں"
* ڈاکو نے کہا: "تعجّب ہے کہ تُو خدا سے اس قدر خوف رکھتی ہے جبکہ تُو اپنی مرضی سے یہ کام نہیں کرا رہی ہے، حالاں کہ میں زبردستی تجھ سے یہ بُرا کام کرنا چاہتا تھا، زیادہ بڑا مجرم تو میں ہوں۔ اِس لیے مجھے تو خدا سے تجھ سے کہیں زیادہ ڈرنا چاہیئے۔"
* ڈاکو یہ کہہ کر وہاں سے اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔ اب اُس کا کام سوا توبہ کرنے اور خدا کی طرف توجّہ کرنے کے کچھ نہ رہا۔
* ڈاکو اِسی حالت میں چلا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک راہب اُس کا ہمسفر ہو گیا۔ تیز دھوپ تھی، گرمی کی شدّت سے گھبرا کر راہب نے ڈاکو سے کہا: اللہ سے دعاء کرو کہ وہ ہمارے سائے کے لیے بادل بھیج دے۔
* ڈاکو نے کہا کہ "میں نے کونسی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دُعاء کرنے کی

ہمّت بھی کر سکوں۔"

* راہب نے کہا: "اچھّا میں دعاء کرتا ہوں تم آمین کہو۔"

* چنانچہ راہب نے دعاء مانگی اور اُس جوان (ڈاکو) نے آمین کہی، تھوڑی ہی دیر میں بادل آگیا، اور دونوں اُس کے سائے میں چلنے لگے۔ پھر کچھ سفر طے کرنے کے بعد دونوں کے راستے الگ الگ ہو گئے۔ وہ جوان اپنے راستے پر چل پڑا اور راہب اپنے راستے پر۔

راہب نے دیکھا کہ بادل اُس جوان کے سر پر سایہ فگن ہو گیا۔ تو راہب نے اُس جوان سے کہا کہ: "اے جوان! تُو مجھ سے بہتر ہے۔ تیری دعاء قبول ہوئی ہے، میری دعاء قبول نہیں ہوئی۔ پس اب تو مجھے بتا کہ تیرا قصّہ کیا ہے۔"؟

* اُس جوان نے عورت کا قصّہ بیان کیا۔

* راہب نے کہا: "تیرے اُس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے سارے گناہ معاف کر دیے۔ پس اب آئندہ کے لیے خبردار رہنا۔"

* * *

مومن دو قوّتوں کے درمیان کام کرتا ہے

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

"مومن دو قوّتوں کے درمیان کام کرتا ہے۔ (۱) ایک عمر کا وہ حصّہ

جو گذر چکا۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ کے متعلّق کیا کرے گا۔

(۲) اور عمر کا دوسرا وہ حصّہ ہے جو ابھی باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اُس کے متعلّق کیا فیصلہ کرے گا۔

* پس مومن کو چاہیئے کہ وہ کام کرے جو اُس کے نفس کے لیے مفید ہوں۔ اور اِس دنیا میں آخرت کے لیے نیک کام انجام دیتا رہے۔ اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے، اور بڑھاپے میں موت سے پہلے کارِ خیر کرتا رہے۔

* قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ دنیا (کی زندگی) کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ اِس دنیا کے بعد جنّت یا جہنّم کے سوا کوئی اور ٹھکانہ یا گھر نہیں ہے۔ (یعنی مرنے کے بعد اگر نیک کاموں کا پلّہ بھاری ہوگا تو اور اللہ کی رحمت شاملِ حال ہوگی تو جنّت اُس کا گھر ہوگا، ورنہ جہنّم۔)

* * *

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں، نہ نوری ہے، نہ ناری ہے

(اقبالؔ)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اِس آیت کے بارے سوال کیا گیا: "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ" (سورہ رحمٰن ۵۵) یعنی: "جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لیے دو جنّتیں ہیں۔"

(پارہ ۲۷)

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "جس شخص نے یہ بات جان لی کہ اللہ عزّ وجلّ ہر اُس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے، اور ہر اُس بات کو سنتا ہے جو کہتا ہے، اور ہر اُس عمل کو جانتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا جو وہ انجام دیتا ہے۔ ایسا شخص بُرے کاموں سے رُک جاتا ہے ۔یہی مطلب ہے اِس آیت کا۔کہ جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا، اُس نے اپنے نفس کو بُری خواہشوں سے روک لیا۔"

* * *

(تشریح: مقصد یہ ہے کہ جو شخص دربارِ خداوندی میں پیشی کا خطرہ محسوس کر کے خواہشات وشہوات کو کچل کر پوشیدہ یا علانیہ طور پر اللہ کا اطاعت گذار بن جائے۔ اُس کے لیے دُو جنّتیں (دو باغات) ہوں گے، ایک جنّتِ عدن اور دوسری جنّتِ نعیم۔ ایک اُس کے اپنے لیے اور دوسری اُس کی ازواج کے لیے) (تعبیر الوافی النجف)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جب تک خدا سے ڈرنے والا اور اُمید رکھنے والا نہ ہو۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ خوفِ خدا اور رَجاء (اُمید) کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔"

* (تشریح: یعنی خوفِ خدا کے نتیجے میں برائیوں سے بچنے والا ہو

اور خدا سے رحمت کی اُمیدیں وابستہ رکھنے میں نیک اعمال کرنے والا ہو۔)

* * *

اللہ کے ساتھ حسنِ ظن

(یعنی: خدا کے بارے میں اچھے خیالات رکھنا کہ وہ رحم فرمائے گا۔ اور گناہ معاف کردے گا۔)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"عمل کرنے والے میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے۔ کیوں کہ یہ لوگ اگر عمر بھر عبادت کریں تو بھی اُن کی عبادت کم رہے گی، اور وہ میری عبادت کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں گے اور اپنی اُن عبادتوں سے جنّت کی نعمتیں حاصل نہ کرسکیں گے، اور نہ اُن درجات کو حاصل کرسکیں گے جو میرے پاس ہیں۔ کیوں کہ یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ مجھ سے ڈریں (یعنی میری سزا سے ڈریں) اور میرے فضل وکرم کی اُمید رکھیں۔ اور میرے بارے میں حسنِ ظن (اچھے خیالات) رکھیں۔ تو وہ مطمئن ہوجائیں گے۔ ایسی صورت میں میری رحمت اُن تک پہنچ جائے گی۔

اور میری رضامندی اور معافیان اُن تک پہنچیں گی کیوں کہ میں رحمٰن و رحیم ہوں۔ اِسی لیے میرا یہ نام ہے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ ہم نے "کتابِ علیؑ" میں یہ پڑھا ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے منبر پر فرمایا: "قسم ہے اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکیاں اُس وقت تک نہیں دی گئیں جب تک اُس کا حسنِ ظن (اللہ کے بارے میں اچھّا خیال) نہ ہو۔ اور وہ اپنی اُمیدوں کو صرف خدا سے وابستہ رکھتا ہو۔ مومن کی غیبت نہ کرتا ہو۔

اور قسم ہے معبودِ یکتا کی، اللہ کسی مومن کو بعد توبہ و استغفار کے سزا نہیں دیتا، سوا اِس کے کہ جب خدا سے اُس کو سوئے ظن (بُرا خیال) نہ ہو۔ (یعنی وہ یہ سمجھتا ہو کہ خدا اُس پر رحم نہ کرے گا) یا خدا سے اُس کی اُمیدیں وابستہ نہ ہوں۔ یا بداخلاق ہو، یا مومن کی غیبت کرنے والا ہو۔

خدا کی قسم بندۂ مومن کا حُسنِ ظن خدا کے ساتھ اُسی صورت میں ہوگا کہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے۔ یعنی یہ سمجھے کہ خدا کارسازِ مطلق ہے کیوں کہ سب کچھ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اِس بات سے حیا کرتا ہے کہ بندۂ مومن کے حسنِ ظن کے خلاف عمل کرے۔ اور اپنی اُمیدیں

خدا سے منقطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا گمان رکھو، اور اُسی کی طرف رغبت کرو۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:
"اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن رکھو۔ کیوں کہ خدا حدیثِ قدسی میں فرماتا ہے کہ: "میں بندۂ مومن کے نزدیک ہوں، اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے تو اُس کے لیے بہتری اور اچھائی ہے اور اگر وہ میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے تو اُس کے لیے بُرائی ہے۔"

* * *

اعترافِ تقصیر

(اپنی عبادات اور نیک اعمال کو کم سمجھنا)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا: "اے بیٹا! کوشش کرنے کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ (یعنی نیک کاموں کے لیے کوشش کرنے کو اپنا فریضہ سمجھو) اور خدا کی عبادت میں جو کمی کی ہے اُس کا اقرار کرو۔ کیوں کہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ:
"بنی اسرائیل کا ایک شخص نے چالیس سال خدا کی عبادت کی۔ پھر اُس نے اللہ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی، مگر وہ قبول نہ ہوئی۔ اُس نے خود اپنے اوپر ملامت کی اور کہا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے خود تیری وجہ سے ہوا ہے تیرے ہی گناہوں کی وجہ سے (قربانی کے پیش کرنے میں کوئی کمی رہ گئی ہے جس کے باعث) قربانی رد ہوئی۔

پس خدائے تعالیٰ نے اُس کی طرف وحی کی: "تیرا خود اپنے آپ کو بُرا بھلا کہنا، تیری چالیس سال کی عبادت سے افضل ہے۔"

★ ★ ★

★ آپؑ ہی روایت ہے۔ فرمایا: "کتنا ہی اچھا عمل کرو مگر اُس کو اپنے دل میں کم سمجھو۔ کیوں کہ خدائے تعالےٰ کے لیے جتنا بھی عمل کیا جائے (اُس کی عطاؤں اور نعمتوں کے مقابلے پر اور اُس کی عظمت کے سامنے) ضرور کم ہوتا ہے، سوائے اُن لوگوں کے جن کو خداوندِ عالم نے معصوم بنایا ہو۔" (یعنی جن کو ہر قسم کی بُرائی سے بچا لیا ہو۔)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفیؒ سے فرمایا: "اے جابر! خدا تم کو نقص و تقصیر سے خارج نہ کر دے۔ (یعنی: تم کو اپنے عملِ خیر میں نقص و کمی کے احساس سے خارج نہ کر دے۔)

★ ★ ★

اطاعت وتقویٰ

(یعنی: خدا کی اطاعت کرنا، اُس کے فرائض کو ادا کرنا۔
اور جن چیزوں کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اُن سے بچنا۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "مذاہب (دینِ باطل کے مختلف راستے) تم کو دینِ حق سے اِدھر اُدھر نہ بھٹکا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ تو وہی ہے جو خدا کی اطاعت کرے۔" (خدا کا حکم عملاً مانے)

* * *

★ آپؑ ہی نے یہ بھی فرمایا کہ: جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

"خدا کی قسم، کوئی چیز تم کو جنّت سے قریب کرنے والی، اور جہنّم سے دور کرنے والی نہیں ہے، سوائے اُن باتوں کے جن کا حکم میں نے تمھیں دیا ہے..... اور کوئی چیز تم کو جہنّم سے قریب کرنے والی اور جنّت سے دور رکھنے والی نہیں، سوائے اُس کے جس کام کے کرنے سے میں نے تم کو روکا ہے۔ جبرئیلؑ نے مجھے بتایا کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک اُس کا رزق پورا نہ ہو جائے۔ اللہ سے ڈرو اور اُس کی طلب میں کوشش کرو۔ پوری کوشش۔ اور تم میں سے کوئی ایسی روزی

تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو، پس اللہ سے کوئی کچھ نہیں پا سکتا سوائے اُس کی اطاعت کرنے کے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "روزِ قیامت لوگ قبروں سے اُٹھ کر جنّت کے دروازے پر آئیں گے اور اُسے کھٹکھٹائیں گے۔ اُن سے پوچھا جائے گا: "تم کون لوگ ہو"؟

★ وہ کہیں گے: "ہم وہ ہیں جنھوں نے دنیا میں صبر کیا تھا۔"

★ اُن سے پوچھا جائے گا: "تم لوگوں نے کس چیز پر صبر کیا تھا"؟

★ وہ کہیں گے: "ہم نے اطاعتِ خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا تھا۔ اور گناہوں سے رُکے رہنے پر صبر کیا۔"

★ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اِنھوں نے سچ کہا۔ اِن لوگوں کو جنّت میں داخل کرو۔"

اللہ عزّ وجلّ سورۃ الزمر میں ارشاد فرماتا ہے: "اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ" (سورۃ ۳۹ الزمر آیت ۱۰ پ ۲۳)
یعنی: "یقیناً صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔"

* * *

★ اور فرمایا: "کہدو کہ: اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے تو بیشک اللہ کافروں (منکروں) کو پسند نہیں کرتا"
★ ..... (سورۃ آلِ عمران آیت ۳۲ پ ۳)

جو اللہ کا اطاعت گذار ہے وہ ہمارا دوست ہے

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب جابر جعفی سے فرمایا:

"اے جابر! (بندۂ مومن کا) صرف یہ کہنا کہ: ہم اہلِ بیت سے محبت رکھتے ہیں، کیا شیعیت کے لیے کافی ہے؟

* خدا کی قسم، ہمارا شیعہ وہ شخص نہیں ہوسکتا جو اللہ سے نہ ڈرے، اللہ کی اطاعت نہ کرے۔ اور یہ باتیں نہیں ہوسکتیں بغیر انکساری، خضوع وخشوع کے، امانت ادا کرنے، خدا کا ذکر بکثرت کرنے، نماز، روزہ، والدین کے ساتھ نیکی کرنے، لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے، ہمسایوں، فقیروں، مسکینوں، مقروضوں کے قرض ادا کرنے، اور یتیموں کے ساتھ اچھے برتاؤ، اور اپنے قول میں سچائی، قرآن کی تلاوت، لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا، کچھ نہ کہنے سے، اور اپنے خاندان وقبیلے میں اُس کو امین مان لیا گیا ہو

* جابرؒ نے عرض کی: "فرزندِ رسولِ خدا! اِس زمانے میں تو میں کسی کو بھی ان صفات پر نہیں پاتا۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے جابرؒ! مذاہبِ باطلہ تم کو

تمھارے مذہب حَقّہ سے نہ ہٹادیں۔

(اے جابرؓ!) کیا یہ کافی ہوسکتا ہے کسی کے لیے کہ وہ کہے کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں، اور پھر وہ (اُن کے قول پر) عمل نہ کرے۔ پس اگر وہ ایسے ہی یہ کہے کہ میں جناب رسولِ خداؐ سے محبّت کرتا ہوں" جبکہ رسولِ خداؐ علیؑ سے بہتر ہیں۔ اِس کے بعد وہ آنحضرتؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے، اور آپؐ کی سنّت پر عمل نہ کرے، تو آنحضرتؐ کی محبّت اُسے کچھ فائدہ نہ دے گی۔

* پس اللہ سے ڈرتے رہو، اور عمل کرو جو اللہ کے نزدیک مقبول ہو۔ کسی شخص اور اللہ کے درمیان قرابتداری نہیں ہے۔
* اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرّم وہ ہے جو سب سے پرہیزگار ہو، اور عملاً اُس کی اطاعت زیادہ کرنے والا ہو
* اے جابرؓ! کوئی شخص اللہ کا مقرّب نہیں بنتا، مگر اطاعت سے اور ہمارے پاس جہنّم سے بری ہونے کا پروانہ نہیں ہے، اور نہ خدا پر کسی کی حجّت قائم ہے۔
* جو شخص اللہ کا مطیع (اطاعت گذار) ہے وہ ہمارا دوست ہے۔
* جو اللہ کا نافرمان (و گنہگار) ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔
* ہماری ولایت (سرپرستی، دوستی) کو کوئی نہیں پاسکتا، مگر عمل کرنے سے (خدا کے احکامات پر) اور تقویٰ و پرہیزگاری (برائیوں سے بچتے رہنے) سے۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
"اے گروہِ شیعہ، اور اے شیعیانِ آلِ محمدؐ! تم اُس تکیے کی طرح نہ بنو جس پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمھاری طرف لوٹے اور پسماندہ تم سے مل جائے۔"

★ سعید انصاری نے دریافت کیا: "میں آپؑ پر فدا ہوں، غالی کون ہیں؟"

★ آپؑ نے فرمایا: "غالی" وہ لوگ ہیں جو ہمارے بارے میں (غلو کیا کرتے ہیں اور) وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو ہم اپنے لیے نہیں کہتے۔ وہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں، اور نہ ہم اُن میں سے ہیں۔"

★ پھر دریافت کیا: "تالی" کون لوگ ہیں"؟

★ فرمایا: "تالی" وہ لوگ ہیں جو عملِ خیر کا استنباط اپنے امامؑ کے عمل سے کرتے ہیں۔ وہ نیکی کو پا لیتے ہیں، اور اُس نیکی پر اُن کو اجر بھی ملتا ہے۔"

★ پھر فرمایا: "ہمارے ساتھ رہنے میں نجات نہیں۔ کیوں کہ ہمارے اور اللہ عزّ وجلّ کے درمیان کوئی رشتہ داری و قرابت نہیں، نہ ہمارے لیے اللہ پر کوئی حجّت ہے۔ اللہ سے تقرّب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اللہ کی اطاعت سے۔ جو اللہ کی اطاعت کرے گا اُسی کو ہماری ولایت اور محبّت فائدہ پہنچائے گی، جو عاصی ہوگا، ہماری ولایت اُس کو نفع نہ دے گی۔ وائے ہو تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔ شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔"

★ ★ ★

(نوٹ: حضرت محمدؐ وآلِ محمدؐ کی محبت اور ولایت کو اسی لیے فرض کیا گیا ہے کہ اس محبت کی وجہ سے انسان خدا کی اطاعت کی طرف عملاً بڑھنے میں روحانی لذت محسوس کرتا ہے۔ اِس لیئے کہ محبت کے نتیجے میں جو عمل ہوتا ہے وہ بیحد لذیذ ہوتا ہے۔ اب اگر حضرت محمدؐ وآلِ محمدؐ کی محبت خدا کی اطاعت کی طرف نہ رغبت دلائے تو وہ ایسی دوا ہے جو شفا نہ دے سکے گی۔)

* * *

* راوی مفضّل بن عمر کہتے ہیں کہ میں فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ: ہم نے اپنے اعمال کا ذکر کیا، میں نے عرض کی: میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: "کم عمل اگر تقوٰی و پرہیزگاری کے ساتھ ہو، تو وہ بغیر تقوٰی زیادہ عمل کرنے سے بہتر ہے۔"

* میں نے عرض کی: "بلا تقوٰی کے عملِ کثیر کیسے ہوگا۔"

* امام علیہ السلام نے اس کی مثال اُس شخص کی طرح ہے۔ جو بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ نرم روی اور مدارات وخدمت سے پیش آتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے لیکن جب اُس کے لیے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اُس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلاتقوٰی ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جس کے پاس

کچھ نہیں ہے (یعنی نیک اعمال نہیں ہیں) مگر جب اُس کے لیے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اُس میں داخل نہیں ہوتا۔"

(تشریح: مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نیک کام بہت کرتا ہے حرام کاموں سے پرہیز نہیں کرتا۔ اور دوسرا آدمی نیک اعمال نہیں بجالاتا، لیکن حرام کاموں سے بچتا ہے۔ پس اِس دوسرے آدمی کا عمل پہلے آدمی سے بہتر ہے)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر اللہ عزّ وجلّ نے کسی کو گناہوں کی ذلّت سے نکال کر تقویٰ کی توفیق وعزّت دی ہے (یعنی وہ گناہوں سے بچنے لگا) تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو بغیر مال کے مالدار بنادیا۔ بغیر قبیلے کی مدد کے عزّت بخشی، بغیر دوستوں کی تنہائی سے اُسے مانوس بنادیا۔"

* * *

"وَرَع"

(یعنی: گناہوں سے بچتے رہنا۔)

* * *

* راوی عمر بن سعید ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: فرزندِ رسولِ خدا مجھے کوئی

ایسی بات بتائیے جس پر عمل کروں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا:

(۱) خدا سے ڈرتے رہو (خدا کی سزا سے ڈرو)

(۲) گناہوں سے بچتے رہو۔

(۳) نیک کام کرنے کی کوشش کرتے رہو۔

مگر جب تک گناہوں سے نہ بچو گے تو یہ کوششیں کرنا فائدہ مند ثابت نہ ہوں گی۔"

* * *

* آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ: "برائیوں سے بچنے (پرہیزگاری) کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ کیوں کہ خدا کی رحمت پرہیزگاری کے بغیر نہیں ملتی۔"

* * *

* آپؑ ہی نے فرمایا: "اللہ سے ڈرتے رہو، اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری (برائیوں سے بچنے) سے کرو۔"

* * *

* نیز فرمایا: "پرہیزگاری (گناہوں سے بچنے) کے بغیر اجتہاد (یعنی نیکیوں میں کوشش کرنا) فائدہ نہیں دیتا۔"

* * *

* نیز فرمایا: "میرے اصحاب اور دوست تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں سخت ترین ہوں، اپنے خالق کے لیے عمل کریں، اور اُس سے ثواب کی اُمید رکھیں۔"

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوندِ عالم نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا:

"اے فرزندِ آدمؑ! جس چیز کو میں نے تمہارے اوپر حرام کر دیا ہے، اُس سے بچتے رہو تو تم پرہیزگاروں میں سے ہو جاؤ گے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے اوپر لازم کرو تقویٰ و پرہیزگاری، امرِ دین میں سچ بات کہنا، امانت ادا کرنا، پڑوسی سے نیکی کرنا، اور اپنے عمل سے لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلاؤ، نہ صرف زبانوں سے، بلکہ اپنے اعمال سے اپنے ائمہؑ کے لیے زینت بنو۔ اور بداعمالیوں سے اُن کے لیے باعثِ ننگ و عار نہ بنو۔ اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو۔ جب تم ایسا کرو گے تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے کہ ہائے اِس نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی۔ اِس نے سجدہ کیا اور میں نے سجدے سے انکار کیا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے میں نے اپنے پدرِ بزرگوار سے بار بار یہ سنا ہے کہ:

"وہ شخص ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی مشہور نہ ہو کہ عورتیں بس پردہ اُس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں۔ اور بستی میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔"

* * *

عِفّت (پاک دامنی)

(یعنی: جنسی گناہوں سے بچنا)

* * *

★ زُرارہ سے روایت ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:

"اللہ عزّ وجلّ کی سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو حرام سے بچائے رہے۔"

* * *

★ جناب امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا:

"سب سے افضل عبادت پاک دامنی ہے۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"میری اُمّت کے زیادہ تر لوگ دو خالی جگہوں کی وجہ سے جہنّم میں جائیں گے۔ (۱) شرمگاہ (۲) پیٹ۔

* * *

★ نیز آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کی وجہ سے میں اپنے بعد اپنی اُمّت سے ڈرتا ہوں: (۱) معرفت کے بعد گمراہی (۲) فتنہ والی گمراہیاں (۳) پیٹ اور شرمگاہ کی شہوت۔"

* * *

حرام کاموں سے بچنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوا تین آنکھوں کے

(۱) وہ آنکھ جو عبادتِ خدا میں جاگی۔

(۲) وہ آنکھ جو عذابِ خدا کے خوف سے روئی ہوگی۔

(۳) وہ آنکھ جو حرام چیزوں کے دیکھنے سے کترائی ہوگی۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزّ جلّ نے اپنی مخلوق پر جو ذکرِ کثیر فرض کیا ہے اُن میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے۔ اُس ذکر سے میری مراد تسبیحاتِ اربعہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" نہیں ہے۔ اگرچہ یہ بھی ذکر ہے۔ بلکہ میری مراد یہ ہے کہ اللہ کو اُس وقت یاد کیا جائے جب حلال کام کو ثواب کے شوق سے بجالائے اور حرام کام کو عذاب کے خوف سے ترک کردے۔

اگر وہ کام خدا کی اطاعت سے متعلّق ہے تو اُس کو بجالائے، اور اگر وہ کام خدا کی معصیّت سے متعلّق ہے تو اُس کو ترک کردے۔

(یہ ذکر سب سے افضل ہے۔ کہ گناہ سے بچے)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

" وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ " (سورۃ الفرقان آیت ۲۳ پ ۱۹)

یعنی: " پھر ہم اُن اعمال کی طرف متوجّہ ہوں گے جو اُنھوں نے کیے، پس ہم اُن اعمال کو غبار بنا کر اُڑا دیں گے۔"

امام علیہ السلام نے فرمایا: " اگرچہ اُن کے اعمال مصر کے سفید کپڑے سے بھی زیادہ سفید تھے۔ مگر اُن کے اعمال اِس لیے باطل ہو گئے کہ جب اُن لوگوں کے سامنے کوئی حرام چیز پیش کی جاتی تھی تو وہ اُسے ہرگز نہ چھوڑتے تھے۔"

★ ★ ★

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

" جس نے گناہ کو خدا کی سزا کے خوف سے ترک کر دیا، تو قیامت کے دن خدا اُس سے راضی ہوگا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: خداوندِ عالم نے حضرت موسیٰ سے فرمایا: اے موسیٰ! جو حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرّب ہے میں جنّاتِ عدن اُس کو عطا کروں گا اور اُس میں کسی دوسرے کو شریک نہ کروں گا۔

★ ★ ★

اَدائے فرائض

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا: "بہترین آدمی وہ ہے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے اُس پر فرض کیا ہے، اُسے ادا کرے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوندِ عالم نے حدیثِ قدسی میں فرمایا:

"میرے بندے نے میرا محبوب بننے کے لیے جتنے وسیلے و طریقے اختیار کیے ہیں، اُن میں میرے نزدیک سب سے بہتر اُن فرائض کا ادا کرنا ہے جو میں نے اُس پر واجب کیے ہیں۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے اِس آیت کے بارے میں فرمایا: " اصْبِرُوْا صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا " (سورۃ ۳ آلِ عمران آیت ۲۰۰ پارہ ۴)

فرمایا: صبر کرو (ادائے فرائض (کی زحمت) پر۔ اور زیادہ صبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو ائمۂ معصومین علیہم السّلام سے۔

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ "اللہ سے ڈرتے رہو فرائض کی ادائیگی کے بارے میں، جو تم پر واجب کیے گئے ہیں۔"

* * *

اِستوائے عمل

(یعنی: نیک عمل پر باقی رہنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزّوجلّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ بندہ نیک عمل کو متواتر انجام دیتا رہے، چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "اپنے آپ کو اِس بات سے بچائے رہو کہ جو فریضہ تم پر قرار دیا ہے، اُس پر تم بارہ مہینے عمل نہ کرو۔ (یعنی فریضہ کو کسی وقت بھی ترک نہ کیا جائے، متواتر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: "میں مداومتِ عمل (متواتر عمل) کو بہت محبوب رکھتا ہوں۔"

★ نیز فرمایا کہ: "میں اِس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اِس طرح حاضر ہوں کہ میرا عمل مستوی ہو۔" ("متواتر ہو اور کبھی کم نہ ہو۔")

* * *

عبادت اور اُس کا طریقہ

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ : توراۃ میں ہے کہ :

"اے فرزندِ آدمؑ ! اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبّت سے خالی کر دے، تاکہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں، اور طلبِ رزق کے معاملے میں تجھے بے پرواہ بنا دوں، اور تیری احتیاجات کا سدِّباب کر دوں (احتیاجات کا دروازہ بند کر دوں) اور میرے خوف سے اپنے دل کو بھر دے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو دنیا (کے کاموں) میں مشغول کر دوں گا، اور تیری احتیاجات (محتاجی) کا دروازہ بند نہ کروں گا۔"

* نیز فرمایا : "اے میرے محبوب صدّیق بندو ! میری عبادت سے دنیا میں طلبِ راحت کرو، تو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لطف و لذّت اندوزہ بنا دوں گا۔"

(تشریح : عبادت میں راحت طلب کرنے سے مراد عبادت میں لطف حاصل کرنا، کراہت نہ کرنا ہے۔)

* * *

عبادت کے معنی

راوی عیسیٰ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "فرزندِ رسولِ خدا! "عبادت (کی حقیقت) کیا ہے"۔؟

امام علیہ السلام: "حُسنِ نیّت کے ساتھ خدا کی عبادت اُن طریقوں سے بجالانا، جن سے خدا کی اطاعت کی جاتی ہے۔

* لیکن اے عیسیٰ! تم اُس وقت تک مومن نہ ہوگے جبتک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچان لو۔"

* میں نے عرض کی: "فرزندِ رسولِ خدا! ناسخ کو منسوخ سے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے۔"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم حُسنِ نیّت کے ساتھ امامؑ کی اطاعت کو اپنے لیے لازم قرار دو، اور جب یہ امامؑ مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا امامؑ آئے تو خالص نیّت کے ساتھ اُس کی اطاعت کو اپنے لیے لازم قرار دو۔"

پھر فرمایا: "بس یہی مطلب ہے ناسخ کو منسوخ سے پہچان لینے کا۔"

* * *

عبادت کی قسمیں

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "عبادت تین قسم کی ہے۔

(۱) کچھ جہنّم کی آگ کے خوف سے عبادت کرتے ہیں۔ اور

یہ غلاموں کی عبادت ہے۔
(۲) کچھ لوگ ثوابِ خدا کے لیے عبادت کرتے ہیں۔ یہ تاجروں کی عبادت ہے۔
(۳) مگر ایک وہ گروہ بھی ہے جو اللہ عزّ وجلّ کی عبادت اُس کی محبّت کے باعث کرتا ہے۔ اور یہ عبادتِ احرار ہے (یعنی آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔) اور یہی افضل عبادت ہے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا، حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام نے فرمایا:
"جس نے اُس چیز پر عمل کیا جو اللہ نے اُس پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔"

* * *

نیّتِ عمل

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا، حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "کوئی عمل بغیر صحیح نیّت کے درست نہیں ہوتا۔ یعنی: جو عمل اللہ کی رِضا کے قریب ہونے (قُربَۃً اِلَی اللہِ) کی نیّت سے نہ کیا جائے گا، وہ درست نہ ہوگا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"مومن کے عمل کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے اور کافر کی نیّت اُس کے عمل سے بدتر ہے۔ ہر عمل کرنے والا اپنی نیّت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ (یعنی جیسی نیّت ہوگی ویسا ہی عمل ہوگا۔)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر کوئی مومنِ محتاج وغریب خدائے تعالیٰ سے یہ کہتا ہے کہ: اے میرے مالک! مجھے مال عطا فرما، تاکہ میں فلاں فلاں نیک کام کروں"۔ تو خداوندِ تعالیٰ اُس کی نیّت کی سچّائی کو معلوم کرکے اُس کو وہ اجر پہلے ہی عطا فرماتا ہے، جو اُسے اُس نیک کام کے انجام دینے کے بعد دیتا۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا، بڑا ہی کرم کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔"

★ ★ ★

جنّت یا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کی وجہ

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "دوزخی، دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ اِس لیے رہیں گے کہ

دنیا میں اُن کی نیّت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے تو خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے۔

اور بہشتی لوگ جنّت میں ہمیشہ ہمیشہ اِس لیے رہیں گے کہ دنیا میں اُن کی نیّت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں رہیں گے تو وہ ہمیشہ خدا کی اطاعت کرتے رہیں گے۔"

پھر امام علیہ السلام نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

"کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۴ پ ۱۵)

یعنی: "ہر شخص اپنی نیّت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

عَلٰی شَاکِلَتِہٖ مراد عَلٰی نِیَّتِہٖ"

* * *

جس نے میری سنّت کی مخالفت کی
وہ گمراہ ہوا

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ:

"ہر عبادت کے لیے پہلے تو شوق ہوتا ہے، مگر بعد میں سُستی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جس کا شوقِ عبادت میری سنّت کے مطابق ہو (اگر وہ میرے طریقے کے مطابق عبادت کرے گا) تو اُس نے

ہدایت پائی۔ مگر جس نے میری سنّت کے خلاف عبادت کی
(اپنی طرف سے نئے نئے طریقے عبادت کے ایجاد کیے)
وہ گمراہ ہوگیا۔ اور اُس کا عمل بھی برباد ہوا۔

* میں نماز بھی پڑھتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں،
* میں روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں،
* میں ہنستا بھی ہوں، اور گریہ بھی کرتا ہوں،
پس جس شخص نے میرے طریقے سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔

* پھر آنحضرتؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
"لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے، اور یقین کی بے نیازی، اور عبادت میں مشغول رہنا تمھارے لیے کافی ہے۔"

* * *

عبادت میں میانہ رَوِی

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا
"اِس دین میں دل تنگی نہیں، اِس لیے لوگوں کو دین میں نرمی اور آسانی سے داخل کرو، اور خدا کی عبادت کو (اتنا سخت نہ بنادو کہ) لوگوں کے لیے باعثِ نفرت بن جائے، ورنہ تم اُس سوار کی مانند ہو جاؤ

گے، جو گھوڑے کو بہت تیز دوڑانے کی وجہ سے گھوڑے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور سفر بھی نہیں کر سکتا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"عبادت کو اپنے اوپر بوجھ نہ بنا دو۔ کیوں کہ خدائے تعالےٰ جس بندے کو دوست رکھتا ہے، اُس کے تھوڑے سے عمل پر بھی اُسے بہت بڑی جزا و ثواب عطا فرما دیتا ہے، اور خداوندِ عالم کے لیے ایسا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔"

* * *

* نیز فرمایا: "عمل اِس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے۔ (یعنی ہمیشہ زیادہ عمل کرتے رہنا)

اور خدا کی سزا اور جہنّم سے اِس طرح ڈرو کہ جیسے کل ہی مر جاؤ گے۔" (یعنی بد اعمالیوں کی سزا جلد ہی ملے گی)

عمل کا ثواب

* نیز فرمایا: "اگر کسی شخص نے کسی نیک عمل کے ثواب کے بارے میں سنا، پھر وہ اُس کو بجا لایا، تو اُس کو ثواب ملے گا، چاہے وہ قول پورے طریقے سے اُس تک نہ پہنچا ہو۔"

* * *

"صبر"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ "آپؑ نے فرمایا: "صبر ایمان کا سر ہے، اگر سر نہ ہو تو جسم بیکار ہے۔ اِسی طرح اگر صبر نہ ہو تو ایمان بے کار ہے۔"

* * *

★ حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اے حفص! جس نے صبر کیا، تو وہ تھوڑی ہی دیر کے لیئے کیا (اور اُس کا اجر باقی رہنے والا ہے) اور جس نے بیتابی یا بے صبری کا اظہار کیا، تو بیتابی یا بے صبری بھی تھوڑی ہی دیر رہی" (لیکن بیتابی کی وجہ سے شرمندگی دیر تک رہتی ہے)

★ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: "صبر کو اپنے تمام کاموں میں اپنے اوپر لازم قرار دو۔ اللہ عزّ وجلّ نے اپنے رسولؐ کو صبر اور نرم روی و مدارات کا حکم دیا اور فرمایا: "لوگوں کے اعتراضات کا جواب صبر سے دو۔ اور احسن انداز میں اُن سے علیٰحدگی اختیار کرلو۔ اور جھٹلانے والے دولتمندوں کو تم مجھ پر چھوڑ دو (میں خود اُن سے اچھی طرح نمٹ لوں گا۔)" (سورۃ المزمل آیت ۱۰-۱۱ پ ۲۹)

پھر فرمایا: لوگوں کے اعتراض کا اچھے انداز میں دفعیہ کرو۔ کیونکہ

آج جس سے دشمنی ہے، ممکن ہے کل وہ تمہارا خالص دوست بن جائے۔
اور اِس کی توفیق یا تو صبر کرنے والوں کو ہوتی ہے یا جن کو بارگاہِ الٰہی سے بڑا حصّہ ملا ہے۔

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جن جن مصیبتوں پر صبر کیا اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں آپؐ کو اجرِ عظیم کی بشارت دی ہے۔

ارشاد فرمایا: "فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ"

"پس صبر کرو اُس پر جو یہ (کافر) بکتے ہیں۔" حضورؐ نے صبر کیا۔ تو خدا نے آپؐ بشارت دی کہ آپؐ کی اولاد میں ائمہؑ ہوں گے۔ اور اِس کی تعریف بھی صبر ہی کے حوالے سے کی۔ اِس طرح کہ فرمایا:

"ہم نے اُن کو امام بنایا، جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں، اور اُنھوں نے بھی صبر کیا، اور وہ ہماری آیتوں اور دلیلوں پر پورا یقین رکھتے ہیں۔" (سورۃ السجدہ ۳۲ آیت ۲۴)

* پس جس نے صبر کیا، وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اُس کے دشمن کی تباہی اُس کی آنکھوں کو نہ دکھا دے، اور اِس طرح اُس کا دل ٹھنڈا کر دے گا، پھر اِس کے بعد آخرت میں اُس کے لیے ثواب کا بڑا ذخیرہ ہوگا۔"

* * *

* حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا: "جس کے پاس صبر نہیں، اُس کے پاس ایمان نہیں۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "آزاد مرد ہر حال میں آزاد رہتا ہے۔ اگر اُس پر مصائب کا ہجوم ہو تب بھی اُس کا دل نہیں ٹوٹتا۔ جس طرح صدیق و امین حضرت یوسف ؑ کو غلام بننے نے بھی حرّیت پسندی سے نہ روکا، یہاں تک کہ وہ مغلوب ہوئے، قید ہوئے، مگر کسی حالت میں اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنویں کی تاریکی اور قید کی تنہائی اور مصائب اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

بالآخر اللہ عزّ وجلّ نے اُن پر احسان کیا اور اُسی آدمی کو اُن کا غلام بنا دیا جو اُن پر سرکشی کر رہا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کو رسول بنایا، اور اُن کے زمانے کے لوگوں پر اُن کی وجہ سے رحم فرمایا۔ پس اِسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے۔

تم بھی اپنے اوپر صبر کو لازم قرار دو۔ اللہ سے بڑا اجر پاؤ گے۔"

★ ★ ★

جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کیجے (اقبالؔ)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جنّت ناپسندیدہ، ناگواریوں اور تکالیف سے گھری ہوئی ہے جس نے دنیا میں ناگواریوں اور تکلیفوں پر صبر کیا، وہ

جنّت میں داخل ہوا۔ اور جہنّم لذّتوں اور بُری خواہشوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اِس لیے جس شخص نے اپنے آپ کو نفس کی بُری خواہشوں میں چھوڑ دیا، وہ جہنّم میں داخل ہوا۔"

مومن کی قبر میں "صبر" مددگار ہوتا ہے

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اُس کے داہنی طرف ہوتی ہے، زکوٰۃ بائیں طرف، اور نیکی اُس پر سایہ فگن ہوتی ہے۔ لیکن "صبر" قبر کے ایک کونے میں ایک طرف ہوتا ہے جب مُنکر نکیر آتے ہیں اور مومن سے سوال کرتے ہیں، تو "صبر" اُس وقت نماز، زکوٰۃ اور نیکی سے کہتا ہے کہ اگر تم اِس مومن کو نجات نہیں دلا سکتے تو ہٹ جاؤ، میں تنہا اِس مومن کو نجات دلانے کے کافی ہوں۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی رضا علیہ السّلام نے اپنے ایک دوست کو آگاہ فرمایا: "صبر کروگے تو خوش حال ہو جاؤ گے اگر صبر نہ کروگے تو چاہے تم خدا کے فیصلوں سے راضی رہو یا ناراض ہو جاؤ، خدا کے فیصلے تو نافذ ہو کر ہی رہیں گے۔"

* * *

★ اَصْبَغ بن نباتہ (صحابیٔ امیرالمومنینؑ) سے مروی ہے کہ:
جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:
"صبر دو قسم کا ہے۔ ایک(۱) مصیبت پر صبر، اور اِس سے بہتر صبر(۲) وہ ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیز سے بچنے پر کیا جائے۔
★ اور ذکر بھی دو طرح کا ہے۔ ایک(۱) مصیبت کے وقت اللہ کا ذکر (یعنی اللہ کو یاد رکھنا، اُسی کی حمد و تسبیح کرنا)
★ اور(۲) اِس سے افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لیے اللہ کا ذکر کرنا۔ (یعنی حرام چیز سے بچنے کے لیے اللہ کو یاد کرنا، اُسی سے مدد چاہنا۔ مثلاً اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کہنا۔ وغیرہ)
یہ ذکر تم کو حرام کاموں کے ارتکاب سے روک دے گا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ حکومت نہ ملے گی بغیر قتل اور ظلم کیے۔
★ مال داری حاصل نہ ہوگی بغیر کنجوسی کیے اور کسی کا مال جبراً ہتھیا لینے (یعنی غصب کر لینے) سے۔
★ کسی سے محبّت (کامیاب) نہ ہوگی، بغیر دین سے خارج ہوئے اور خواہشات کی پیروی کرنے سے۔

اِس لیے جو شخص ایسے زمانے میں ہو، اُس کو چاہیئے کہ فقیری (یعنی غربت وتنگدستی) پر صبر کرتا رہے، حالاں کہ مالداری حاصل ہوسکتی ہو۔ (کسی سے مال چھین کر یا غلط طریقے سے مال مل سکتا ہو) * اور بُغض پر صبر کرنا۔ درآنحالیکہ محبّت پر قدرت رکھتا ہو۔ (یعنی لوگ اُس سے صرف اِس وجہ سے ناراض ہوں کہ وہ دیندار کیوں ہے اگر وہ بھی بے دینوں اور بدکرداروں کے ساتھ مل کر ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوجائے تو لوگ اُس سے خوش رہیں۔)

* اور صبر کرنا چاہیئے ذلّت وتوہین پر، حالاں کہ عزّت حاصل کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔"

(یعنی: حق بات کہنے اور نیک کردار اختیار کرنے پر لوگ اُس کو ذلیل کریں، کافر کہیں، یہودی کہیں، حرامی کہیں (اِس پر صبر کرے) اور اگر وہ اُن کے ساتھ مل کر وہی بات کہے جس کو وہ پسند کرتے ہوں اور اُن جیسا کردار اختیار کرلے تو وہی لوگ اُس کی عزّت کرنے لگیں) اِس لیے اگر وہ غربت وتنگدستی پر صبر کرے، لوگوں کے بغض وناراضگی پر صبر کرے، اور ذلّت وتوہین پر صبر کرے تو، اللہ عزّوجلّ اُس کو پچاس ایسے صدّیقوں کا ثواب عطا فرمائے گا، جنھوں نے میری تصدیق کی ہو۔"

(نوٹ: یہ وہی زمانہ ہے جس کی آنحضرتؐ نے نشاندہی فرمائی ہے اِس لیے ایسے عظیم ثواب حاصل کرنے کے لیے ہمیں یہ جہاد کرنا چاہیئے۔ اور

مومنوں کی کمر مضبوط کر کے، بدکرداروں، فاسقوں اور نفس پرستوں کی ناک اچھی طرح رگڑ دینی چاہیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ایسے مجاہدوں کی مدد فرماتا ہے۔) " وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ "

(سورۃ العنکبوت آیت ۶۹ پ ۲۱)

یعنی :" اور وہ لوگ جو ہمارے بارے میں جہاد (کوشش) کرتے ہیں (پوری لگن کے ساتھ) ہم ضرور اُن کو اپنی راہ کی ہدایت کرتے رہیں گے۔ اور یقیناً اللہ تو نیکی کرنے والوں کے ساتھ ساتھ رہتا ہے"۔

* * *

کڑوا گھونٹ پی کر صحت مند ہو جاؤ

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدرِ عالی قدر حضرت امام علی ابن الحسین کی وفات کا وقت آیا تو مجھے سینے سے لگا کر ارشاد فرمایا:

" اے فرزند! میں تم کو وہی وصیت کرتا ہوں جو مجھے والدِ بزرگوار نے فرمائی تھی۔ اُنھوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ " اے فرزند! حق بات پر صبر کرنا اگرچہ وہ کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو"۔

* * *

صبر کی اقسام اور ثواب

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"صبر" کرنے کی تین قسمیں یا صورتیں ہیں۔

(۱) مصیبت پر صبر (۲) اطاعت پر صبر
* (۳) گناہوں پر صبر *

(۱) جس نے مصیبتوں پر پورا پورا صبر کیا، اللہ اُس کے لیے تین سو درجے معیّن کرتا ہے۔ جس کے ایک درجے سے دوسرے درجے کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔

(۲) جس نے خدا کی اطاعت و فرماں برداری (کی زحمتوں پر) صبر کیا، اللہ اُس کے لیے چھ سو ایسے درجات (کا ثواب) لکھتا ہے جس ایک درجے سے دوسرے درجے کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا تحت الثّریٰ (زمین کے آخری حصّے) سے عرش تک۔

(۳) اور جس نے گناہوں سے خود کو روکنے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسے نو سو درجات (کا ثواب) لکھتا ہے جس کے ایک درجے سے دوسرے درجے کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا زمین کے آخری حصّے سے عرشِ الٰہی کا آخری حصّہ۔"

* * *

★ راوی یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ مفضّلؓ بن عمر (صحابیٔ خاص) امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے تھے۔ جب مفضّلؓ کے فرزند کا انتقال ہوا تو امام علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ مفضّلؓ کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُن کو سلام کہو۔ اور یہ بھی کہ اے مفضّل! ہم نے اپنے فرزند اسماعیلؑ کی موت پر صبر کیا۔ لہٰذا تم بھی اپنے فرزند کی موت پر اسی طرح صبر کرو۔ جیسے ہم نے کیا۔ کیوں کہ ایک بات کا ارادہ ہم نے کیا (کہ ہمارا بیٹا زندہ رہے) اور ایک امر کا ارادہ اللہ نے کیا۔ پس ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو مومن مصیبتوں پر صبر کرتا ہے، اُس کو ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا کہ:

"میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرضِ حَسنہ کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرضِ حَسنہ دیا (یعنی میرے مستحق بندوں کی مدد کی) میں اُس کے بدلے میں دس سے لیکر سات سو تک دوں گا بلکہ اِس سے بھی کہیں زیادہ۔ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اُس سے

اپنے انعام کو تھوڑا سا روک لوں گا۔ پس اگر اُس نے اِس پر صبر کیا تو میں اُس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر اُن میں سے ایک بھی اپنے فرشتوں کو دے دوں تو وہ میرے اِس عطیّے کو بہت پسند کریں

پھر آنحضرتؐ نے اِس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

"وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝"

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۵)

یعنی: "اور اُن لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو اُنھوں نے کہا: بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور یقیناً ہم اُسی کی طرف لَوٹ کر جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا درود (۱) اور رحمت (۲) ہے، اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں۔

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: "یہ اَجر تو اُس کے لیے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے۔" (اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں اُن کے اجر و ثواب کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جوانمردی سے ضرورت اور فاقہ میں صبر دکھانا اور پاکدامن رہنا کہیں بہتر ہے لوگوں کو مال عطا کرنے سے۔"

★ ★ ★

★ صحابیٔ رسولِ خدا جناب جابرؓ نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا:
"اللہ آپؑ پر رحمت نازل فرمائے، صبرِ جمیل کسے کہتے ہیں"۔
* امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ صبر جس کی شکایت لوگوں سے نہ کی جائے"۔

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:
"جس نے دنیا کی مصیبتوں پر صبر نہ کیا، زمانہ اُس کو عاجز اور تنگ کر دے گا"۔ (پھر وہ اور زیادہ پریشان ہو جائے گا)

* * *

★ وَشّا سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"ہم صبر کرنے والے ہیں، لیکن ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں"۔
* میں نے عرض کی: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، بھلا آپؑ کے شیعہ آپؑ سے زیادہ صابر کیسے ہو سکتے ہیں"۔؟
★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہم صبر کرتے ہیں اُس حالت میں کہ ہر چیز کی حقیقت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں، جبکہ ہمارے شیعہ صبر کرتے ہیں، باوجود (حقیقتِ امر کی) لاعلمی کے"۔

* * *

شُکر

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے اللہ کی طرف سے وہی اجر وثواب ہے جو روزہ رکھنے والے کا ہے،

★ اور صحت مند شخص کا (اپنی تندرستی پر) شکر ادا کرنے کا وہی اجر وثواب ہے جو بیماری پر صبر کرنے والے کا اجر ہے۔

★ اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر وثواب وہی ہے جو کسی محروم شخص کو (مال و دولت سے محرومی پر) قناعت کرنے سے ملتا ہے۔"

★ "اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس پر شکر کا دروازہ کھول دیا (یعنی شکر کی توفیق عطا فرمائی) اُس پر نعمتوں کے زیادہ ہونے کا دروازہ بھی کھول دیا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر خدا کی نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو نعمتوں پر زوال نہ آئے گا، اور اگر ناشکری کرو گے تو نعمتوں کو بقاء نہ ہوگی۔۔۔۔ اور

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو نعمتوں میں اضافہ بھی ہوگا، اور غیروں کے شر سے امان بھی پاؤ گے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: "یا رسول اللہ! آپ اپنے آپ کو عبادت میں اس قدر تکلیف کیوں دیتے ہیں، جبکہ اللہ نے آپ کی تمام اگلی پچھلی خطاؤں (یا کوتاہیوں) کو معاف فرما دیا ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: "کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسولِ خدا پیروں کی انگلیوں کے سروں کے بل کھڑے ہو کر نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے وحی فرمائی: "طٰہٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى"

یعنی: اے طٰہٰ! ہم نے تم پر قرآن اِس لیے نازل نہیں کیا ہے کہ تم اپنے آپ کو مشقّت میں ڈالو۔" (سورۃ طٰہٰ ۲۰ آیت ۱-۲ پ ۱۶)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تین چیزوں کے ہوتے ہوئے کوئی شئے نقصان نہیں پہنچا سکتی: (۱) بے چینی کی حالت میں دعاء مانگنا۔ (۲) گناہ کے بعد توبہ و استغفار کرنا۔ (۳) نعمتیں ملنے پر خدا کا شکر ادا کرنا۔"

* * *

* پھر امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ: "جس کو شکر کی توفیق عطا کی گئی، اُس کو نعمتوں میں زیادتی بھی عطا کی گئی۔ کیوں کہ خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا ہے: " لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ " (سورہ ۱۴ آیت ۷ پ ۱۳)
یعنی: "اگر تم شکر ادا کروگے تو میں نعمت کو تمھارے لیے زیادہ کروں گا۔"

* * *

عملی شکر

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
* * * * * * * "خداوندِ عالم کی عطا کردہ نعمت کا (اصل) شکر یہ ہے کہ اُن باتوں سے بچا جائے جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے، اور پورا شکر یہ ہے کہ نعمت پاکر یہ کہو: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"
یعنی: (حمد، اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا مالک ہے۔)
نیز فرمایا: "اللہ عزّ وجلّ کی ہر نعمت کا شکر خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کی "حمد" بجالانا ہے۔"

* * *

شکر کی حد

جناب ابوبصیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ فرزندِ رسولِ خدا! شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اُسے بجالائے تو شکر گذار کہلائے۔؟
فرمایا: "ہاں، ہے۔" میں نے دریافت کیا: "وہ کیا ہے۔"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی حمد بجالائے ہر اُس نعمت پر جو اُس کے اہل وعیال اور مال کے متعلق ہو بشرطیکہ اُس نے ہر اُس مال میں سے جو خدا نے اُسے دیا ہے، اُس کا حق بھی ادا کر دیا ہو (یعنی خمس و زکوٰۃ ادا کر دی ہو) والدین اور رشتہ داروں کا حق ادا کر دیا ہو)

اور اللہ تعالیٰ اِسی شکر کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: (یہ کہو)

(۱) "پاک ہے وہ اللہ جس نے اِس (سواری) کو ہمارے لیے مسخّر کر دیا، حالاں کہ ہم اُس پر قابو پانے والے نہ تھے۔" (سورۃ ۴۳ آیت ۱۳ پ)

یعنی: یہ شکر سواری پر سفر کرنے کا ہے۔ یا باربرداری کا کام لینے پر۔

(۲) اور اس طرح بھی شکر ادا کرو اور کہو:

"اے میرے پالنے والے مالک! مجھے مبارک جگہ پر اُتار، کیوں کہ تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔" (سورۃ ۲۳ آیت ۲۹۔ پ ۱۸)

اور یہ بھی فرمایا کہ اس طرح شکر ادا کرو۔ (اور کہو)

(۳) "اے میرے پالنے والے مالک! مجھے (جہاں) پہنچا اچھی طرح پہنچا، اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال، اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک طاقتور مددگار عطا فرما۔"

(سورۃ ۱۷ آیت ۸۰ پ ۱۵)

غرض ہر موقع پر خدا کی حمد بجالائے اور اسی سے دعا، مانگتا رہے۔ (یہی شکر ہے)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ: "جس نے خدا کی حمد و تعریف کی، اُس نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور یہ حمد بجالانا، اُس نعمت سے بھی افضل (نعمت) ہے"!

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام "جب اللہ نے اپنے کسی بندے کو نعمت عطا فرمائی، وہ نعمت چھوٹی ہو یا بڑی، اور وہ بندہ یہ کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" تو اُس نے اُس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم میں سے ایک شخص نے پانی کا برتن اُٹھائے تو حمد بجالائے، تو اللہ اُس پر جنّت واجب کر دے گا، اور جب منھ کے قریب لائے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پانی پی کر برتن (گلاس وغیرہ) کو علیٰحدہ کر کے اللہ کی حمد بجالائے۔ پھر دوبارہ تھوڑا سا پانی پیے اور اللہ کی حمد بجالائے۔ تو اللہ اُس پر جنّت کو واجب کر دیتا ہے۔"

★

★ کسی نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کہ: "میں نے خدا سے فرزند کے لیے دعا، مانگی۔ اُس نے فرزند عطا فرمایا پھر میں نے گھر کے لیے دعا، مانگی، اُس نے گھر بھی عطا فرما دیا۔ میں اُس سے

ڈر گیا کہ کہیں یہ عطائیں میری خطاؤں اور شقاوتوں کی وجہ سے تو نہیں ہو رہی ہیں"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر ساتھ ساتھ خدا کی حمد بھی ہے، تو ایسا نہیں ہے۔"

* * *

* حمّاد بنِ عثمان نے بیان کیا کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے باہر تشریف لائے تو آپؑ کا گھوڑا گم ہو گیا تھا۔

* آپؑ نے فرمایا: "اگر خدا نے اُسے لوٹا دیا تو میں اُس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا۔"

* تھوڑی ہی دیر بعد گھوڑا مل گیا۔

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"

* میں نے عرض کی: "میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، آپؑ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم نے سنا نہیں میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"۔

* * *

* نیز آپؑ ہی سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا کو جب کسی بات سے خوشی ہوتی تھی تو فرماتے تھے ..... ←

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ھٰذِہِ النِّعْمَۃِ" یعنی: "اِس نعمت پر اللہ کے لیے حمد۔"

* اور جب کسی بات سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے....
"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" یعنی: "ہر حال میں اللہ ہی کے لیے حمد۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ "جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو اپنے آپ سے آہستہ آہستہ کہو، جسے وہ نہ سُن سکے: "حمد ہے اُس اللہ کی جس نے مجھے اِس بلا سے بچا لیا، اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی اُسی بلا میں مبتلا کر دیتا۔" جو ایسا کہے گا تو وہ اُس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی "اے موسیٰؑ! تم میرا ایسا شکر ادا کرو جو حق ہے شکر ادا کرنے کا۔"
* حضرت موسیٰؑ نے عرض کی: "اے میرے مالک! بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں تیرا پورا پورا شکر ادا کر سکوں۔ کیوں کہ تیری ہر ایک نعمت پر تیرا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ اور تیری نعمتیں لگاتار ہیں۔"
* خدا نے فرمایا کہ "تم نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے بس یہی حقِ شکر ہے۔"

* * *

بندوں کا شکر ادا کرنا۔

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص کو دوست رکھتا ہے جس کا دل رنجیدہ وغمگین ہو۔ اور ہر شکر ادا کرنے والے کو بھی دوست رکھتا ہے۔

★ پس اللہ عزّ وجلّ قیامت کے دن اپنے بندے سے پُوچھے گا: "کیا تو نے فُلاں بندے کا شکر ادا کیا"؟

★ وہ بندہ عرض کرے گا: "اے میرے مالک! میں نے تو تیرا شکر ادا کیا ہے۔"

★ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "جب تُو نے میرے بندے کا شکر ادا نہ کیا، تو میرا بھی شکر ادا نہ کیا۔"

★ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

"تم میں اللہ کا سب سے زیادہ شکر ادا کرنے والا وہ ہے جو اللہ کے بندوں کا سب سے زیادہ شکر ادا کرتا ہے۔"

(نوٹ: جس انسان نے تم پر احسان کیا ہے اور اللہ کی نعمت کو تم تک پہنچایا ہے اُس کا شکر ادا کرنا پہلے ضروری ہے کیونکہ خدا نے اُسے نعمت دینے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اب جبکہ تم اُس کو دیکھ رہے ہو اور پھر بھی اُس کا شکریہ ادا نہیں کرتے، تو اُس ذات والاصفات کا تم کیسے شکر ادا کر سکتے ہو، جس کو تم نے نہ دیکھا ہے نہ سمجھا۔)

حُسنِ اخلاق

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچّھا ہے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السّلام سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"روزِ قیامت میزانِ عمل میں کسی کا کوئی عمل "حُسنِ خُلق" (اچّھے اخلاق) سے زیادہ وزنی نہ ہوگا۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "جس کے پاس چار چیزیں ہوں اُس کا ایمان کامل ہے۔ اگرچہ وہ سر سے قدموں تک گناہوں میں بھرا ہوا ہو تب بھی اُس کے مرتبے میں وہ گناہ نقصان کا باعث نہ ہوں گے۔

(۱) سچ بولنا۔ (۲) امانت کا ادا کرنا۔ (۳) حیاء کرنا
(۴) اچّھے اخلاق کا مالک ہونا۔

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "فرائضِ الٰہیہ کے ادا کرنے کے بعد اللہ عزّ وجلّ کے نزدیک کسی کا کوئی عمل اِس سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب نہیں ہے کہ وہ اچھے اخلاق (حُسنِ خلق) کے ذریعے سے لوگوں کو خوش کرے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب ص نے ارشاد فرمایا: "اچھے اخلاق والے انسان کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے پاس وہی ہے جو ایک رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے (قائمُ اللّیل صائمُ النّہار) شخص کا ہے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب ص نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: "میری اُمّت میں سے جنّت میں داخل ہونے والے اکثر وہ لوگ ہوں گے جو متّقی و پرہیزگار (یعنی) برائیوں سے بچنے والے، اور اچھے اخلاق (حُسنِ خُلق) والے ہوں گے۔"

★ ★ ★

★ نیز فرمایا: "اچھے اخلاق گناہوں کو اِس طرح گھُلا دیتے ہیں (یعنی ختم کر دیتے ہیں) جس طرح آفتاب پالے (اُوس شبنم) کو گھلا کر (ختم) کر دیتا ہے۔"

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: "نیکی اور حُسنِ خُلق (اچھے اخلاق) شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔"

★ ★ ★

★ آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ: "اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے بندوں کو اُن کے اچھے اخلاق پر وہی اجر وثواب عطا فرماتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو عطا فرماتا ہے۔"

★ ★ ★

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزّوجلّ نے اپنے دشمنوں کو اچھے اخلاق صرف اِس لیے عارضی طور پر دیے ہیں، تاکہ مومنین اپنے دشمنوں کی حکومت میں آرام سے رہ سکیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ کے دوست (اولیاءِ خدا) قتل کر دیے جاتے۔"

★ ★ ★

★ امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ جناب رسالت مآبؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

"تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہیں۔ اُنھوں نے اپنے ماحول کو ہموار کیا ہے۔ کیوں کہ وہ اپنے ساتھیوں اور ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں اور اُن کے گھروں میں مہمانوں کے لیے جگہ ہوتی ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا:

"مومن وہ ہے جسے لوگ دوست رکھیں۔ اور اُس شخص کے لیے کوئی بہتری نہیں ہے جو نہ تو دوسروں سے محبّت رکھّے اور نہ دوسرے اُس سے محبّت کریں۔"

★★★

کشادہ رُوئی اور خندہ پیشانی

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے اولادِ عبدالمطّلبؑ! تم مال کے ذریعہ سے لوگوں کو خوش نہ کر سکو گے۔ لہٰذا تم اُن سے کشادہ رُوئی اور خندہ پیشانی سے ملو۔" (یعنی جب لوگوں سے ملاقات کرو تو تمھارے چہروں پر مسکراہٹ ہو)۔

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک بھی کسی

کو اللہ عطا فرمادے، تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنّت کو واجب کرتا ہے۔
(۱) محتاج پر خرچ کرنا (۲) سب لوگوں سے خندہ پیشانی (مسکرا کر) ملنا۔ (۳) دوسروں کا جو حق اپنے اوپر ہو اُسے ادا کرنا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"دوسروں کے ساتھ احسان (نیکی) کرنا (یعنی لوگوں کو فائدے پہنچانا) اور خوشی رُوئی (خوش ہوکر) ملنا، محبّت پیدا کرتے ہیں۔ اور جنّت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور کنجوسی، اور تُرش روئی (مکروہ چہرہ بناکر) لوگوں سے ملنا یا پیش آنا، خدا سے دور کرتے ہیں، اور جہنّم میں داخل ہونے کا سبب بنتے ہیں۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "شگفتہ روئی (خندہ پیشانی) سے ملنا (بغض) کینہ (اور دلی دشمنی) کو دور کر دیتا ہے۔" * * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"لطافت، خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا حُسنِ خُلق کی حد ہے۔"

* * *

* * *

صدق اور امانت

(سچّائی (سچ بولنا) اور امانتوں کا ادا کرنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

"اللہ عزّ وجلّ نے کسی نبیؑ کو نہیں بھیجا، مگر انِ پیغامات کے ساتھ کہ: سچ بولو اور امانتوں کو ادا کرتے رہو۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "کسی کی نمازوں اور روزوں سے دھوکہ نہ کھاؤ (کہ بڑا صاحبِ کردار ہے) کیوں کہ انسان نماز اور روزہ کا اکثر ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ اُس کے بغیر ادا کیے اُسے وحشت ہوتی ہے۔ اِس لیے کسی کو آزماؤ اُس کے سچ بولنے اور امانتوں کے ادا کرنے سے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السّلام نے فرمایا: "جس کی زُبان سچّی ہوتی ہے، اُس کا عمل پاک وصاف ہوتا ہے۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "سچ بولنے کی تصدیق سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کرتا ہے کیوں کہ وہ سچّے آدمی کے سچ بولنے کو خوب جانتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب "صادق الوعد" اِس لیے ہوا کہ آپؑ نے کسی سے ایک جگہ پر ملنے کا وعدہ کیا تھا، اُس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے۔ اِس بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو صادق الوعد کا لقب عطا فرمایا۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "ایک شخص سچ بولتا رہے (کبھی جھوٹ نہ بولے) اتنا سچ بولے کہ اللہ اُس کو صدّیقین میں لکھ دیتا ہے۔" کیوں کہ یہی سچ بولنا ایمان کے سچّے ہونے کی دلیل ہے۔

* * *

★ نیز فرمایا: "لوگوں کو نیکی کی طرف زُبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے بلاؤ۔ جب وہ تمھارے سچ بولنے اور برائیوں سے بچنے (تقویٰ و پرہیزگاری) کو دیکھیں گے تو نیکی کی طرف از خود آئیں گے۔"

* * *

★ آپؑ نے یہ فرمایا کہ: "جس کی زُبان سچّی، اُس کا عمل پاک ہے۔ اور جس کی نیّت اچھی ہے، اُس کا رزق زیادہ ہوگا، اور جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھّا سلوک کرے گا، اُن کو فائدے پہنچائے گا، اُس کی عمر زیادہ ہوگی۔"

* * *

شرم وحیاء

* * *

اہمیّتِ حیاء

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"شرم وحیاء ایمان (کی شرط میں) سے ہے، ایمان کی جگہ جنّت میں ہے"۔ (اِس لیے ایمان والا جنّتی ہے، اور ایمان صفت ہے مومن کی، اور حیاء ایمان کے ساتھ ہے۔ اور صفت اپنے موصوف کے بغیر نہیں رہتی۔)

* * *

حیاء کے معنی

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "حیاء کے معنی (۱) پاکدامنی (جنسی جرائم نہ کرنا)

(۲) زُبان کو فضول اور گندی باتوں سے روکنا۔

(۳) دل کو (بُرے خیالات سے) گندہ نہ بنانا۔

یہ تینوں باتیں ایمان کی نشانیاں ہیں۔"

* * *

* آپؑ نے فرمایا: "تنگدل حیاء کرتا ہے علم کے سیکھنے میں اِس لیے وہ علم اور دینی مسائل سے محروم رہتا ہے طلبِ علم میں حیا نہ کرو۔

* * *

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا حَیَآءَ لَهٗ"
یعنی: "جس کے پاس حیاء نہیں، اُس کے پاس ایمان نہیں۔"

* * *

★ نیز فرمایا "جناب رسالت مآب ص نے:
"حیاء دو طرح کی ہوتی ہے (۱) حیاءِ عقل اور (۲) حیاءِ حُمق
(۱) حیاءِ عقل علم ہے اور (۲) حیاءِ حُمق جہالت ہے۔

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا ص حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں یہ ہوں گی، اگرچہ اُس کے گناہ سر سے قدموں تک ہوں، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔
(۱) سچ بولنا (۲) شرم وحیاء (۳) اچھّا اخلاق (۴) شکر۔"

* * *

"اَلْعَفْوِ" (معاف کرنا۔ درگذر کرنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا ص حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا: "آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ دنیا اور آخرت میں بہترین آدمی کون ہے۔؟

(۱) وہ ہے جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کردے۔

(۲) وہ ہے جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے خاص طور پر اُس کے ساتھ جو اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرے۔

(۳) جو عطا کرے اُس کو جو اُسے محروم کرے۔ (یعنی جو اُس کو فائدہ نہ پہنچائے اُسے بھی وہ فائدہ پہنچائے اور نیکی کرے۔)

(۴) وہ ہے جو معاف کردے اُس کو جس نے اُس پر ظلم کیا ہو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا و آخرت کے مکارم (بڑے بڑے اخلاق) تین ہیں۔

(۱) جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کردو۔

(۲) جو تم سے تعلقات توڑے (اور نقصان پہنچائے) اُس کے ساتھ بھی صلۂ رحم کرو۔ (یعنی فائدہ پہنچاؤ)

(۳) جو تمہارے ساتھ جہالت سے پیش آئے، تم اُس کے ساتھ حلم و بردباری (برداشت) سے کام لو۔"

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: * * *

"اگر تم لوگوں کو معاف کرو گے تو اللہ تم کو عزّت دے گا۔"

* * *

غصّے کو پی لینا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت زین العابدین امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ: "میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں نفس کی ذلّت کے ساتھ کوئی نعمت حاصل کروں، اور میرے نزدیک کوئی پینے والی چیز غصّے کے پی لینے سے بہتر اور محبوب نہیں ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "غصّے کا پینا سب سے بہتر عمل ہے۔ کیوں کہ مصیبت جس قدر سخت ہوتی ہے اُسی قدر اُس کا اجر وثواب زیادہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس قوم سے محبّت زیادہ کرتا ہے، اُس کو بلاؤں میں ڈال کر آزماتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو (اور غصّے کو پی جاؤ) اِس لیے کہ تمھارے دشمن نے تمھارے بارے میں اللہ کی نافرمانی کی ہے، اور تم صبر کے ذریعہ اُس کا جواب دے رہے ہو، جو اللہ کی بہترین اطاعت ہے۔" (اِس لیے اللہ تمھارے دشمن کو عذاب کا مزہ چکھا دے گا۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جب تم اپنے دشمنوں کی حکومت میں رہو تو اُن کے ظلم پر غصّے کو پی لینا احتیاطی تقیّہ ہے، تاکہ تم اِس طرح ظالم حکومت کی دشمنی سے بچے رہو۔ ظالم حکومت سے دشمنی کا اظہار کرنا، خدا کے حکم کو ترک کرنا ہے۔ ظالم حاکموں کے ساتھ میانہ روی (اعتدال) سے پیش آتے رہو۔ (یعنی نہ دوستی نہ دشمنی) تاکہ اُن کی نگاہوں میں تم باوقار بن جاؤ۔ تم اُن سے کُھل کر دشمنی کا اظہار نہ کرو، ورنہ تم اُن کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص اپنے غیظ و غصّہ کو ضبط کرتا رہتا ہے، اللہ عزّ وجلّ اُس کی عزّت کو دنیا اور آخرت دونوں میں زیادہ فرماتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝" (سورۃ آیت پ)
یعنی: "اور وہ (لوگ) غصّے کو پینے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

* * *

★ آپؑ نے یہ بھی فرمایا: "جس نے غصّے کو ضبط کیا، جبکہ وہ اگر چاہتا تو غصّہ کر سکتا تھا، تو خداوندِ کریم قیامت کے دن اُس کے دل کو ایمان سے بھر دے گا۔"

* دوسری روایت میں ہے کہ: "خداوندِ کریم قیامت کے دن اُس کے دل کو امن وسکون اور ایمان سے بھر دے گا۔"

* * *

* زیدِ شحّام سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ:

"اے زید! نعمت کے دشمنوں پر صبر سے کام لو۔ اور دشمن سے بدلہ لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم اُس کے ظلم وستم پر اللہ کی اطاعت وفرماں برداری کرو۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کو عزت دی ہے۔ اس لیے تم کو چاہیئے کہ سخاوت اور اچھے اخلاق کے ساتھ اسلام میں داخل رہو۔" (تاکہ تم بھی عزت والے بن جاؤ۔)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص راہِ خدا (پر چلنے) کو پسند کرتا ہے، اُس کو دو گھونٹ ضرور پینے پڑتے ہیں۔

(۱) ایک غصّے کا گھونٹ پی کر برداشت سے کام لینا

(۲) دوسرا مصیبت کا گھونٹ پی کر صبر سے کام لینا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی نعمتوں کے دشمنوں کے ظلم وستم پر صبر سے کام لو، کیوں کہ جو تمھارے معاملات میں اللہ کی نافرمانی کرے اُس سے بدلہ لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم اُس معاملے میں اللہ کی اطاعت کرو۔ یعنی اُس کے ظلم کا بدلہ لینا اللہ پر چھوڑ دو، پھر وہ اُس سے اچھی طرح بدلہ لے لے گا۔"

★ ★ ★

★ حِلم (بردباری۔ برداشت کرنا) ★

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "کوئی شخص عابد نہیں بن سکتا بغیر حِلم کے۔ بنی اسرائیل میں جب تک کوئی شخص دس سال تک خاموشی کی (زندگی بسر) نہ کرتا، لوگ اُسے عابد نہ کہتے تھے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوندِ کریم اُس شخص کو پسند کرتا ہے جو علم کے ساتھ حلم کی صفت سے متصِف ہو۔"

★ نیز فرمایا: "اللہ دوست رکھتا ہے حیا دار حِلم رکھنے والے کو۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اللہ نے جاہل (بے صبرے) کو کبھی عزّت نہیں دی، اور حلیم (برداشت کرنے والے۔ بُردبار) کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔"

* * *

★ امام علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ جب وہ دیر تک واپس نہ آیا تو آپؑ اُس کی تلاش کو چلے دیکھا کہ وہ (کسی جگہ پڑا) سو رہا ہے۔ آپؑ نے اُس کے سرہانے بیٹھ کر کسی چیز سے پنکھا کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ بیدار ہوا، تو فرمایا: "اے شخص! تیرے لیے یہ بات مناسب نہیں تھی۔
رات تیرے سونے کے لیے ہے، اور دن کام کے لیے۔"

* * *

زُبان کی حفاظت اور خاموش رہنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا "علمِ دین (فقہ) کی علامات میں سے حِلم، علم اور خاموشی ہے۔ اور "خاموشی" ایک دروازہ ہے جنّت کا۔ خاموش رہنا محبّت کو حاصل کرتا ہے۔ اور دلیل ہے ہر نیکی کی۔"

* * *

(راہِ گہری سمجھ)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:

"ہمارے شیعہ لغو (بیہودہ) باتوں سے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے غلام سالِم کے منھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

"اپنی زُبان کو روک لے، تاکہ وہ سالِم رہے۔ اِس طرح لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر دے۔"

(یعنی: آلِ محمّد کی تعریف یا دشمنوں کی بُرائی کسی نااہل شخص کے سامنے کرنے سے دشمنوں کے دلوں میں دشمنی کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے پھر وہ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو تنگ کرتے ہیں۔)

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن (اوّل)، امام موسےٰ کاظم علیہ السّلام نے ایک شخص کو اس طرح نصیحت فرمائی:

"اپنی زُبان کو روکے رہو، عزّت پاؤ گے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسّی نہ دے دو کہ وہ تم کو کھینچے پھریں (ذلیل کریں)

(یعنی تمھاری باتوں یا غلطیوں پر تمھیں پکڑ پکڑ کر ذلیل کریں۔)

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ: "میں تم کو ایسی بات بتاتا ہوں کہ اگر وہ تمھارے اندر ہوگی تو اللہ تم کو جنّت میں داخل کردے گا۔

(۱) ★ وہ یہ ہے کہ: اللہ نے جو کچھ تم کو دیا ہے اُس میں سے دوسروں کو بھی دو۔

★ اُس نے عرض کی: "اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو کیا کروں"؟

(۲) ★ فرمایا: "پھر مظلوم کی مدد کرو۔"

★ عرض کی: "اگر میں مدد کرنے کے قابل ہی نہ ہوں تو کیا کروں"؟

(۳) ★ فرمایا: "جو کم عقل وکم فہم ہوں اُن کو سمجھانے کی کوشش کرو"

★ عرض کی: "میں تو خود ہی کم فہم وکم سمجھ ہوں۔"

(۴) ★ فرمایا: "پھر تم اچّھی بات کہنے کے سوا ہر بات میں خاموش رہو اگر اِن چاروں باتوں میں سے ایک بات بھی تمھارے اندر ہوگی تو خداوندِ عالم تم کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

"حکیم لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "اے فرزند! اگر تمھارے خیال میں باتیں کرنا چاندی کی طرح قیمتی ہوں تو خاموش رہنا سونے کی طرح قیمتی ہے۔"

★ ★ ★

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اپنی زُبان کو روکے رہو، یہ تمھارے لیے صدقہ ہوگا یعنی باعثِ ردِّ بلا۔ پھر فرمایا: "زُبان کو روکے بغیر کوئی شخص ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا۔"

★ آنحضرتؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
"مومن کی نجات زُبان کو روکے رکھنے میں ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت ابوذر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
"اے علم کے متلاشی! زُبان نیکی کی کنجی ہے، اور بدی کی بھی۔ لہٰذا تم اپنی زُبان پر اس طرح مہر لگائے رکھو جیسے سونے، اور کاغذ پر مہر لگا کر محفوظ کر لیتے ہو۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے فرمایا:
"خدا کے ذکر کرنے کے سوا، زیادہ باتیں نہ کرو۔ جو لوگ ذکرِ خدا کے سوا زیادہ باتیں کرتے ہیں اُن کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جسم کا ہر عضو ہر روز زُبان کو کافر بناتا ہے اور کہتا ہے کہ بخدا ہم پر تیری وجہ سے خدا کا عذاب ہوگا۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا:

"زبان ہر صبح تمام اعضائے جسم سے اُن کی خیریت پوچھتی ہے تو تمام اعضاء اُس سے کہتے ہیں کہ اگر تو ہمیں چھوڑے رکھے تو ہماری زندگی نیکیوں میں گذرتی ہے"۔ پھر قسم کھاکر کہتے ہیں:
"ہمیں ثواب بھی تیری ہی وجہ سے ملے گا، اور عذاب بھی تیری ہی وجہ سے ملے گا۔"

★★★

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اپنی زبان کو روکے رہو، لوگ اِسی زبان کی وجہ سے اُلٹے منھ دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔"

★★★

★ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل کے مقابلے پر حساب نہیں لگاتا۔ (یعنی بات زیادہ کرتا ہے اور عمل کم) اُس سے خطائیں زیادہ ہوتی ہیں تو اُس کے لیے خدا کا عذاب بھی تیار رہتا ہے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم زبان کو ایسی سزا دے گا کہ

ویسی کسی دوسرے عضو کو نہ دے گا۔ جب زُبان شکایت کرے گی کہ اے میرے پالنے والے مالک! تو نے مجھے ایسی سزا دی جیسی کسی دوسرے عضو کو نہ دی۔؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: "تُو نے ایسی ایسی کہیں جن کی وجہ سے مشرق سے مغرب تک بے گناہوں کے خون بہائے گئے، لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا، اور ناجائز طور پر زنا کیا گیا۔ اِسی لیے اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تجھے وہ سزا دوں گا جو بدن کے کسی عضو کو نہ دوں گا۔"

(نوٹ: وہ فتنہ پرداز مُلّاں ذاکر، خطیب، لیڈر سُنیں، اُن کا کیسا بُرا حشر ہوگا۔

دینِ مَرداں فکر وتدبیر وجہاد :: دینِ مُلّاں فی سبیل اللہ فساد)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جب تک بندۂ مومن خاموش رہتا ہے، تو وہ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ مگر جب وہ بولتا ہے، تو اپنے کلام کی وجہ سے یا تو نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے، یا بُرائی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔"

* * *

مُدَارَات

(لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر نیک عمل مکمل نہیں ہوتا۔ (۱) پرہیزگاری۔ (خدا کی نافرمانی سے رکنا۔) (۲) اچھا اخلاق۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ مدارات سے پیش آئے۔ (۳) حِلم۔ جس کے ذریعہ سے جاہل کی جہالت کو رد کر دیا جائے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیلؑ امین جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کا پالنے والا مالک آپؐ کو سلام کہتا ہے، اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ: "تم میری مخلوق کے ساتھ مدارات (یعنی) اچھی طرح پیش آؤ۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: خداوندِ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ: "اے موسیٰؑ! میرے چھپے

ہوئے رازوں کو ظاہر کردو گے تو میرے دشمنوں سے مجھے گالیاں دلواؤ گے۔ اِس طرح تم میرے دشمنوں کے ساتھی بن جاؤ گے۔" یعنی اگر فرعونی پوچھیں کہ ہمارے باپ دادا جو مر گئے وہ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟ تو یہ نہ کہو کہ وہ جہنّم رسید ہوئے اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں۔ اِس طرح وہ تمھارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

بلکہ اُن سے یہ کہو کہ اِس کا علم اللہ ہی کو ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

"مجھے میرے پالنے والے مالک نے لوگوں کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آنے کا حکم دیا ہے، اُسی طرح جیسے فرائض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

★ نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: "لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا، آدھا ایمان ہے، اور اُن کے ساتھ نرمی کرنا آدمی زندگی کا سا مزہ دیتا ہے۔ نیکوں سے دوستی اور محبّت کا اظہار دل سے کرو، اور بُروں کے ساتھ دوستی کا اظہار ظاہری طور پر کرو۔ تاکہ وہ تمھیں نہ ستائیں۔ شریروں کی خطاؤں کو اُن کے سامنے بیان نہ کرو۔ ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے۔

ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ دینداروں میں صرف اُن ہی کو

(اُن لوگوں سے) نجات ملے گی، جن کو وہ لوگ بے وقوف سمجھتے ہوں گے پس اِس بات پر صبر سے کام لینا، کہ وہ لوگ تمھارے بارے میں یہ کہیں کہ یہ سیدھا سادہ، بیوقوف، احمق ہے"۔ (اسے چھوڑو)۔

* * *

رِفق مہربانی اور نرم دلی

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "جس کو رِفق (نرم دلی) مل گئی، اُس کو ایمان مل گیا"۔

* * *

* نیز امام علیہ السّلام نے فرمایا: "بیشک اللہ عزّ وجلّ رفیق و مہربان ہے اور رِفق مہربانی کرنے کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ مہربان اور نرم دل بندے کو وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو تیز مزاج اور ترش رو قسم کے آدمی کو نہیں دیتا"۔

* * *

* نیز جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "مہربانی اور نرمی کرنا برکت ہے اور سختی کرنا نحوست ہے"۔

* * *

* نیز فرمایا:

"جس گھرانے میں نرمی و مہربانی نہیں ہوتی، وہاں خیر نہیں ہوتا"۔

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جن گھر والوں کو میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنے کی عادت ہوتی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے رزق میں وسعت عطا فرماتا ہے میانہ روی انسان کو عاجز ومجبور نہیں بناتی۔ مال کا ضائع کرنا کسی نعمت کو باقی نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ خود نرم، رفیق اور مہربان ہے، اِس لیے وہ نرمی، رِفق اور مہربانی کو پسند فرماتا ہے۔"

★ ★ ★

★ فرمایا امام علیہ السلام نے: "جب تم کمزور چوپائے پر سفر کر رہے ہو تو جہاں کہیں نماز کے وقت سبزہ زار دیکھو تو چوپائے سے اُتر جاؤ، فریضہ ادا کرو، خود بھی آرام کرو اور اپنے چوپائے (سواری) کو بھی آرام کرنے اور گھاس چرنے کا موقع دو۔ تاکہ وہ بھی سفر کے لیے تازہ دم ہو جائے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر رِفق (مہربانی، نرمی) کوئی مخلوق ہوتی، تو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں اُسے زیادہ حسین وخوبصورت کوئی اور مخلوق نہ ہوتی۔" ★★ نیز ارشاد فرمایا: "جب دو شخص مل کر بیٹھتے ہیں تو اُن دونوں میں اجر وثواب کا زیادہ مستحق اور خدا کا دوست وہ ہوگا جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہوگا۔" ★ ★ ★

تواضُع * (اِنکِساری)

(لوگوں سے جُھک کر ملنا)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"حبش کے بادشاہ نجاشی نے حضرت جعفر طیّارؑ کو بلایا۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھا کہ بادشاہ اپنے مکان میں مٹّی پر بیٹھا ہوا ہے، اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت جعفر طیّارؑ کے ساتھی ڈر گئے۔ حضرت جعفر طیّارؑ نے بادشاہ سے مٹّی پر بیٹھنے کی وجہ دریافت کی۔

* بادشاہ نے کہا کہ "ہم نے حضرت عیسیٰؑ کی کتاب میں یہ پڑھا ہے کہ بندگانِ خدا پر خدا کا یہ حق ہے کہ جب کوئی نعمت اُن کو ملے تو لوگوں کے ساتھ تواضع و انکساری سے پیش آئیں۔

اب جبکہ میں نے حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جیسی نعمت خدا سے پالی تو پھر میں تواضع و انکساری سے کام کیوں نہ لوں۔؟"

* جب جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنی تو فرمایا

(۱) "اے میرے اصحاب! صدقہ دیا کرو۔ صدقہ دینے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ اور

تواضع اختیار کروگے تو خداوندِ عزیز تمہیں عزّت دے گا۔ اور تمہاری بلندیوں اور درجات کو اور زیادہ بلند کرے گا اور تمہارا مرتبہ بڑھا دے گا۔
اب رہا کسی کی خطا کو معاف کرنا، تو معاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے پس تم معاف کرو، خدا تمھیں عزّت دے گا۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "آسمان میں دو فرشتے بندوں پر مقرر ہیں، جو کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کسی کے ساتھ تواضع و انکساری سے پیش آتا ہے تو وہ فرشتے اُس کا مرتبہ بلند کرتے ہیں۔
اور جو شخص تکبّر کرتا ہے، تو وہ اُس کا مرتبہ کم کرتے ہیں۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا:
"جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مسجدِ قبا میں ارشاد فرمایا۔
"جو شخص معاشی اخراجات کے معاملات میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر روزی کو زیادہ کرتا ہے۔
★ اور جو فضول خرچی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے رزق سے محروم کرتا ہے
★ اور جو موت کو اکثر یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس سے محبّت کرتا ہے۔"
★ نیز فرمایا: "جو اللہ عزّ وجلّ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اُسے جنّت کے سائے میں رکھتا ہے۔"

* * *

تواضع کے معنی

فرزندِ رسولِ خدا امام حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

نے فرمایا: تواضع یہ ہے کہ اپنے مرتبے سے پست و کمتر مقام پر بیٹھے۔ (۲) جس سے ملے اُس کو سلام کرے۔

(۳) جھگڑا کرنا چھوڑ دے، اگرچہ خود حق ہی پر کیوں نہ ہو۔

(۴) تقویٰ و پرہیزگاری (یا کسی اور اچھے کام کے انجام دینے) پر لوگوں سے اپنی تعریف نہ کرائے۔"

تواضع کی اہمیت

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

نے فرمایا: "اللہ عزّ وجلّ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ: "اے موسیٰؑ! تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی سے کلام کرنا کیوں پسند کیا"؟ اے موسیٰؑ! میں نے بندوں کو خوب جانچ لیا۔ میں نے اُن میں سے کسی کو اپنے سامنے تم سے زیادہ متواضع (کمتر۔ منکسر۔ جھکا ہوا) نہ پایا۔ جب تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے رُخسار کو مٹّی پر رکھتے ہو۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو الحسن (اوّل) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ: "حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں سے

خطاب فرمایا کہ اے پہاڑو! میرے بندے نوحؑ کی کشتی تم میں سے کسی پہاڑ پر ٹھہرے گی۔

بلند پہاڑوں نے تکبّر کیا' اور اپنا سر فخر سے بلند کیا۔ مگر کوہِ جودی جو عراق کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے، اُس نے تواضع وانکساری سے اپنے آپ کو جھکا لیا۔ (یعنی بلند پہاڑوں کے مقابلے میں خود کو اِس عزّت وشرف کے قابل نہ سمجھا) پس نوحؑ کی کشتی نے اپنا سینہ اُسی کوہِ جودی پر ٹِکا دیا۔

* * *

تواضع کی حقیقت

فرزندِ رسولِ خدا ﷺ
حضرت ابوالحسن (ثانی)

امام علی رِضا علیہ السلام نے فرمایا: "تواضع کے درجات ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ: (۱) انسان اپنے نفس کی قدر کو جان کر سچّے دل سے اپنے آپ کو اُس قدر ومنزلت سے پست وکمتر دکھائے، (۲) اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو بھی وہی مقام ملے جس کو وہ اپنی ذات کے لیے چاہتا ہے، (۳) اور اگر کسی سے بُرائی دیکھے تو اُس کا بدلہ نیکی سے دے۔ (۴) وہ غصّہ کا پینے والا۔ (۵) قصور معاف کرنے والا ہو، اور اللہ احسان کے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

* * *
* *
*

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

(اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے نفرت کرنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص صرف خداوندِ عالم کے لیے (یعنی صرف اللہ سے اجر وثواب حاصل کرنے اور صرف اللہ کو خوش کرنے کے لیے کسی سے محبت کرے، یا نفرت کرے، یا اللہ ہی کے لیے کسی کو کچھ عطا کرے، تو اُس کا ایمان کامل ہے۔")

* * *

★ آپؑ نے یہ بھی فرمایا: "جو شخص ایمان کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا چاہتا ہے، اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی سے محبت یا عداوت ونفرت کرے، یا کسی کو کچھ عطا کرے، وہ صرف اللہ کے لیے ہو۔" (یعنی: خدا کی خوشنودی یا اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے کرے۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مومن کا مومن سے صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے

لیے محبّت کرنا، ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے۔ جس نے صرف خدا کے لیے کسی سے محبّت کی یا نفرت کی یا کسی کو کچھ عطا کیا، وہ شخص خدا کے چُنے ہوئے (اَصْفِیَآءَ اللّٰہِ) میں سے ہوگا۔"

وہ مومن نورانی منبروں پر ہوں گے

* * *

★ جناب ابوبصیرؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اللہ عزّ وجلّ کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے مومنین قیامت کے دن نورانی منبروں پر ہوں گے، اور نور اُن کے چہروں، جسموں اور منبروں سے ایسا روشن اور ضیاء بار ہوگا کہ وہ اُسی سے پہچان لیے جائیں گے۔ پس آوازِ قدرت آئے گی کہ: "یہی وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لیے محبّت کرتے تھے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا: "کیا اللہ کے لیے محبّت اور اللہ کے لیے نفرت و بغض رکھنے کا نام ایمان ہے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "کیا ایمان اِس کے سوا کوئی اور چیز ہے"۔؟ پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "حَبَّبَ اِلَیْکُمُ

الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ لا " (سورۃ الحجرات آیت ۷ پ ۲۶)

یعنی: " اُس نے تمھارے لیے ایمان کو محبوب قرار دیا، اور تمھارے دلوں میں اُس کو زینت دی ہے، اور کفر، بدکاری، اور گناہ سے تم کو نفرت دلائی ہے۔ ایسے ہی لوگ تو ہدایت یافتہ ہیں۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: " بتاؤ، ایمان کی کونسی رسّی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟"

* " اُن میں سے کسی نے عرض کی آپ ہی بہتر جانتے ہیں،

* کسی نے کہا نماز؛ کسی نے کہا، روزہ۔ کسی نے کہا۔ حج وعمرہ۔

* کسی نے جہاد کو بتایا۔

* بالآخر آنحضرت نے ارشاد فرمایا: " جو کچھ تم لوگوں نے بتایا ہے اُس کی فضیلت ضرور ہے لیکن وہ ایمان کی سب سے مضبوط رسّی نہیں۔ ایمان کی سب سے مضبوط رسّی" خدا کے لیے محبّت کرنا، اور خدا ہی کے لیے نفرت کرنا ہے۔"

* یعنی: اولیائے خدا (خدا کے دوستوں) سے محبّت کرنا، اور

خدا کے لیے اولیاءِ خدا کے دشمنوں سے نفرت کرنا۔"

(نوٹ: محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر خدا کے دوست (اولیاءِ خدا) اور کون ہو سکتے ہیں۔ خدا نے خود جن کی مودّت کو اجرِ رسالت قرار دیا، اِس لیے اُن سے اور اُن کے دوستوں سے محبّت کرنا، اور اُن کے دشمنوں سے اور دشمنوں کے دوستوں سے بُغض رکھنا ایمان کی سب سے زیادہ مضبوط رسّی یا شاخ ہوگی۔)

* * *

★ امام علیہ السّلام سے یہ بھی روایت ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا: "خدا کے لیے محبّت کرنے والے روزِ قیامت سبز زبرجد کی زمین پر عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے اور اُن کے دونوں ہاتھ داہنے ہاتھ کی طرح طاقتور ہوں گے، اور اُن کے چہرے بہت زیادہ سفید اور آفتابِ عالمتاب سے زیادہ ضیاء بار و چمکدار ہوں گے، اور اُن کی قدر و منزلت کو دیکھ کر ہر مَلکِ مقرّب اور ہر ایک نبیِّ مُرسَل غِبطہ کریں گے (یعنی رشک کریں گے)

(پس یہ دل کش منظر دیکھ کر) لوگ پوچھیں گے: "یہ کون ہیں"؟ (آوازِ قدرت آئے گی) اور اُن لوگوں سے کہا جائے گا۔

"یہ وہ لوگ ہیں جو رِضائے الٰہی کے لیے ایک دوسرے سے محبّت کرتے تھے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) ابو محمدؑ علیہ السلام نے فرمایا: "قیامت کے دن جب اوّلین و آخرین کو جمع کیا جائے گا تو ایک ندا دینے والا پکار پکار کر کہے گا: اللہ تعالےٰ کے لیے محبّت کرنے والے کہاں ہیں؟ حاضر ہوں۔؟

★ پس یہ آواز سن کر کچھ لوگ آگے بڑھیں گے تو اُن سے کہا جائے گا: "تم لوگ جنّت کی طرف بے حساب چلے جاؤ۔"

★ فرشتے اُن سے دریافت کریں گے: "آخر تم لوگوں نے کون سا ایسا عمدہ عمل کیا تھا کہ بے حساب جنّت کی طرف جا رہے ہو"؟

★ وہ لوگ کہیں گے: "ہم خداوندِ کریم کی خوشنودی کے لیے (مومنوں سے) محبّت کرتے تھے اور (اللہ کے دشمنوں سے) نفرت اور بغض رکھتے تھے۔"

★ فرشتے کہیں گے: "کتنا عمدہ اجر ملا ہے عمل کرنے والوں کو"؟

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کی علامتوں میں سے تین (بڑی) نشانیاں ہیں۔

(۱) مومن کا علم اللہ کے لیے ہوتا ہے۔ (اطاعتِ خدا کے لیے)

(۲) مومن کسی سے محبت کرتا ہے تو صرف خوشنودیٔ خدا کے لیے۔

(۳) مومن کسی سے نفرت کرتا ہے، وہ بھی صرف رضائے الٰہی کے لیے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ایک شخص تم سے اِس لیے محبّت کرتا ہے کہ تم بظاہر شیعہ ہو۔ (یعنی: محمدؐ وآلِ محمدؐ کے دوست ہو) مگر وہ شخص تمھارے گناہوں کو نہیں جانتا۔ خدا اُسے اِسی محبّت کے سبب سے جنّت میں داخل کرے گا۔

ایک دوسرا شخص تم سے اِس لیے نفرت کرتا ہے کہ تم ہمارے شیعہ ہو۔ اور وہ بھی تمھارے گناہ نہیں جانتا۔ پس ایسے آدمی کو خدا واصلِ جہنّم کرے گا۔"

* * *

اللہ سے دوستی ہے یا دشمنی؟

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اگر تم یہ جاننا چاہو کہ تمھارے اندر نیکی ہے یا نہیں تو اپنے دل پر غور کرو، اگر تمھارا دل اللہ کی اطاعت کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے اور گناہ کرنے والوں یا اللہ کے نافرمان لوگوں سے نفرت کرتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے۔

اور اگر خدا کی اطاعت کرنے والوں سے تمھارا دل نفرت کرتا ہے اور اللہ کے نافرمان، گناہ کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ تم میں کوئی نیکی نہیں۔ اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تم سے نفرت کرتا ہے۔ آدمی جس سے محبّت کرتا ہے اُسی کے ساتھ ہوتا ہے۔" * * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد تقی علیہ السّلام نے فرمایا: "اگر کوئی شخص کسی سے صرف خُدا کے لیے محبّت کرے، جبکہ وہ شخص خدا کے علم کے مطابق دوزخی بھی ہو، تب بھی خداوندِ عالم اُس محبّت کرنے والے کو اُس کا ثواب عطا فرمائے گا۔

اور اِسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے صرف اللہ کی خاطر نفرت کرے، جبکہ وہ شخص خدا کے علم کے مطابق جنّتی ہو، تب بھی خداوندِ عالم اُس کو اُس کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

"جب دو مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں، تو اُن میں سے افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے برادرِ مومن سے محبّت میں زیادہ ہوتا ہے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السّلام نے فرمایا:

"جو شخص دین کی محبّت کی وجہ سے کسی سے نہ محبّت رکھتا ہو اور نہ نفرت کرتا ہو، تو اُس کا کوئی دین ہی نہیں۔

★ ★ ★
★ ★ ★
★ ★

دنیا کی مذمّت اور دنیا سے بے رغبتی

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

"زُہدِ فی الدُّنیا" (یعنی) دنیا سے بے رغبتی انسان کے دل میں حکمت پیدا کرتی ہے۔ اور اُس کی زُبان کو حکمتوں کے ساتھ بولنے کی طاقت وصلاحیّت بخشتی ہے۔ اور اُسے دنیا کے تمام عیوب دکھائی دینے لگتے ہیں، اور یہی چیز (دنیا سے بے رغبتی) اُسے دنیا سے (ایمان کے اعتبار سے) صحیح سلامت، دارالسّلام (جنّت) کی طرف لے جاتی ہے۔"

* * *

* نیز فرمایا: "خیر، سب کا سب ایک گھر میں جمع ہے جس کی چابی زُہد فی الدُّنیا (یعنی) دنیا سے بے رغبتی ہے۔"

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص اپنے دل میں ایمان کی مٹھاس کبھی نہ پائے گا جب تک وہ دنیا اور اسکی غذاؤں سے بے پرواہ اور بے رغبت نہ ہو جائے۔"

* * *

زہد کی تعریف

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو محمدؑ امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام سے زُہد کے بارے میں سوال کیا گیا: آپؑ نے فرمایا:

"دس چیزیں ہیں پس زُہد کا اعلیٰ درجہ ورع (پرہیزگاری) کا ادنیٰ وکمترین درجہ ہے۔ اور ورع کا اعلیٰ درجہ، یقین کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور یقین کا اعلیٰ درجہ، رِضا کا ادنیٰ درجہ ہے۔

اور زُہد کی بہترین تعریف قرآن مجید میں یہ تحریر ہے:

"لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ" (سورۃ الحدید آیت ۲۳ پ ۲۷)

یعنی: "جو چیز تم سے فوت ہو جائے (ہاتھوں سے نکل جائے) اُس پر افسوس نہ کرو، اور جو مل جائے اُس پر (زیادہ) خوش نہ ہو جاؤ۔"

* * *

* جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص آخرت کے ثواب اور نعمتوں کی طرف رغبت رکھتا ہے اُس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی عارضی اور چند روزہ لذتوں کو ترک کر دیتا ہے، اور جو شخص دنیا میں زُہد اختیار کرتا ہے تو وہ خدا کی تقسیم دنیا کے معاملے میں نقصان میں نہیں رہتا، کیوں کہ دنیا کے فائدوں سے کہیں زیادہ اُسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے۔ اور دنیا

کی لذتوں کے حریص انسان کو حرص کرنے سے کچھ زیادہ حصّہ نہیں مل جاتا البتّہ وہ آخرت کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا کہ: "جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دنیا میں اِس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ آئی کہ وہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔"

* * *

دنیا میں گھر بنانا اور مال جمع کرنا بے عقلی ہے

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "ایک دن جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم گھر سے رنجیدہ و غمگین حالت میں برآمد ہوئے۔ آپؐ کی خدمت میں ایک فرشتہ حاضر ہوا اور اپنے ساتھ زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں بھی لایا، اور عرض کی: "اے محمدؐ! یہ زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں ہیں، خداوندِ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ خزانوں کے قفل کھولو اور جتنا مال چاہو لے لو، تمھارا ثوابِ آخرت کم نہ ہوگا۔"

★ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی دوسرا گھر نہ ہو۔ یہاں وہی مال جمع کرے گا جس کے پاس عقل نہ ہو۔"

* فرشتے نے عرض کی: (اے اللہ کے برگزیدہ رسولؐ!) قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپؐ کو سچا نبیؐ بنایا کہ یہی کلمات جو آپؐ نے فرمائے ہیں، میں نے چوتھے آسمان پر اُس فرشتے سے بھی سُنے تھے جس نے مجھے یہ چابیاں دی تھیں۔"

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: جناب رسولِ خداؐ کا گذر ایک ایسی جگہ سے ہوا کہ جہاں بکری کا مردہ بچہ پڑا ہوا تھا جس کے کان بھی کٹے ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "اِس کی کیا قیمت ہوگی"؟

* اُنھوں نے عرض کی: "اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم سے زیادہ کا نہ تھا، اور اب تو اِس کی قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔"

* آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "خدا کی قسم، یہ دنیا خدا کے نزدیک اِس مردہ بکری کے بچے سے بھی زیادہ ذلیل و حقیر ہے اہلِ دنیا کے لیے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "جب خداوندِ کریم کسی بندے کے ساتھ نیکی، یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے، اور اُسے علمِ دین کا عالم بنا دیتا ہے، اور دنیا کے عیوب اُس کو دکھا دیتا ہے اور

جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں اُسے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی حاصل ہوگئی۔

* زُہد سے بہتر کسی نے حق کو کسی اور دروازے سے نہیں پایا۔
* جب مومن نے اپنے دل کو دنیا کی محبّت سے خالی کرلیا، تو وہ بلند مرتبے پر فائز ہوجاتا ہے اور محبّتِ خدا کی لذّت سے سرشار ہوجاتا ہے۔
* جب کسی دل میں صفائی پیدا ہوجاتی ہے، تو دنیا اُس کے لیے تنگ ہوجاتی ہے، اور اُس کا تعلّق بہشتِ آسمانی سے ہوجاتا ہے۔"

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا کے طلب کرنے سے آخرت کا نقصان ہے۔ اور آخرت کے طلب کرنے سے دنیا کا نقصان ہے۔ مگر دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان کے مقابلے پر کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔" (دنیا کا نقصان چند روزہ اور آخرت کا نقصان ہمیشگی کا خسارہ ہے۔)

* * *

زُہد حاصل کرنے کا طریقہ

فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "موت کا ذکر زیادہ

کیا کرو۔ کیوں کہ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے، وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔ (یہی زُہد کا حاصل کرنا ہے)

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا: "ایک فرشتہ ہر روز کہتا ہے "اے فرزندِ آدمؑ! پیدا ہو، موت کے لیے۔ (مال) جمع کرو فنا ہو جانے کے لیے۔ اور گھر بناؤ بربادی کے لیے۔"

* * *

زاہد کی تعریف

فرزندِ رسولِ خدا امام حضرت علی (ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص جہنم کی آگ سے ڈرا اُس نے خدا کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا، اور دنیا سے بے رغبت ہو گیا، دنیا کی پریشانیاں اور مصیبتیں اس کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتیں، ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں، اُن کے دل غمگین، اُن کے نفوس پاک، اُن کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں، اُنھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا، مگر آخرت میں اُنھوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راحت وسکون حاصل کر لیا، وہ نماز پڑھتے ہیں، اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے سامنے تضرّع وزاری کرتے ہیں، دن میں حلیم اور عالم نظر آتے ہیں، اُن کے جسم پتلے دُبلے ہوتے ہیں، اور عبادات میں

خوفِ خدا اُن پر اس قدر غالب رہتا ہے کہ دیکھنے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں، حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے، تو کیا ان کی عقل میں کوئی خرابی ہے؟ نہیں، اُن کی عقل میں کوئی خرابی نہیں، بلکہ اُن کا یہ حال جہنّم کے ذکر اور وہاں کے نوع بنوع عذاب اور تکلیفوں کو یاد کر کے ہوگیا ہے۔ اور اُن کو کوئی جسمانی تکلیف بھی نہیں ہے جیسا کہ لوگ اُن کے بارے میں خیال کرتے ہیں۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

" بھلا مجھے اِس سے کیا سروکار ہے۔ میری اور اِس دنیا کی مثال ایک ایسے مسافر کی طرح ہے کہ جسے گرم دن میں ایک سایہ دار درخت مل جائے، اور وہ اُس کے سائے میں کچھ دیر کے لیے آرام کرے اور پھر اُسے چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: " دنیا کے حاصل کرنے کی حرص اور لالچ کی مثال تو بس ایسی ہی ہے جیسے ریشم کا کیڑا۔ کہ وہ ریشم کو جتنا زیادہ اپنے اوپر تنتا جاتا ہے اُسی قدر وہ اُس میں لپٹتا جاتا ہے۔ بالآخر اُس میں سے نکلنا اُس کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے اور وہ اُسی میں پھنس کر مر جاتا ہے۔"

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے کو نصیحتیں کیں کہ: اے فرزند!۔ تمھاری مثال ایک ایسے مزدور کی طرح ہے جسے کام پر لگایا گیا ہو اور اُس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو۔ تم اپنا کام کرو تاکہ اجر کے مستحق بن جاؤ۔ اِس دنیا میں اُس بکری کی طرح نہ بنو جو کسی کھیت میں چرتے چرتے موٹی ہو گئی ہو اور وہی مٹاپا اُس کی موت کا باعث ہو جائے۔

اے فرزند! دنیا نہر کے پُل کی طرح ہے جس پر سے تم گذر گئے اور پھر کبھی اُس پُل کی طرف لَوٹنا بھی نہیں ہے۔ موت کے بعد جب تم اپنے پالنے والے مالک سے ملو گے تو وہ تم سے سوال کرے گا: (۱) تم نے اپنی جوانی کیسے گذاری؟

(۲) عمر کو کن مقاصد پر خرچ کیا؟

(۳) مال کو کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

اِن سوالات کے جواب دینے کے لیے تیّار رہو۔

دنیا کی جو چیز تم سے جاتی رہی اُس پر افسوس نہ کرو۔ کیوں کہ اگر وہ کم ہے تو اُس کو باقی نہیں رہنا ہے اور اگر زیادہ ہے تو اُس کی بلاؤں سے امن نہیں۔ اِس لیے اپنے کاموں میں کوشش کرتے رہو اپنے سامنے سے غفلت کے پردے ہٹا دو۔ اور اپنے مالک کے احسان کے قابل بنو کہ وہ تم پر احسان بالائے احسان کرتا رہے۔ توبہ کو اپنا شعار

بنائے رہو۔ اور موت کے فرشتے کے آنے سے پہلے اپنے دنیا کے کاموں سے فارغ ہو جاؤ۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: حدیثِ قدسی میں خداوندِ قدوس نے ارشاد فرمایا:

"قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلالت کی، عظمت ورفعت کی۔ اگر کوئی بندہ اپنی خواہشات پر میری مرضی کو ترجیح دیتا ہے، تو میں اُس کے لیے اُس کی مصیبت میں برکتوں اور زیادتیوں کو فراہم کر دیتا ہوں، اور آسمان وزمین کو اُس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں، اُس کے لیے تاجروں کی طرح نفع کا سودا کرتا ہوں۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"دنیا کی مثال اُس سانپ کی طرح ہے جو چھونے میں تو نرم ہوتا ہے اور اُس کے پیٹ میں زہرِ قاتل بھرا ہوا ہو۔ عقل مند تو اُس سے بچتا ہے لیکن نادان بچہ اُس کی طرح مائل ہوتا ہے۔" * * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: "دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی طرح ہے۔ پیاسا جتنا پیتا ہے پیاس بڑھتی ہی رہتی ہے یہاں تک کہ پیتے پیتے وہ مر جاتا ہے۔

* * *

قناعت

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جس کے پاس تم سے زیادہ دولت ہے، اُس کو نہ دیکھو۔ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد فرمانا بہت کافی ہے کہ "لوگوں کا مال اور اولاد تمھیں حیران نہ کرے"۔ (القرآن)

نیز ارشاد فرمایا کہ: "اپنی آنکھیں اُن کی طرف نہ اُٹھاؤ جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا، اور چند روزہ زندگی میں اُن کو دنیا کا عیش دیا ہے۔"

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اگر تمھیں دنیا کے عیش وآرام کا خیال آئے تو جنابِ رسولِ خدا کی زندگی کے طریقے کو یاد کرو۔ آنحضرت کی غذا جَو کی روٹی تھی، آپ کا حلوہ کھجور، اور چراغ کھجور کے درخت کی سوکھی شاخ تھی۔ وہ بھی اگر مل جاتی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس نے ہم سے کچھ مانگا، ہم نے اُسے دیا۔ اور جس نے بے نیازی اور بے پروائی سے دنیا کو ترک کر دیا، خدا نے اُس کو دنیا سے بے نیاز بنا دیا۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "تورات میں خداوندِ قدوس نے ارشاد فرمایا: "اے آدمؑ کے فرزند! تو جیسا چاہے ویسا بن جا، اور تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا۔ جو اللہ سے کم رزق پر راضی ہو جائے، تو اللہ اُس کے کم عمل کو قبول کرے گا، اور کم روزی پر جو شخص راضی ہو گیا، اُس کا خرچ بھی ہلکا ہو گیا، اور کمائی پاک ہو گئی، اور وہ برائیوں اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔"

★★★

★ جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا:
"اے ابنِ آدمؑ! اگر تم دنیا سے یہ ارادہ رکھتے ہو کہ وہ تمھارے لیے کافی ہو جائے تو تھوڑا سا سامان بھی کافی ہو جائے گا، اور اگر تھوڑے سے سامان کو کافی نہ سمجھا، تو پھر زیادہ سے زیادہ سامان بھی تمھارے لیے کافی نہ ہوگا۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو (مالدار) غنی بننے کا خواہشمند ہے، وہ اللہ کے یدِ قدرت (عطا) پر اعتماد رکھے، نہ کہ اُس پر جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔"

★ نیز فرمایا: "جس نے اللہ کے عطا کردہ رزق پر قناعت کر لی وہ لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو گیا۔"

★★★

کَفَاف

(روزی کو بقدرِ ضرورت حاصل کرنا)

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"جو کم ہو اور کفایت کرے، وہ بہتر ہے اُس زیادہ سے جو خدا کی یاد سے غافل کر دے۔ اے خدا! محمدؐ و آلِ محمدؐ کو ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "خدا نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا:
"میرا بندہ غمگین ہو جاتا ہے اگر میں اُس کے رزق میں کمی کر دیتا ہوں۔ حالانکہ وہ کمی اُس کو مجھ سے قریب کر دینے والی ہوتی ہے اور میرا بندہ خوش ہوتا ہے اگر میں اُس کے رزق کو بڑھا دوں حالانکہ وہ رزق کی زیادتی اُسے مجھ سے دور کر دیتی ہے۔"

* * *

* نیز امام علیہ السلام سے یہ بھی روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ خداوندِ قدّوس نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا: "مومن بندوں میں میرے نزدیک قابلِ رشک وہ شخص

ہے جو (۱) صلاحیتوں میں اچھا ہو (۲) اپنے مالک کی عبادت دل سے کرتا ہو۔ (۳) لوگوں میں ایسا گمنام ہو کہ کوئی اُس کی طرف انگلی نہ اُٹھائے (۴) اُس کا رزق بس اس کی ضرورت کے برابر ہو، اور وہ اُس پر صبر کرنے والا ہو۔ (۵) بہت جلد اُسے موت آجائے، (۶) اُس کا ترکہ تھوڑا سا ہو (۷) اور اُس پر رونے والے کم ہوں۔"

* * * *

نیک کام میں جلدی کرنا

* * * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تم میں سے جب کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے تو اُس میں دیر نہ کرے۔"

* * *

* نیز آپؑ نے فرمایا: "جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو اُسے جلدی سے کر گذرو۔ تمھیں کیا خبر ہے کہ کونسی چیز تمھیں اُس کام کے کرنے سے روک دے گی۔"

* * *

* نیز آپؑ ہی نے فرمایا: "اپنے دن کی ابتدا کسی نیک کام سے کرو، اور اپنے نامۂ اعمال میں دو[۲] لکھنے والے فرشتوں (کراماً کاتبین)

سے دن کے شروع اور آخر میں نیکی لکھوا دو۔ پھر اگر دن کے درمیان کوئی بُرائی تم سے سرزد ہوگی تو وہ انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"خداوندِ عالم اُس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اُسے چاہیئے کہ اُس کے کرنے میں دیر نہ کرے۔ کیوں کہ کبھی کبھی بندہ ایسا کام کر گذرتا ہے کہ خداوندِ کریم اُس سے فرماتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیے، اور اب میں تیرے گناہ بھی نہ لکھوں گا۔
اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے، اور وہ اُسے عمل میں نہ لائے کیوں کہ بعض اوقات وہ ایسے گناہ بھی کر گذرتا ہے کہ خداوندِ عالم یہ فرماتا ہے کہ مجھے قسم اپنی عزّت وجلالت کی، اِس کے بعد میں تجھے نہ بخشوں گا۔"

* * *

* نیز امام علیہ السّلام نے یہ بھی فرمایا: "جب تم نیکی یا صلۂ رحم (اپنے رشتہ داروں سے نیکی) کرنے کا ارادہ کرتے ہو تو فوراً دو شیطان

تمھارے داہنے بائیں آموجود ہوتے ہیں پس تم جلدی کرو تاکہ وہ دونوں شیاطین تمھیں اُس نیکی سے روک نہ دیں۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم نے عملِ خیر کو اہلِ دنیا (نیکوں) پر اِسی طرح بھاری بنا دیا ہے جس طرح وہ قیامت کے دن میزان میں اُن کے عمل کو وزنی بنائے گا۔ اور بُرائی و شر کو اہلِ دنیا پر (بُرے لوگوں پر) اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے جس طرح وہ قیامت کے دن، میزان میں اُن کے نیک عمل کو ہلکا بنائے گا۔"

* * *

انصاف اور عدل

* انصاف اور عدل کا طریقہ

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خوش خبری ہو اُس شخص کے لیے:
(۱) جس کے اخلاق اچھے ہوں (۲) جس کی طبیعت صاف پاک ہو

(۳) جس کی باطنی کیفیّات میں صلاحیّت ہو۔
(۴) جس کے ظاہری حالات اچھّے اور خوبصورت ہوں۔
(۵) اپنی ضرورتوں سے جو مال زیادہ ہو، وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے۔
(۶) ضرورت سے زیادہ باتیں کرنے سے خود کو روکے۔
(۷) اپنے نفس کے (حقوق کے) بعد دوسروں کے حقوق پورے کرے۔"

* * *

چار باتوں سے جنّت کے چار گھروں کی ضمانت

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو مجھے چار باتوں کی ضمانت دے گا میں اُس کے لیے جنّت کے چار گھروں کی ضمانت دیتا ہوں۔
(۱) خدا کی راہ میں خرچ کرو اور فقر و افلاس سے نہ ڈرو۔
(۲) سلام کو عام کرو (یعنی عام آدمی کو بھی سلام کرو)
(۳) جھگڑے کرنا چھوڑ دو، چاہے تم حق پر ہی کیوں نہ ہو۔
(۴) لوگوں کے ساتھ انصاف کرو اپنی ذات کے معاملہ میں۔"

* نیز فرمایا: "تمام اعمال کے سردار تین اعمال ہیں: (۱) اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے ساتھ انصاف کرو، یہاں تک کہ تم جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنے پر راضی ہو جاؤ۔

(۲) اپنے مال سے اپنے بھائیوں کے ساتھ مواسات وہمدردی کرو۔
(۳) اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ مگر صرف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پر اکتفا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اُسے بجالائے اور جس بات سے منع کیا ہے اُسے ترک کردو۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص اپنی ذات اور دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خداوندِ عزیز اُس کی عزّت کو بڑھاتا ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "قیامت کے دن تین قسم کے آدمی خدا کے لیے اقربُ الخَلْقِ (مخلوق میں سب سے زیادہ قریب) ہوں گے۔
(۱) وہ جسے غصّہ آئے، مگر کمزور پر پوری قدرت رکھنے کے باوجود اُس پر ظلم نہ کرے۔
(۲) وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ رکھتا ہو، تو اُن دونوں میں سے کسی ایک پر بھی ایک جَو کے برابر ظلم نہ کرے۔
(۳) وہ جو حق بات کہے چاہے اُس میں اُس کا اپنا فائدہ ہو یا نقصان۔"

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "خدا نے سب سے بڑا فریضہ اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے وہ یہ ہے کہ: "اپنی ذات کے مقابلے پر دوسروں کے ساتھ انصاف کرے"

* * *

* ابو بلاد سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جہاد پر تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے رکابِ فرس پکڑ لی اور عرض کی: "آپؐ مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں جنت میں جاؤں"۔
* آنحضرتؐ نے فرمایا: "اگر لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم بھی اُسی جذبۂ محبت واحترام کے ساتھ اُن کے پاس ملنے کے لیے جاؤ۔ اور جو برتاؤ تم اپنے لیے پسند نہ کرو، تم بھی ویسا برتاؤ اُن کے ساتھ نہ کرو"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"عدل کرنا، اُس پانی سے بھی زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو ملے۔ وہ عدل کتنا اچھا ہے جو انسان ہمیشہ ہی کرتا رہے، چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو"

* * *

* تیرا امام علیہ السلام نے فرمایا:
"جو دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے، دوسرے اُس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں"۔ * * *

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے مال میں سے فقیروں (ناداروں) کی مدد کرتا ہے اور اپنے نفس کے مقابلے میں لوگوں سے انصاف کرتا ہے، وہ سچّا مومن ہے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جب دو شخص کسی معاملے میں نزاع (جھگڑا) کریں تو اُن میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے ساتھی کے معاملے میں انصاف کرے۔ اور یہ انصاف مقبول نہ ہوگا جب تک کہ وہ مال نہ دیا جائے جو نزاع وجھگڑے کا باعث ہے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی ایک (خاص) جنّت ہے۔ جس میں صرف تین قسم کے لوگ ہی داخل ہوں گے۔ اُن میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو اپنے آپ کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔"

★★★

★

★

لوگوں سے استغناء (بے پروائی)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کا شرف اور عزّت اِس میں ہے کہ وہ رات کو دیر تک کھڑے ہوکر نمازیں پڑھے (نمازِ شب پڑھے) اور (۲) مومن کی عزّت اِس میں ہے کہ وہ لوگوں سے بے پرواہ ہوکر اُن سے اپنی کوئی غرض نہ رکھّے۔" (اپنے اللہ سے لَو لگائے)

* * *

بتوں سے تجھ کو اُمیدی، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

(اقبال)

* * *

دعاء کی قبولیّت کا طریقہ

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ خدائے تعالےٰ سے جو مانگے وہ اُسے دے، تو اُس کو چاہیئے کہ وہ لوگوں سے بالکل مایوس اور نا اُمید ہوکر اپنی تمام تر اُمیدیں صرف خدا سے وابستہ کرلے۔ جب اللہ اُس کے دل کی حالت معلوم

کرے گا، پھر بندہ خدا سے جو سوال کرے گا، خدا اُس کو پورا کر دے گا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا: "میں نے بھرپور نیکی کو اِس بات میں دیکھا ہے کہ (۱) انسان اپنی طمع کو بندوں سے قطع کر لے۔ یعنی اُن سے کسی قسم کے فائدے کی توقّع نہ رکھّے۔

(۲) تمام باتوں میں صرف خدا سے اُمیدیں رکھّے۔ پھر خدا ہر معاملے میں اُس کی دعاء قبول فرمائے گا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "تمھارے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور اُن سے بے پروائی اِس طرح جمع ہو کہ تمھاری احتیاج یہ ہو کہ اُن سے خوش ہو کر نرمی سے گفتگو کرو۔ اور تمھاری اُن سے بے پروائی اپنی عزّت کی حفاظت اور بقاء کے لیے ہو۔" (نہ کہ اُن کو ذلیل کرنے کے لیے)

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "لوگوں سے اپنی حاجات کا طلب کرنا، اپنی بے عزّتی کرانا ہے، اور حیاء کا رخصت ہو جانا ہے۔ اور لوگوں سے طلب نہ کرنا، بے پرواہ ہو جانا مومن کے لیے دین میں عزّت ہے۔"

* * *

صلۂ رحم

(لوگوں اور خاص طور سے رشتہ داروں سے اچھّا سلوک کرنا)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "ارحام سے یہاں مراد لوگوں پر رحم کرنا۔ اور اِس کام کو بہت بڑا کام سمجھنا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اِس کام کا ذکر اپنے ذکر کے قریب کیا ہے۔ خدا نے فرمایا:

"اُس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور صلۂ رحم کرو۔" (القرآن)

* * *

* نیز امام علیہ السّلام سے روایت ہے کہ: "ایک شخص جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

"یا رسول اللہ ص! میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطعِ رحم کیا، مجھے گالیاں دیں۔ میں نے اُن سے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے"

* آنحضرت ص نے ارشاد فرمایا: "اِس صورت میں خدا بھی تم سب کو چھوڑ دے گا۔"

* اُس نے عرض کی: "پھر میں کیا کروں"؟

* آپ ص نے ارشاد فرمایا: "جس نے تم پر رحم نہیں کیا، اس پر رحم کرو،

جس نے تم کو حق سے محروم کیا، اُس پر بخشش کرو، جس نے تم پر ظلم کیا، اُس کو معاف کر دو، اگر تم نے ایسا ہی کیا تو خدا کی طرف سے تمھارے لیے اُن پر غلبہ حاصل ہوگا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "ایک شخص صلۂ رحم کرتا ہے جبکہ اُس کی عمر صرف تین سال باقی رہتی تھی۔ خدا اُس کے اُس صلۂ رحم کرنے کی وجہ سے اُس کی عمر تیس ۳۰ سال کر دیتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "صلۂ رحم (رشتہ داروں اور دوسروں پر رحم کرنا) اعمال کو پاک بھی کرتا ہے، اور مال کو زیادہ بھی کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے، اور خدا کے سامنے حساب کو آسان کرتا ہے، اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔ (عمر کو بڑھاتا ہے)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "صلۂ رحم اخلاق کو اچھا کرتا ہے، ہاتھ کو بخششوں والا بناتا ہے، نفس کو پاک کرتا ہے، رزق کو زیادہ کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے"۔ (عمر بڑھاتا ہے)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"یقیناً رحم (صلۂ رحمی) عرشِ خدا سے معلّق (ملی ہوئی) ہے اور صلۂ رحم خدا سے کہتا ہے کہ اے اللہ! جس نے مجھ سے تعلّق قائم رکھا، تو بھی اُس کے ساتھ بھلائی کرنے کا تعلّق قائم رکھ، اور جس نے مجھ سے اپنا تعلّق توڑ دیا (یعنی صلۂ رحم کرنا چھوڑ دیا) اُس سے تو بھی اپنا تعلّق توڑ لے۔ اور یہاں رحم سے (اوّلین) مراد رحمِ آلِ محمدؐ ہے۔ اور یہی خدا کا ارشاد ہے: "وہ لوگ جن کو تعلّقات کے قائم رکھنے کا حکم اللہ نے دیا ہے اُنھیں قائم رکھتے ہیں": یعنی:

"اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ" (القرآن)

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "قیامت کے دن اعضاء میں سب سے پہلے بولنے (گواہی دینے) والا (عورتوں کا) رحم ہوگا۔ وہ کہے گا: 'یا ربّ! جس نے دنیا میں صلۂ رحم کیا ہے تو آج اُس اور اپنے درمیان کے فاصلے کو ملا دے۔ اور جس نے دنیا میں رحم سے تعلّق توڑ لیا تھا، آج تو بھی اُس سے تعلّق توڑ لے۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "صلۂ رحم کرو اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو۔ اور اپنے عزیزوں کو اذیّت دینے سے ہاتھ کو روکو۔ صلۂ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور

رشتہ دار محبت کرتے ہیں۔"

* * *

* جناب ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے روز صراط کے دو کنارے ہوں گے (۱) رحم (۲) امانت، پس جب صلۂ رحم کرنے والا اور امانتیں ادا کرنے والا صراط پر سے گذرے گا تو وہ جنّت کی طرف راستہ پائے گا۔ (اور جنّت میں داخل ہوگا) لیکن جب امانتوں میں خیانت کرنے والا اور قاطعِ رحم صراط کے اوپر سے گذرے گا تو اُس کو کوئی عمل فائدہ نہ دے گا۔ صراط نیچی ہو کر اُسے جہنّم میں گرا دے گی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلۂ رحم نہیں کرتی۔ مگر جب وہ بھی صلۂ رحم کرنے لگتے ہیں تو اُن کے مالوں میں ترقی ہوتی ہے اور اُن کی عمریں بڑھا دی جاتی ہیں۔

پس کیا ٹھکانا ہے اُن لوگوں کے ثواب کا جو نیک لوگ ہوں اور صلۂ رحم بھی کریں۔" * * *

* تیسرا امام علیہ السّلام نے فرمایا:

"صلۂ رحم روزِ قیامت کے حساب کو آسان کرتا ہے، اور

عمر کو زیادہ کرتا ہے، بُرائیوں سے بچاتا ہے، اور رات کو صدقہ خداوندِ تعالےٰ کے غضب سے محفوظ رکھتا ہے۔"

* * *

* صفوان جمّال سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور جناب عبداللہ بن حسن (مثنّٰی) کے درمیان تلخ کلام ہوگئی، شام کے وقت دونوں ایک دوسرے جدا ہو گئے۔ صبح کے وقت میں نے دیکھا کہ حضرت امام علیہ السلام جناب عبداللہؑ کے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے ایک کنیز سے کہہ رہے ہیں کہ عبداللہ سے کہو کہ وہ باہر آئیں۔ جب وہ باہر آئے تو عبداللہ نے پوچھا کہ صبح صبح آپؑ کے آنے کا کیا سبب ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "میں نے قرآن مجید میں آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا۔ وہ آیت یہ ہے: " اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝"

یعنی: "جو لوگ ملاتے ہیں اُس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے ہیں، اور بُرے حساب سے ڈرتے ہیں۔"

یہ سُن کر عبداللہ بن حسن نے کہا: آپؑ نے درست فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو قرآن میں پڑھا ہی نہیں تھا۔

اس کے بعد دونوں بغلگیر ہوئے اور گریہ کرنے لگے۔" (یہ ہے صلۂ رحم)

* * *

* * *

والدین کے ساتھ نیکی کرنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

" وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا " (سورۃ ۱۷ آیت ۲۳ پ ۱۵)

اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔" (بقرۃ ۸۳)

اس آیت میں " اِحْسَانًا " سے کیا مراد ہے۔ ؟

★ آپؑ نے فرمایا: " احسان سے مراد یہ ہے کہ اپنے والدین سے اچھی طرح ملو اور اُنھیں کسی ایسی چیز کے مانگنے کی بھی تکلیف نہ دو جس کی اُنھیں ضرورت ہو، چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ (یعنی بغیر مانگے اُن کی ضرورت کو پورا کرو، اور تم کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اُنھیں کس چیز کی ضرورت کب درپیش ہوتی ہے۔)

کیا خداوندِ عالم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: " تم ہرگز نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کر دو " (دوسروں کے لیے) (پارہ ۴ رکوع ۶ آیت ۹۲)

پھر فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد یہ بھی ہے کہ:

" اگر اُن دونوں (والدین) میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو اُن سے اُف تک نہ کہو، اور نہ اُن کو جھڑکو۔" (سورۃ ۱۷ آیت ۲۳ پ ۱۵)

پھر فرمایا: اگر وہ تمھیں بُرا بھلا کہیں تب بھی نہ جھڑکو، اور وہ تمھیں ماریں

تب بھی نہ جھڑکو۔ اور اُن سے بہت ادب سے نرمی کے ساتھ بات کیا کرو۔ اور وہ تمھیں ماریں تو اُن سے کہو اللہ آپ دونوں کی مغفرت فرمائے۔ سب سے اچھّا کلام یہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "عاجزی وانکساری کے ساتھ اُن کے سامنے جھک جاؤ۔"

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُن کی طرف رحم اور نرمی سے دیکھو، اُن کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو، اور اپنے ہاتھ اُن کے ہاتھوں سے اونچا نہ کرو، اور اُن کے قدموں سے اپنا قدم آگے نہ بڑھاؤ۔" (یعنی اُن کے آگے آگے نہ چلو۔)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ص! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے"

آنحضرت ص نے ارشاد فرمایا: "(۱) اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو۔ چاہے تمھیں آگ ہی میں کیوں نہ جلا دیا جائے۔ یا سخت سزا دی جائے جبکہ تمھارا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

(۲) اور والدین کی اطاعت کرو، اُن سے نیکی کرتے رہو، چاہے وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں۔ وہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو اپنے اہل سے نکال دو (طلاق دے دو) اور اس کے مال سے کچھ نہ لو۔ تو ایسا ہی کرو۔ یہ علامتِ ایمان ہے"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک چیز ایک بہت بڑے اونٹ کی شکل میں (میدانِ محشر میں) وارد ہوگی، اور بڑی تیزی سے مومن کی پشت کو دھکا دے کر جنّت میں داخل کردے گی۔ فرشتے کہیں گے یہ چیز والدین کے ساتھ اچھا سلوک ہے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام سے راوی (منصور بن جازم) نے دریافت کیا: فرزندِ رسولِ خدا! "کون سا عمل افضل ہے"؟
آپؑ نے فرمایا: (۱) وقت پر نماز پڑھنا۔ (۲) والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (یعنی سخت کوشش یا جنگ کرنا)۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: "باپ کا حق اولاد پر کیا ہے"؟
★ آنحضرتؐ نے فرمایا: "باپ کا نام نہ لے۔ باپ کے آگے آگے نہ چلے۔ باپ کے بالکل سامنے نہ بیٹھے۔ باپ کو گالی دلوانے کا سبب نہ بنے۔ (کوئی ایسا کام نہ کرے کہ کوئی اُس کے باپ کو گالی دے) ★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "آخر کس چیز نے تمھیں ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے روک دیا چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ تم کو چاہیئے کہ اُن کی طرف سے نماز پڑھو، صدقہ دو، حج کرو، روزے رکھو۔ پس جو شخص بھی اپنے ماں باپ کے لیے ایسی کوئی نیکی کرے گا، تو اللہ اُس کو اُس نیکی اور صلۂ رحم کے بدلے میں خیرِ کثیر (بہت زیادہ فائدے) عطا فرمائے گا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو الحسن امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ: "کیا میں اپنے والدین کے بارے میں دعا کروں جبکہ وہ مذہب حق بھی نہ رکھتے ہوں"؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں اُن کے دعا کرو، صدقہ دو اور اگر وہ زندہ ہوں اور حق پر نہ ہوں، پھر بھی اُن کی خدمت کرو۔ کیوں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، نافرمانی کی تعلیم دینے کے لیے نہیں۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ایک شخص جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدین سے نیکی کے بارے میں دریافت کیا:"؟

★ آنحضرت ؐ نے فرمایا: "اپنی والدہ سے نیکی کرو، اپنی والدہ سے نیکی کرو،

اپنی والدہ سے نیکی کرو۔ اپنے والد سے نیکی کرو، اپنے والد سے نیکی کرو اپنے والد سے نیکی کرو۔" آپؐ نے والدہ کا ذکر والد سے پہلے کیا۔

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت اِس طرح بھی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کیا: یا رسول اللہؐ! میں (خدا کے بعد) کس کی اطاعت کروں"؟

* آنحضرتؐ نے فرمایا: "اپنی ماں کی"۔

* اُس نے پھر عرض کی: "پھر کس کی اطاعت کروں"؟

* آنحضرتؐ نے فرمایا: "اپنی ماں کی"۔

* اُس نے پھر عرض کی: "پھر کس کی اطاعت کروں"۔؟

* آنحضرتؐ نے فرمایا: "اپنی ماں کی (اطاعت کرو)"

* اُس نے پھر عرض کی: "پھر کس کی"۔؟

* آنحضرتؐ نے فرمایا: "اپنے باپ کی (اطاعت کرو)۔

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

* یا رسول اللہؐ! "میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں"۔

* آپؐ نے فرمایا: "خدا کی راہ میں جہاد کرو۔ کیوں کہ اگر تم قتل ہو گئے تو ہمیشہ

زندہ رہو گے، اور خدا کی طرف سے رزق پاتے رہو گے۔ اور اگر تم اپنی موت مرو گے تب بھی تمہارا اجر اللہ پر ہو گا۔ اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آؤ گے تو تمہارے سارے گناہ پیدائش سے اب تک کے معاف ہو جائیں گے۔" اُس نے عرض کی: "یا رسول اللہؐ! میرے والدین بوڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبّت کرتے ہیں۔ وہ میرا جہاد پر جانا پسند نہیں کرتے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: "پھر تم جہاد پر نہ جاؤ اور اپنے والدین کے پاس رہو۔ اُس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن کی تم سے ایک دن یا ایک رات کی محبت وانس کرنا سال کے جہاد سے بہتر ہے۔"

* * *

★ راوی ابراہیم بن شعیب کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: فرزندِ رسولِ خداؐ! میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے اور کمزور بھی ہیں، جب وہ قضائے حاجت کے لیے (بیت الخلاء) جاتے ہیں تو ہم اُن کو اُٹھا کر لے جاتے ہیں۔"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ممکن ہو تو یہ کام تم خود ہی کرتے رہو نوکروں پر نہ چھوڑ دینا۔ تم اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اُن کو کھلایا کرو۔ کیوں کہ یہ کام قیامت کے دن خدا کے عذاب سے بچانے والا (سپر) ہو جائے گا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ "تین چیزیں ایسی ہیں کہ خداوندِ عالم نے جن کو ترک کرنے کی اجازت

(کسی حال میں) نہیں دی۔ (۱) امانتوں کا ادا کرنا، خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد (۲) عہد پورا کرنا، خواہ نیک آدمی سے عہد کیا ہو یا بُرے آدمی سے (۳) والدین کے ساتھ نیکی، خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔"

* * *

★ راوی حنان بنِ سُدیر سے روایت ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: "کیا کوئی بیٹا اپنے باپ کی خدمت کا بدلہ دے سکتا ہے؟"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "دو چیزوں سے۔ اگر باپ غلام ہے تو اُس کو آزاد کرا دے۔ اور اگر مقروض ہے تو اُس کا قرض ادا کر دے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص اپنے والدین کی زندگی میں اُن کے ساتھ نیکی کرتا ہو، مگر اُن کی موت کے بعد اُن کا قرض ادا نہ کرے اور اُن کے لیے خدا سے گناہوں کی معافی نہ طلب کرے تو خدا اُس کو عاق (والدین کا نافرمان) لکھتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص والدین کی زندگی میں عاق (نافرمان) ہوتا ہے۔ کیوں کہ وہ اُن کے ساتھ نیکی نہیں کرتا، لیکن والدین کے مرنے کے بعد وہ اُن کا قرض ادا کر دیتا ہے اور اُن کے لیے خدا سے معافیاں مانگتا ہے تو خداوندِ کریم اُس کو نیک لوگوں میں لکھتا ہے۔"

* * *

مسلمانوں کے کاموں میں کوششیں کرنا، اُن کو فائدے پہنچانا اور اُن کو نصیحت کرنا۔

* * * * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اِس حال میں صبح کرے کہ وہ مسلمانوں کے معاملات میں غم نہ کھاتا ہو اور اُن سے ہمدردی نہ رکھتا ہو، وہ مسلمان نہیں۔"

* * *

* نیز فرمایا: "مسلمانوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والا وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ کھلا دل اور صاف سینہ رکھتا ہو۔" (یعنی کسی سے دشمنی نہ رکھے، کشادہ دلی سے ملے اور اُن کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔)

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم اپنے اوپر لازم قرار دو لوگوں کو نصیحت کرنا (اور اُن کو فائدے پہنچانا) اور یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی (قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ) ہونا چاہیئے کیوں کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک اِس سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے۔"

* * *

★ نیز آنحضرتؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: "جو شخص کسی مسلمان کو فریاد کرتا ہوا سنے اور جواب نہ دے وہ مسلمان نہیں۔"

★★★

★ نیز ارشاد فرمایا: "مخلوقِ خدا، خدا کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو خدا کے کنبے کو فائدہ پہنچائے اور اپنے اہلِ بیت (خاندان) والوں کو خوش رکھے۔"

★★★

★ نیز ارشاد فرمایا: "جو شخص مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچالے، اُس پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے اس آیت "قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا" یعنی: "لوگوں سے اچھی بات کہو" کے متعلق فرمایا کہ: "تم لوگوں سے ایسی اچھی سے اچھی بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمھارے بارے میں کہی جائے۔

★ پھر فرمایا: قرآن کی یہ آیت: "وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ" حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ: "خدا نے مجھے مبارک بنایا، میں جہاں بھی رہوں۔"
(سورۃ ۱۹ مریم آیت ۳۱)

اِس آیت میں "مبارک" سے مراد و معنی: "بہت زیادہ فائدے پہنچانے والا ہے۔"

★★★

بوڑھوں کی عزّت کرنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"بوڑھے مسلمان کی عزّت کرنا ایسا ہی ہے جیسے خدا کی عزّت کرنا۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے بڑوں کی تعظیم کرو، اور اُن کے ساتھ صلۂ رحم (اچھّا سلوک) کرو۔ اور سب سے افضل صلۂ رحم یہ ہے کہ اُن کی تکلیفوں کو دور کرو۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص ہمارے بڑوں کی عزّت و توقیر نہیں کرتا، اور ہمارے چھوٹوں پر رحم (مہربانی) نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

* * *

مومنین کا آپس میں بھائی بھائی ہونا

* * *

★ مفضّل بن عمر سے روایت ہے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

نے فرمایا: "مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ہی ماں باپ کی اولاد۔ اگر اُن میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو، تو دوسروں کو چاہیئے کہ اُس کی وجہ سے رات بھر جاگتے رہیں۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن، مومن کا بھائی ہے، اُس کا محافظ ہے، اُس کو حق کا راستہ بتاتا ہے، اُس سے خیانت نہیں کرتا، اُس کو دھوکہ نہیں دیتا، اُس پر ظلم نہیں کرتا، اور اُس سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "مومن، مومن کا بھائی ہے وہ دونوں ایک بدن کی طرح ہیں، اگر ایک عضوِ بدن کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اُس کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے، اور مومن کی روح، خدا کی روح سے ہے جو روحِ خدا سے وہی تعلّق رکھتی ہے جو سورج کی کرن سورج سے تعلّق رکھتی ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔"

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "خدا نے مومنین کو جنّت کی مٹّی سے پیدا کیا ہے اور اُن کی صورتوں میں جنّت کی ہوا کو لہرا دیا ہے۔ لہٰذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔" (فَاِذٰلِكَ هُمْ اِخْوَةٌ لِّاَبٍ وَّاُمٍّ)

* * *

(یا) "ایسے سگے بھائی ہیں جن ماں باپ ایک ہوں۔"

مومن کا مومن پر حق

* * *

* فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ: اگر مومن بھوکا ہے تو اُس کو کھانا کھلائے، ننگا ہو تو اُسے کپڑے پہنائے، اُس کی مصیبت دور کرے، اور اگر مر جائے تو اُس کے گھر والوں کی خبر گیری کرے۔"

* * *

* راوی مُعلّٰی بن خُنَیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے"؟

* آپؑ نے فرمایا: "سات حق واجب ہیں۔ اگر اُن میں سے ایک حق بھی ادا نہ ہو تو وہ خدا کی اطاعت اور ولایت (سرپرستی) سے باہر نکل جائے گا، اور خدا کی اطاعت کا اُس میں کوئی حصّہ نہ رہے گا۔

(۱) سب سے آسان حق مردِ مسلم کا یہ ہے کہ تم جس چیز کو اپنے لیے پسند کرو، وہی اُس کے لیے بھی پسند کرو۔ اور جس چیز کو اپنے لیے بُرا سمجھو، اُس کے لیے بھی اُسے بُرا سمجھو۔

(۲) اُس کے غصّہ سے بچتے رہو اور اُس کی مرضی پر چلتے رہو اور اُس کے حکم کی اطاعت کرو۔ (۳) اپنی جان و مال، ہاتھوں، پیروں سے

اُس کی مدد کرے۔ (۴) چوتھا حق یہ ہے کہ اُس کی حفاظت کرے، اُس کی رہنمائی کرے۔ اُس کے حالات سے باخبر ہو۔

(۵) پانچواں حق یہ ہے کہ خود کھانا نہ کھائے اگر وہ بھوکا ہو۔ اور نہ پانی پیے اگر وہ پیاسا ہو، اور لباس نہ پہنے اگر اُس کے پاس لباس نہ ہو۔

(۶) چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمھارا نوکر ہو اور اُس کے پاس نوکر نہ ہو تو اپنے نوکر کو اُس کے پاس بھیج دو، تاکہ وہ اُس کے تمام کام کرے۔

(۷) ساتواں حق یہ ہے کہ اُس کی قسم کو قبول کرے، اُس کی دعوت کو قبول کرے، مریض ہو تو اُس کی عیادت کو جائے، مر جائے تو اُس کے جنازے میں شریک ہو، اور اگر اُس کی کوئی ضرورت ہو تو معلوم ہو سکے اُس کو پورا کرنے میں جلدی کرے۔ اور اُس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے۔ . . . . . اور اگر تم نے ایسا کیا تو تمھاری محبّت اُس سے اور اُس کی محبّت تم سے مل جائے گی۔" (یعنی تمہاری محبّت اور خلوص ثابت ہو جائے گا)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "خدائے تعالےٰ کی اِس سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔"

* * *

* آپؑ نے یہ بھی فرمایا: "اگر ایک مومن دوسرے مومن سے یہ

کہے کہ تو میرا دشمن ہے تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا۔ اگر یہ بات کہنے والا سچّا ہے، تو دوسرا کافر، اور اگر کہنے والا جھوٹا ہے تو کہنے والا کافر۔

اگر مومن، مومن پر تہمت لگائے گا تو اُس کا ایمان اُس کے دل میں اِس طرح گھل کر ختم ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں ختم ہو جاتا ہے جبکہ مومن کا نور آسمان والوں کے لیے اِس طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔

* مومن اللہ کا دوست ہوتا ہے، اور اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اللہ کے دین کے لیے کام کرتا ہے، وہ خدا پر جھوٹ نہیں باندھتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔"

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"اللہ عزّ وجلّ کی ایک مخلوق عرشِ الٰہی کی داہنی جانب ہوگی۔ جن کے چہرے برف سے زیادہ سفید اور آفتاب سے زیادہ چمکدار ہوں گے"۔
* کسی نے دریافت کیا: "یا رسول اللہ ص! وہ کون لوگ ہیں"؟
* آنحضرت ص نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی جلالت و بزرگی کا لحاظ رکھتے ہوئے (یعنی اللہ کا حکم مانتے ہوئے) ایک دوسرے سے محبّت رکھتے تھے۔"

* * *

* محمدؐ بن عجلان سے روایت ہے کہ میں فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے سلام کیا، پھر اُس نے اپنے علاقے کے مومنین کی بڑی تعریفیں کیں، اور امامؑ کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا، اور اُن کے اوصاف بیان کرنے میں مبالغہ کیا۔

* امام علیہ السلام نے اُس سے دریافت کیا: "کیا وہاں کے دولت مند لوگ فقراء کے پاس آکر اُن کا حال معلوم کرتے ہیں"؟

* اُس نے عرض کی: "بہت کم"۔

* پھر آپؑ نے دریافت کیا: "مالدار لوگ فقراء (غرباء) کے ساتھ کتنا ملتے جُلتے ہیں"؟

* اُس نے عرض کی: "ایسا بھی بہت کم ہوتا ہے"۔

* پھر آپؑ نے دریافت کیا: "اغنیاء کا فقراء کے ساتھ صلۂ رحم کیسا ہے"؟

* اُس نے عرض کی: "مولیٰ! آپؑ تو ایسے اخلاق کی بات کر رہے جن کی ہمارے ہاں بہت کمی ہے"۔

* آپؑ نے فرمایا: "پھر تم اُن کو شیعہ کیسے سمجھتے ہو"؟

* * *

* راوی ابواسماعیل کہتا ہے کہ میں نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے عرض کی: "مولیٰ! ہمارے ہاں

شیعوں کی تعداد بہت ہے۔" فرمایا: کیا مالدار لوگ فقراء کی مدد کرتے ہیں؟ کیا نیکی کرنے والے لوگ بُرے لوگوں کو معاف کرتے ہیں؟ کیا وہ آپس میں ہمدردی کرتے ہیں"؟

* میں نے عرض کی: "نہیں"۔

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "پھر وہ شیعہ نہیں ہیں۔ شیعہ تو وہ ہے جو ایسا ہو۔"

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے ساتھیوں کی عزّت کرو، اُن کا وقار قائم رکھو، ایک دوسرے سے ناراض ہو کر نہ ملو، ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاؤ، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے آپ کو کنجوسی سے بچاؤ، اِس طرح خدا کے سچّے بندے بن جاؤ۔"

* * *

* نیز فرمایا: "اگر تم مومن کا حق ادا کرو گے تو اپنی محبّت ہماری محبّت سے، اور خدا کی محبّت سے ملا دو گے۔"

* * *

* جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے، اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ سفر سے واپس آجائے تو اُس سے ملنے کے لیے آئیں۔"

* * *

ایک دوسرے پر رحم کرنا اور مہربانی کرنا

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ سے ڈرتے رہو، آپس میں بھائی بھائی بنے رہو۔ ایک دوسرے سے محبت اور صلۂ رحم کرتے رہو، اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے رہو، ملاقاتیں کرتے رہو، اور ہمارے حالات بیان کرو، اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔ (یعنی ہماری حدیثیں، اور ہماری فضیلتیں بیان کرتے رہا کرو)۔"

* * *

مومن بھائیوں کی زیارت کرنا

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر کوئی شخص خدائے تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور خدا کے نزدیک اِس کام اجر پانے کے لیے، وہ اپنے کسی مومن برادر کی زیارت و ملاقات کے لیے جائے تو خداوندِ عالم اُس پر ستّر ہزار فرشتوں کو معیّن فرماتا ہے جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ: "تم سے جنّت خوش ہے، اور تم جنّت میں خوش وخرّم رہو گے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اے خیثمہ! (تم جا رہے ہو) ہمارے دوستوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا، اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرنا، اور کہنا کہ مالدار لوگ فقراء کی عیادت (احوال پرسی) کیا کریں، طاقتور لوگ، کمزوروں کے ساتھ مہربانی کیا کریں، اُن کے جنازوں میں شریک رہا کریں، اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملتے رہا کریں، یہ ملنا جلنا ہمارے امرِ امامت کے لیے زندگی ہے۔ اللہ اُس بندے پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔

اے خیثمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم کسی سے خدا کا عذاب دفع نہیں کرتے، مگر اُس کے عمل سے۔ یعنی صرف اقرارِ امامت کافی نہیں ہے جب تک نیک اعمال نہ بجا لائے اور بُرائیوں سے بچتا رہے تم ہماری ولایت (محبت و سرپرستی) کو حاصل نہیں کر سکتے بغیر اِس کے کہ بُرائیوں سے بچنے والی زندگی اختیار کیے رہو۔

قیامت کے دن سب سے زیادہ بُرا حال اُس کا ہوگا جو عدل و انصاف اور اچھائیوں کی زبانی تعریف کرے اور عملاً اُس کی مخالفت کرے۔" (یعنی عمل نہ کرے)۔

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب جابرؓ سے روایت سنی کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ مجھ سے جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ اللہ عزّ وجلّ نے ایک فرشتے کو زمین پر اُتارا۔ وہ ایک مکان کے دروازہ پر پہنچا، جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت کا منتظر تھا۔

* اُس فرشتے نے اُس شخص سے دریافت کیا: "اِس گھر والے سے تمھاری کیا حاجت ہے"؟

* اُس شخص نے کہا: "یہ میرا مسلمان بھائی ہے، میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے اِس بھائی کی زیارت کے لیے یہاں آیا ہوں۔"

* فرشتے نے دریافت کیا: "بس اسی کام کے لیے آئے ہو"؟

* اُس نے کہا: "ہاں۔ بس یہی کام ہے۔"

* فرشتے نے کہا: "میں اللہ کا بھیجا ہوا پیغام تمھارے پاس لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے کہ میں نے تجھ پر جنّت کو واجب کر دیا ہے"۔ اور یہ بھی فرماتا ہے کہ: "جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا، اُس نے گویا میری زیارت کا شرف حاصل کر لیا۔ اور اِس کام کا اجر و ثواب میرے ذمّے یہ ہے کہ میں نے اُس کو جنّت عطا کی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص خدائے بزرگ و برتر کی خوشی حاصل کرنے کے لیے

کسی مسلمان بھائی کی زیارت کرے، تو وہ گویا خدا کے زائروں میں سے ہے۔ اور خداوندِ کریم کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے زائروں کا اکرام کرے۔"

★ ★ ★

مصافحہ کا ثواب

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ: "جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے (ہاتھ ملاتا ہے) اور اُس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے، تو اُس کے گناہ اِس طرح گرتے ہیں جیسے خزاں کے موسم میں درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔"

★ ★ ★

★ نیز فرمایا: "جس طرح کوئی خدا کی صفت (تعریف) بیان کرنے پر قادر نہیں، اِسی طرح ہماری تعریف بھی بیان کرنے پر قادر نہیں، اور اِسی طرح مومن کی تعریف بیان کرنے پر قدرت نہیں رکھتا جب مومن، مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ عزّ و جلّ اُن کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے پس اُن دونوں کے گناہ اِس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتّے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے گناہ جھڑتے رہتے ہیں پس اُس مومن کی تعریف بیان کرنا کس کے بس کی بات ہوگی۔"

★ ★ ★

مُعانقہ (مُحبّت سے گلے ملنا)

* * *

★ فرزندِانِ رسولِ خدا حضرت امام محمّد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السّلام نے فرمایا کہ: "جب کوئی مومن کسی مومن کا حق پہچان کر اُس کی زیارت کو (اپنے گھر سے) چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا ہے، اور اُس کا ایک گناہ مٹاتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ جب وہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اُس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جب وہ دونوں گلے ملتے ہیں تو خداوندِ کریم اُن کی طرف توجّہ فرماتا ہے، پھر فخر و مباہات کرتا ہوا فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ دیکھو! میرے اِن بندوں کو، یہ ایک دوسرے سے ملتے اور آپس میں محبّت کرتے ہیں صرف میری خوشنودی کے لیے۔ اب میرے لیے یہ مناسب ہے کہ میں اِنھیں جہنّم کی سزا نہ دوں۔"

پس وہ مومن جب ملاقات کے بعد پلٹتا ہے تو فرشتے اُس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور اُس کو اور اُس کے کلام کو دنیا و آخرت کے مصائب سے بچاتے ہیں۔ پس اُس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دونوں راتوں کے درمیان مرجاتا ہے تو اُس کو حساب سے معاف کردیا جاتا ہے۔ اور جس مومن سے ملاقات کے لیے وہ مومن جاتا ہے، اگر وہ بھی اُس مومن کا حق پہچانتا ہے تو اُس کے لیے بھی یہی اجر ہے۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "دو مومن جب ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں تو خدا کی رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے بشرطیکہ وہ خدا کی خوشی کے لیے ملتے ہوں، تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ تمھارے تمام گناہ جواب تک تم نے کیے تھے معاف کر دیے گئے، اب تم اپنے عمل کو نئے سرے سے شروع کرو۔"

پھر وہ دونوں مومن آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اِن کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کہ کوئی راز کی بات ہو۔

★ راوی نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا: "کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے"؟

★ امام علیہ السلام نے گہری سانس لی، پھر فرمایا: "ملائکہ نہ جانیں تو وہ خدا جو ہر چھپی اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے، وہ تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔"

★★★

تقبیل (محبّت سے بوسہ دینا)

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تمھارے لیے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی ملے تو اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دے کہ وہ نور کا مقام ہے۔

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کسی کے سر یا ہاتھ کو بوسہ نہ دیا جائے، سوائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (سرِ اقدس اور دستِ مبارک کے) یا جس کو آنحضرت ص نے چاہا ہو"۔ (یعنی وصیِ رسول ص)۔

★ ★ ★

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اپنی زوجہ یا طفلِ صغیر (یعنی وَلَدِ صغیر) کے دہن (لبوں) پر بوسہ دینا چاہیئے۔"

★ ★ ★

اماموں اور برادرانِ مومن کا ذکر

(اور اُس کی فضیلت)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر مہربان اور رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہمارا (محمد ص و آلِ محمد ص کا) ذکر اللہ کے ذکر سے (وابستہ) ہے۔ جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو لازماً وہ اللہ کا ذکر ہوگا۔ اور جب ہمارے دشمنوں کا ذکر ہوگا، تو شیطان کا ذکر ہوگا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تم لوگ ایک دوسرے کی زیارت (ملاقات) کرتے رہا کرو۔ کیوں کہ اِس سے تمھارے دل زندہ رہیں گے اور ہماری حدیثیں بیان کی جائیں گی تو تم ایک دوسرے پر مہربان رہو گے، اگر تم اُن پر عمل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے، اور نجاتِ (اُخروی) حاصل کرو گے۔ (یعنی آخرت میں گناہوں کی سزا سے نجات پاؤ گے)

اور اگر ہماری احادیث کو (بیان کرنا اور اُن پر عمل کرنا) چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ ہماری احادیث کو اپنائے رہو، تو میں خود تمھاری نجات کا ضامن ہوتا ہوں۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "آسمان کے فرشتے جب دیکھتے ہیں کہ دو چار آدمی زمین پر آلِ محمدؐ کے فضائل بیان کر رہے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں: "تم اِن لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ تعداد میں کم ہونے کے باوجود اور دشمنوں کی کثرت کے باوجود آلِ محمدؐ کی فضیلتیں بیان کر رہے ہیں۔"

دوسرے فرشتے کہتے ہیں: "یہ اللہ کا فضل و کرم ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور یقیناً اللہ بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔"

(القرآن)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جب تین یا اس سے زیادہ مومنین ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو اُن کی تعداد کے برابر فرشتے بھی وہاں آجاتے ہیں۔ اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو فرشتے دعا کرتے ہیں کہ خدایا! تو اِن کو اس شر سے دور رکھنا۔ اگر وہ کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے خداوندِ کریم سے اُس کو پورا کرنے کی دعا کرتے ہیں

اِسی طرح جہاں کہیں ہمارے تین[۳] منکر جمع ہوتے ہیں، وہاں پر دس شیاطین بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ جب وہ لوگ ائمہ اہلِ بیتؑ کی برائی بیان کرتے ہیں، تو شیاطین بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اگر وہ ہنستے ہیں، تو شیاطین بھی ہنستے ہیں، اور جب وہ اوصیاءِ خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو شیاطین بھی گالیاں دیتے ہیں۔

پس اگر کوئی مومن اُن میں آ پھنسے تو جب وہ ایسی باتیں کریں تو وہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو، اور شیاطین کا ساتھی نہ بنے۔ کیوں کہ خدا کے غضب کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹا سکتی ہے۔

اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل میں اُن باتوں سے نفرت کرتا رہے، اور وہاں سے چلے جانے کا کوئی بہانہ تلاش کر کے اُن سے عذر کر کے اُٹھ کر چلا جائے۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "شیاطین کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دینے والی چیز برادرانِ ایمانی کا، صرف خدا کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے ملنا ہوتا ہے۔ جب دو مومن ایک جگہ جمع ہوکر خدا کا ذکر کرتے ہیں، اور ہم اہلِ بیتؑ کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرے کو بُری طرح نوچتا ہے، اور اِس قدر اُس کو تکلیف ہوتی ہے کہ اُس کی روح درد کی شدّت سے چیختی، چلّاتی اور فریاد کرتی ہے، تمام فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پھر شیطان وہاں سے مردود بن کر بھاگتا ہے۔"

* * *

مومن کو خوش کرنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے بندۂ مومن کو خوش کیا، اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا۔"

* * *

★ نیز آپؑ نے فرمایا: "اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر مسکرانا نیکی ہے اُس کے غم کو دور کرنا نیکی ہے اور خدا کی سب سے زیادہ پسندیدہ عبادت

یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم نے حضرت موسیٰ سے فرمایا: "اے موسیٰ! میرے کچھ بندے ہیں جن کو میں اپنی جنّت کا حاکم بناؤں گا۔"

★ حضرت موسیٰ نے عرض کی: "یا اللہ! وہ کون ہیں"؟

★ ارشاد فرمایا: "یہ وہ بندے ہیں جو مومن کے دل کو خوش کرتے ہیں۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"خدائے عزّ وجلّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل

★ مومن کے دل کو خوش کرنا،

★ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا،

★ (اور) اُس کا قرضہ چُکانا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص مومن کے دل کو خوش کرتا ہے وہ ہمارے (ائمۂ آلِ محمدؐ کے) دلوں کو خوش کرتا ہے، بلکہ جناب رسولِ خدا کے دل کو خوش کرتا ہے۔"

* * *

★ سَدِیر صَیرفی سے روایت ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو ایک جسم جو اُسی کا ہمشکل ہوگا، وہ بھی اُسی قبر سے نکلے گا، اور اُس کے آگے آگے چلے گا۔ جب قیامت کے ہولناک منظر سامنے آئیں گے تو وہ (جسمِ مثالی) مومن سے کہے گا: خوفزدہ نہ ہو اور نہ غم کرو۔ میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ تمھیں خداوندِ تعالےٰ کی طرف سے خوشی اور عزّت عطا ہوگی۔

پھر جب وہ مومن حساب دینے کے لیے کھڑا ہوگا تو اُس کا حساب ہلکا اور آسان ہوگا۔ پس خدائے بزرگ و برتر اُس مومن کو جنّت میں داخلے کا حکم دے گا۔ پھر وہی اُس کا ہمشکل اُس کے آگے آگے چلنے لگے گا مومن اُس سے دریافت کرے گا: اے میری قبر سے میرے ساتھ نکلنے والے! تو ہر ہر موقعے پر خدائے بزرگ و برتر کے کرم اور اُس کی طرف سے خوشخبریاں سناتا رہا، تو کتنا اچھّا مددگار ہے، یہ تو بتا دے تو کون ہے؟ (جو مجھ پر اتنا مہربان ہے)

★ وہ کہے گا: "میں وہی خوشی ہوں جس کو تُو نے مومنین کے دلوں میں ڈالا، (اور اُن کو خوش رکھّا) تھا۔ خداوندِ قادرِ مطلق نے مجھے اُسی خوشی سے پیدا کیا ہے تاکہ میں تم کو خوشخبریاں دے کر خوش کرتا ہوا جنّت میں داخل کردوں۔"

★ ★ ★

مومن کی حاجت پوری کرنا

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص مومن کی ایک حاجت کو پورا کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُس کی دس ہزار حاجتیں پوری کرے گا۔ اُن میں سے پہلی یہ ہے کہ اُس کو جنّت عطا فرمائے گا، اور ایک یہ ہوگی کہ اُس کے رشتہ داروں، قرابتداروں، جان پہچان والوں اور اُس کے بھائیوں کو بھی جنّت عطا فرمائے گا، بشرطیکہ وہ ناصبی (ائمہؑ کے دشمن) نہ ہوں۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے مفضّل! اللہ عزّوجلّ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے کہ جن کو ہمارے نادار و مفلوک الحال شیعوں کی حاجتیں پورا کرنے کے لیے چُن لیا ہے، تاکہ اللہ تعالےٰ اُن چُنے ہوئے بندوں کو اُن کے اُس عمل کی وجہ سے جنّت عطا فرمائے پس اگر تم میں ہمّت و طاقت ہے تو اُن میں سے ہو جاؤ۔"

★ ★ ★

★ نیز فرمایا: "مومن کی حاجت پوری کرنا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان لادنے سے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "مردِ مومن کی حاجت پوری کرنا، خداوندِ عالم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، بیس حجوں سے جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ (روپیہ) خدا کی راہ میں خرچ کیا گیا ہو۔"

★ ★ ★

★ راوی اسماعیل بن عمّار صَیرفی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی:

★ فرزندِ رسولِ خدا! میری جان آپ پر قربان: "کیا مومن، مومن کے لیے رحمت ہے"؟

★ فرمایا: "ہاں"

★ میں نے عرض کی: "فرزندِ رسولِ خدا! کیسے"

★ فرمایا: "جب کوئی مومن، کسی برادرِ مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے، تو یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اُس کے پاس خود چل کر آتی ہے اور اُس کے لیے خیر کا سبب بنتی ہے۔ اگر اُس نے اپنے برادرِ مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اُس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے جو حق ہے قبول کرنے کا۔

اور اگر قدرت رکھنے کے باوجود وہ اُس کی حاجت کو پورا نہیں کرتا، تو اصل میں وہ اپنے پاس آنے والی خدا کی رحمت کو واپس کر دیتا ہے، جو اُس کی طرف خود چل کر آئی تھی، اور اُس کے لیے فائدوں کا سبب بنی تھی۔ اللہ اُسی رحمت کو قیامت کے دن تک ذخیرہ کرے گا

پھر جس کی حاجت کو رد کیا تھا، اُس کو قیامت کے دن حاکم بنائے گا، اور اُس کو اختیار دے گا کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لیے رکھّے، یا اپنے غیر کو دے دے۔"

پھر فرمایا: " اگر کسی کے پاس کوئی بندۂ مومن حاجت لائے اور قدرت رکھنے کے باوجود وہ پورا نہ کرے تو خداوندِ عالم اُس پر ایک سانپ کو مسلّط کر دیتا ہے جو قیامت تک اُس کے ہاتھ کی انگلی میں ڈستا رہے گا، خواہ وہ مغفور ہونے والا ہو یا خدا کے عذاب میں مبتلا ہونے والا ہو۔"

* * *

* ابان بن تَغلِب سے روایت ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" جو شخص خانۂ کعبہ کا سات دن طواف کرے، اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے چھ ہزار گناہ مٹا دیتا ہے۔" اور اسحاق بن عمّار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ:

: اور چھ ہزار درجات بلند کرتا ہے۔"

* پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: " مومن کی حاجت کو پورا کرنا افضل ہے ان طوافوں سے۔"

امام علیہ السلام نے دس بار فرمایا: طواف سے طواف سے...

..... (یعنی مومن کی حاجت پورا کرنا ان طوافوں سے دس گنا افضل ہے)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص مومن کی حاجت پوری کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے اُس کے اجر وثواب کا طالب ہو اور حاجت کو پورا کرے تو اللہ عزّ وجلّ اُس کے لیے اُن حج اور عمرے کا اجر لکھتا ہے جو قبول ہو جائیں، اور ایسے دو مہینوں کے روزوں کا اجر و ثواب لکھتا ہے جو حُرمت والے مہینوں میں رکھے گئے ہوں اور مسجدِ حرام میں اعتکاف بھی کیا ہو۔

اور جو شخص مومن کی حاجت پوری کرنے کے لیے کوشش کرے، مگر حاجت پوری نہ کر سکے، تو اُس کے لیے ایک مقبول حج کا اجر وثواب لکھتا ہے۔ پس تم اِس کارِ خیر کی طرف رغبت کرو۔"

★★★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے برادرِ مومن سے معروف (یعنی نیکی کرنے) کی طرف رغبت رکھو، اور تم اُس کے اہلِ (خانہ) میں سے بن جاؤ۔ یقیناً جنّت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ہے "بابِ معروف" (یعنی نیکی کا دروازہ) ہے، اُس میں وہ شخص داخل ہوگا جو دنیا میں مومنوں سے نیکی کرے گا۔

جو شخص اپنے برادرِ مومن کی حاجت پوری کرنے کے لیے (گھر سے) نکلتا ہے تو اللہ عزّ وجلّ اُس کے لیے دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے ایک دائیں جانب دوسرا بائیں۔ وہ دونوں اُس کے لیے استغفار

بھی کرتے ہیں اور حاجت پوری ہونے کے لیے دعا بھی کرتے ہیں۔
اور جناب رسالت مآبؐ اِس بات سے بہت ہی خوش ہوتے ہیں۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "اللہ عزّ وجلّ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر وحی فرمائی کہ "میرا ایک بندہ میرا مقرّب بنے گا' صرف ایک نیکی وحسنہ کی وجہ سے۔ پس میں اُسے جنّت میں حاکم بنادوں گا۔"

★ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! وہ نیکی کون سی ہے؟ (جس کا اجر اتنا بڑا ہے) ؟

★ ارشاد فرمایا: "اُس بندے کی نیکی جو کسی مومن کی حاجت پوری کرنے کے لیے (گھر سے) چلے' چاہے وہ حاجت اُس سے پوری ہو یا نہ ہو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا: "جس کے پاس کوئی مومن بھائی اپنی حاجت لے کر آئے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی اُس پر رحمت ہے جو اُس کے پاس اُسے کھینچ کر لائی ہے۔ اب اگر اُس نے حاجت پوری کردی' تو وہ ہماری ولایت (دوستی' محبّت' سرپرستی) کو پہنچ گیا۔ اور اُسے اللہ کی ولایت حاصل ہوگئی۔

اور اگر قدرت رکھنے کے باوجود حاجت پوری نہ کی، تو اللہ اُس پر آگ کا ایک سانپ مقرّر فرمادے گا جو اُس کی قبر میں قیامت تک اُس کو

ڈستا رہے گا، چاہے وہ قیامت میں بخشا جائے یا سزا پائے۔ اگر حاجت طلب کرنے والا اُس کو معاف بھی کر دے، تب بھی وہ خراب حالت میں ہی رہے گا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جب کسی مومن بھائی کے سامنے اُس کا برادرِ مومن کوئی حاجت پیش کرے، اور وہ اُس کے پورا کرنے پر قادر نہ ہو، اور اُس کا دل اِس بات سے رنجیدہ ہو (کہ وہ اُس کی حاجت پوری نہیں کر سکتا) تو خداوندِ عالم اُس کے اِس رنج کی وجہ سے اُس کو جنّت میں داخل کر دے گا۔"

* * *

مومن کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرنا

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو ابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "زمین پر اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کی حاجتوں کو پورا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ قیامت کے دن بے خوف ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کو خوش کرے گا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اُس کا دل خوش کر دے گا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
"جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۷۰ ہزار فرشتے اُس پر سایہ کرتے ہیں۔ وہ جو قدم اُٹھاتا ہے، خداوندِ کریم اُس کے لیے ایک حسنہ لکھتا ہے، اور اُس کا ایک گناہ معاف کرتا ہے، اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ مومن کی حاجت پوری کر دیتا ہے تو خدا اُس کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ایک مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لیے جانا مجھے ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے ایک ہزار زین کسنے اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوندِ عالم نے حدیثِ قدسی میں فرمایا:
"مخلوق میری عیال ہے اور جو اُن کی حاجتیں پوری کرنے کے لیے سب سے زیادہ کوششیں کرنے والا ہوگا وہی مجھے سب سے محبوب اور پسندیدہ ہوگا۔"

★ ★ ★

★ نیز آپؑ نے فرمایا کہ: "آدمی کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی پر یہ اعتماد کرے کہ وہ اپنی حاجت اُس سے بیان کرے۔"

★ ★ ★

مومن کی تکلیف دور کرنا

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص مومن کی تکلیف کو دور کرتا ہے، اور اُس کی حاجات کو پورا کرتا ہے، خداوندِ کریم اُس کے لیے ۷۲ رحمتیں لکھتا ہے۔ اُن میں سے صرف ایک دنیا میں رہنے دیتا ہے جس سے اُس کے معاش (روزی کمانے) میں آسانی ہوتی رہے، اور باقی ۷۱ رحمتیں اپنے خزانے میں جمع رکھتا ہے، تاکہ اُن کی وجہ سے قیامت کے ہولناک دن اُس کا خوف اور حزن و ملال دور کر دے۔"

★ نیز فرمایا! امام علی رضا علیہ السلام نے: "جو دوسرے مومن کی تکلیف دور کر دے اور اُس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کا دل خوش کر دے گا۔" (جبکہ اُس روز لوگوں کے دل غمزدہ ہوں گے)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو مومن، برادرِ مومن کی تکلیف دور کرے گا جبکہ وہ صحتمند بھی ہو، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی حاجتوں کو پورا کرے گا، اور جو مومن کی مدد کرے اللہ خود اُس کا مددگار بن جاتا ہے۔ لہٰذا تم اس نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ اور نیکی کی رغبت کرو۔"

مومن کو کھانا کھلانا

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے اور اُس کا شکم سیر کرے گا، خداوندِ عالم اُس پر جنّت واجب کر دیتا ہے

★ اور جو کافر کا پیٹ بھرے تو خداوندِ عالم کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ اُس کا پیٹ زقّوم (تھوہر) سے بھر دے۔ چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔"

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر میں ایک ایسے مسلمان کو کھانا کھلاؤں جو ایمان والا (مومن) ہے تو میرے لیے ایک لاکھ ایسے لوگوں کو کھانا کھلانے سے بہتر ہے جو بظاہر مسلمان ہوں۔" (مومن نہ ہوں)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے، اللہ تعالےٰ اُس کو تین جنّتوں سے کھانا کھلائے گا۔ (۱) جنّت الفردوس (۲) جنّتِ عدن۔ (۳) طوبیٰ جو جنّتِ عدن کا درخت ہے اور جس کو

ہمارے پروردگار نے اپنے دستِ قدرت سے بویا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو اُس کا ثواب مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا رب العالمین اللہ کے سوا۔ اور اُس کا علم نہ تو کسی مقرّب فرشتے کو ہے، اور نہ کسی نبیِ مرسلؑ کو۔" فرمایا: "بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا گناہوں کے معاف ہونے کا ذریعہ ہے۔" پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ

(سورۃ البلد آیت ۱۴ تا ۱۶ پارہ ۳۰)

یعنی: "اور بھوک کے دن کھانا کھلانا، کسی قریبی (رشتہ دار) یتیم کو، یا کسی زمین پر پڑے ہوئے محتاج (مسکین) کو۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی مومن کو پانی پلائے گویا اُس نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے دس غلاموں کو آزاد کر دیا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جن بھوکے مومنوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اُن کی فضیلت کھانا کھلانے والوں سے زیادہ ہے۔ کیوں کہ جب وہ بھوکے مومن کھانا کھانے کے لیے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو سب گھر والوں کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں، اور جب کھانا کھاکر گھر سے نکلتے ہیں تو سب گھر والوں کے گناہ بھی اُن کے ساتھ ہی رفو چکر ہو جاتے ہیں۔" ★ (یعنی اہلِ خانہ گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں)

★ ★ ★

★ نیز فرمایا: "ایک بھوکے مومن کو کھانا کھلانا، دس غلاموں کو آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے بہتر ہے۔ کیوں کہ: اگر تم مومن کو کھانا نہ کھلاؤ گے تو وہ بھوک سے مر جائے گا۔ یا پھر وہ کسی ناصبی سے سوال کرے گا۔ اِس سے تو اُس کا مر جانا ہی بہتر ہے۔"

پھر امام علیہ السلام نے نصر بن قابوس سے فرمایا:

"اے نصر! جس نے ایک مومن کو زندہ کیا، گویا اُس نے سب لوگوں کو زندہ کر دیا۔ پس اگر تم نے اُس کو نہ کھلایا تو گویا تم نے اُسے مار ڈالا، اور اگر اُسے کھانا کھلا دیا تو اُس کو زندہ کر دیا۔"

★ ★ ★

★ نیز فرمایا: "جو خوشنودیٔ خدا کے لیے اپنے بھائی کو کھانا کھلائے، تو گویا اُس نے فِئام (ایک لاکھ آدمیوں) کو کھانا کھلایا۔"

★ ★ ★

* * *

مومن کو لباس پہنانا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے اپنے مومن بھائی کو سردی یا گرمی کا لباس پہنائے، خداوندِ بزرگ و برتر اُس کو جنّت کا لباس پہنائے گا اور مرتے وقت نزع کی سختی کو اُس پر آسان کر دے گا۔

★ اُس کی قبر کو وسیع کر دے گا،

★ جب وہ قبر سے نکلے گا تو فرشتے اُس کو جنّت کی خوشخبری سنائیں گے۔ جیسا کہ خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا کہ:

"وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝" (سورۃ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۳ پ ۱۷)

یعنی: اور فرشتے اُن سے (یہ کہتے ہوئے) ملاقات کریں گے (خوش آمدید) یہ ہے تمھارا دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو کسی ایسے محتاج مسلمان کو لباس پہنائے جس کے پاس لباس نہ ہو، اور اُس کی روزی سے متعلّق کسی طرح کی مدد کرے تو خداوندِ عالم ستّر ہزار فرشتوں کو معیّن فرماتا ہے جو اُس کے لیے (نفخِ صور) قیامت کے دن تک ہر گناہ کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اُس کو جنّت کا لباس پہنائے گا' اور وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا' جب تک کہ اُس محتاج مومن کے بدن پر اُس لباس کا ایک تار بھی رہے گا"۔

★ اور اگر کسی مالدار مومن کو لباس پہنائے گا تو وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا' جب تک لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا۔"

* * *

مومن پر مہربانی کرنا اور اُس کی عزّت کرنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو اپنے مومن بھائی کے چہرے سے گرد و غبار دور کرے اللہ تعالےٰ اُس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

★ اور جو شخص بندۂ مومن کے چہرے پر مسکراہٹ لائے اُس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے۔

★ اور جو شخص مومن کو دیکھ کر مرحبا (خوش آمدید) کہے' اللہ اُس کے لیے قیامت تک کے لیے مرحبا (خوش آمدید) لکھتا ہے۔

★ اور اگر کوئی مومن کسی کے پاس آئے اور وہ اس کا احترام کرتا ہے تو خداوندِ عالم خود اُس کا احترام کرتا ہے۔"

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"جو کوئی میری اُمّت میں اپنے مسلمان بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا (یا) فائدہ پہنچائے گا، تو خداوندِ عالم اُس کی خدمت کے لیے جنّت کے خادم مقرّر کرے گا۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "جن باتوں سے اللہ نے مومنین کو مخصوص کیا ہے، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے مومن بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں! اگرچہ وہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خداوندِ عالم ارشاد فرمایا: "وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔" (القرآن)

پھر یہ فرمایا: "اور جو بخل (کنجوسی) سے خود کو بچاتے ہیں، وہ آخرت میں نجات پائیں گے۔" (سورۃ الحشر آیت ۹ پ ۲۸)

اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی، خدا اُس کو دوست رکھتا ہے اُس کا اجر قیامت کے روز بے حساب ہے۔

★ اے جمیل! اِس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو، اِس سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوگی نیکی کی طرف۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اپنے بھائیوں کو تحفے دیا کرو۔"
★ راوی مفضّل نے عرض کی: "کس چیز کو تحفے میں دیا جائے"؟

* آپؑ نے فرمایا: "بیٹھنے کے لیے فرش دو، اور پشت لگانے کے لیے تکیہ دو۔ کھانا اور لباس دو، اور سلام کرو۔ اس کے بدلے میں اُسے موقع دیا جائے گا کہ وہ جنّت کی طرف منھ اُٹھا کر دیکھے۔ اور جنّت سے کہا جائے گا کہ میں نے تیرا کھانا سوائے نبیؐ یا وصیِ نبیؐ اہلِ دنیا پر حرام کیا۔

پھر روزِ قیامت خداوندِ عالم جنّت کو وحی فرمائے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس جنّت سے کچھ غلام اور کنیزیں نکلیں گی جن کے سروں پر طعامِ جنّت سے بھرے ہوئے خوان ہوں گے، جو موتیوں کے رومالوں سے ڈھکے ہوں گے۔ وہ لوگ جہنّم کے خوف سے اس طعام سے کچھ نہ کھا سکیں گے۔ تب تحتِ عرش سے آواز آئے گی کہ: جہنّم حرام کردی گئی ہے اُس پر جو یہ طعام کھائے گا۔"

تب وہ اپنے ہاتھ بڑھا کر جنّت کے طعام اُس خوان سے اُٹھا اُٹھا کر کھانے لگیں گے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام

"مومن کی محبّت یہ ہے کہ وہ دوسرے مومن کے ۷۰ بڑے بڑے گناہ چھپائے۔" * اور جہاں تک ہو سکے مومن، مومن کے ساتھ نیکی کرے، اُس کی مدد کرتا رہے تو ابلیس یہ دیکھ کر اپنا چہرہ نوچتا ہے اور دل اُس کا زخمی ہو جاتا ہے۔"

* * *

مومن کی خدمت کرنا

* * *

★ جنابِ امیر المومنین حضرتِ امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالےٰ اُن کی تعداد کے برابر جنّت میں اُس کو خدمت گار عطا فرمائے گا۔"

* * *

مومن کو نصیحت کرنا (بھلائی چاہنا)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومنین پر واجب ولازم ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہیں۔" (یعنی ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے۔ چاہے مومن حاضر ہو یا غائب"۔ اگر غائب ہو تو خط وکتابت کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ قدر و منزلت وہ ہوگا جو اُس کی زمین میں اُس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہوگا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی قربت اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تم پر لازم ہے اُس کی مخلوق کو نصیحت کرنا، اور تم کو اِس سے بہتر عمل ہرگز نہ ملے گا۔" (گولڈن چانس)

* * *

لوگوں کے درمیان صلح کرانا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا، حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا اور پسند کرتا ہے، وہ لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ اُن میں فساد و جھگڑا ہو، اور اُن کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر ہمارے دو دوستوں میں جھگڑا ہو جائے تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اُس جھگڑے کو ختم کرا دو۔"

★★★

★ (صحابیٔ خاص) مفضّل بن عمر کہتے ہیں کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ "جب ہمارے دوستوں میں جھگڑا ہو جائے تو اُن میں صلح کرا دو، اور ہمارے مال سے فدیہ دے دو۔" (سہم امام سے فدیہ دے دو)

★★★

★ نیز امام علیہ السلام: "صلح کرانے والا (اگر جھوٹ بولے) تو جھوٹا نہیں ہوتا۔"

"دروغ مصلحت آمیز بہ زِ راستیٔ فتنہ انگیز"

(یعنی) ایسا جھوٹ جس میں کوئی مصلحت ہو یا لوگوں میں مصالحت اور صلح ہو جائے، اُس سچ سے بہتر ہے جس سے فتنہ پیدا ہوتا ہو)

(سعدی)

★★★

مومن کو زندہ کرنا

★★★

★ راوی (سماعہ) نے فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیتِ قرآنی کے بارے میں

دریافت کیا: "مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ"
(المائدہ آیت ۳۲ پ ۶) (القرآن)

یعنی: "جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کیے ہوئے قتل کیا تو گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کر دیا، اور جس نے ایک کو زندہ رکھّا، اُس نے گویا سب کو زندہ رکھّا۔"

★ راوی نے دریافت کیا: "کیا اِس سے کچھ اور بھی مراد ہے"؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "جس کسی نے کسی کو ہدایت سے نکال کر گمراہی کی طرف پہنچایا، اُس نے گویا اُس کو قتل کر دیا۔"

(نوٹ: اِسی طرح اگر کسی نے کسی کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف پہنچا دیا، اُس نے اُس کو زندہ کر دیا۔ اور اِس کا ثواب وہی ہے کہ گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔)

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے راوی فُضَیل بن یسار نے اِسی آیتِ قرآنی کے بارے میں دریافت کیا کہ: "جس نے ایک انسان کو زندہ کیا، اُس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا۔" (القرآن) (مائدہ آیت ۳۲ پ ۶)

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "یعنی اگر کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے بچایا۔"

★ راوی نے عرض کی: "کیا اِس سے یہ مراد نہیں ہے کہ: جس نے

کسی کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف پہنچایا"۔ ؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ تاویل (معنی) سب سے اچھّی ہے۔"

(نوٹ: یعنی کسی کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لے جانا افضل معنی میں سارے انسانوں کو زندہ کرنے کے برابر ہے۔)

* * *

* نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "اِس آیت کی سب سے بڑی تاویل یہ بھی ہے کہ اگر کوئی مدد کے لیے بلائے تو اُس کی مدد کی جائے۔"

* * *

اپنے گھر والوں کو ایمان کی طرف رغبت دلانا

* * *

* راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو کیا میں اُن کو آپؑ کی امامت کے بارے میں بتاؤں ؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ضرور بتاؤ کہ خداوند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے": اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنّم کی اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔" (القرآن) سورۃ ۶۶ آیت ۶۔

* * *

تقیّہ کی حالت میں لوگوں کو امامتِ آلِ محمدؐ کی طرف نہ بلایا جائے

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تم اپنے آپ کو دشمنوں سے بچاتے رہو، (یعنی تقیّہ کرو)۔ جب کوئی اللہ کا بندہ نیکی کرتا ہے تو خداوندِ عالم اُس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ غور و فکر کر کے حق کو تلاش کرے۔ تم اپنے مخالفوں سے کہا کرو کہ ہم تو اُس طرف جا رہے ہیں جدھر اللہ نے بھیجا ہے۔ اور ہم نے اپنی ہدایت کے لیے اُن لوگوں کو چُنا ہے جن کو خدا نے اِسی کام کے لیے چُنا ہے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "(خوف اور تقیّہ کی حالت میں) امامت کے مخالفین کو امامت کی طرف نہ بلاؤ۔ خدا کی قسم! اگر تمام زمین اور آسمان کے رہنے والے، کسی ایسے آدمی کو گمراہ کرنا چاہیں جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے، تو وہ اُسے گمراہ نہ کر سکیں گے۔ اللہ جب کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اُس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پھر وہ جب کسی صحیح بات کو سنتا ہے تو فوراً اُسے پہچان لیتا ہے اور

ہر بُری بات سے انکار کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں ایسی بات ڈال دیتا ہے کہ وہ مطمئن ہو جاتا ہے"۔ (اور ضلالت کے اماموں کی پیروی سے رُک جاتا ہے۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "دین کے معاملات میں جھگڑے نہ کرو۔ کیوں کہ اِس سے بہت سی قلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خداوندِ عالم نے اپنے نبیؐ سے فرمایا: "تم جسے چاہو اُس کو ہدایت نہیں کر سکتے، ہاں اللہ جسے چاہے ہدایت کر دیتا ہے۔" (القرآن)

لوگوں نے جو علم لیا ہے، وہ لوگوں سے لیا ہے۔ اور تم نے جو علم لیا ہے وہ رسول اللہؐ اور علیؑ سے لیا ہے۔ اور میں نے اپنے پدرِ گرامی قدر سے سنا ہے کہ اللہ جس کے لیے دینِ حق میں داخلہ لکھ دیتا ہے، وہ اُس کی طرف اُس پرندے سے بھی تیز جاتا ہے جو اپنے آشیانے کی طرف جا رہا ہو۔"

* * *

اللہ تعالیٰ اپنا دین اُسے عطا فرماتا ہے جس سے محبّت کرتا ہے

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"خداوندِ تعالےٰ دنیا کی نعمتیں اپنے دوستوں اور دشمنوں دونوں ہی کو عطا فرماتا ہے، مگر ہماری امامت کے قبول کرنے کی توفیق صرف اُنہی کو دیتا ہے جن کو اُس نے چُن لیا ہوتا ہے۔
تم خدا کی قسم حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل کے دین پر ہو۔"

* * *

دین کی سلامتی

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کا یہ فرمانا کہ: "اللہ نے مومنِ آلِ فرعون کو فرعونیوں کے مکر و فریب سے بچالیا۔" حالانکہ فرعونیوں نے نہ اس پر حملہ کیا تھا اور نہ قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ خدا نے اُس کی حفاظت اِس طرح کی، کہ اُس کو اپنے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا۔"

* * * *

* جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "قرآن ہدایت ہے دن اور رات میں اور نور ہے ضلالت و گمراہی کی تاریکی میں جبکہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ پس جب تم پر کوئی بلا آئے تو اُسے مال کے ذریعہ سے دور کرو، نہ کہ دین کو کھوکر۔ کیوں کہ ہلاک و برباد ہوا وہ جس کا دین برباد ہوگیا۔ آگاہ ہو کہ جنّت کے بعد تنگدستی نہیں، اور دوزخ کا

قیدی تکلیف سے آزادی نہیں حاصل کر سکتا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "دین کی سلامتی اور بدن کی صحّت مال سے بہتر ہے اور مال، دنیا کی زینت ہے، بشرطیکہ اُس سے نیکی حاصل کی جائے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے ایک دوستدار سے اُس کا حال دریافت فرمایا۔

* اُس نے عرض کی: "فرزندِ رسولِ خدا! مالی حالت کمزور ہے۔"

* آپ نے دریافت کیا: "تمھارے دین کا کیا حال ہے۔؟"

* اُس نے عرض کی: "جو آپ کے نزدیک پسندیدہ ہے وہی ہے۔"

* آپ نے فرمایا: "خدا کی قسم! (جس کے پاس ایسا دین ہو جو ہمیں پسند ہو) وہ تو غنی (مالدار) ہے۔"

* * *

تقیّہ

(یعنی: جان وعزّت بچانے کے لیے دین کو چھپانا)

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام

نے اِس آیت : " اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا " (القرآن) (سورۃ القصص آیت ۵۴ پ ۲۰)
یعنی : " یہ وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے صبر کا اجر دہرا دیا جائے گا۔"
فرمایا : " صبر سے یہاں مراد تقیّہ ہے (یعنی: تقیّہ کرنے پر صبر کرنا۔) اس پر دوہرا اجر دیا جائے گا۔
اور خدا کا فرمانا : " وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ "
یعنی : " اور وہ برائی کو اچھائی کے ذریعے سے دفع کرتے ہیں۔"
امام علیہ السلام نے فرمایا : " یہاں حسنہ سے مراد تقیّہ ہے اور سَیِّئہ سے مراد اپنے راز کا ظاہر کر دینا ہے۔" (یہ بُرائی ہے)

* * *

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا : " جو وقتِ ضرورت تقیّہ نہ کرے اُس کا دین نہیں۔ اور تقیّہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ (جَو کی شراب) پینے اور موزوں پر مسح کرنے کے۔"

* * *

* نیز فرمایا : " خداوندِ عالم چاہتا ہے کہ اُس کی عبادت چُھپ کر کی جائے۔ خدا کی قسم ! اگر تم نے ایسا کیا تو یہ میرے اور تمھارے دونوں کے لیے بہتر ہوگا۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۳۱ پ ۱۳)
* اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے معاملات میں تقیّہ کو پسند فرمایا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اصحابِ کہف جیسا تقیہ کسی نے نہیں کیا۔ وہ لوگ اپنی قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور زُنّار بھی باندھتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کو دوہرا اجر عطا فرمایا۔"

★★★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کی قسم! اللہ کو سب سے زیادہ اُس بندے سے محبت ہوتی ہے جو چھپ کر عبادت کرتا ہے یعنی تقیہ میں رہ کر۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "تقیہ کرنا میرا دین ہے، میرے آباء واجداد کا دین ہے جو (بوقتِ ضرورت) تقیہ نہیں کرتا، اُس کا کوئی دین نہیں۔"

★★★

★ نیز آپؑ نے فرمایا: "تقیہ خدا اور رسولِ خدا نے اِس لیے رکھا ہے، تاکہ مومن کا خون نہ بہے۔ اور اگر تقیہ کرنے سے بھی جان نہ بچتی ہو، تو پھر تقیہ کرنا جائز نہیں۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جب امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت قریب ہوگا

تو تقیّہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیئے۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "تقیّہ ہر اُس چیز میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مجبور کر دیا جائے۔ اللہ نے مومن پر تقیّہ حلال کیا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے راوی عبداللہ بن عطاء نے دریافت کیا: فرزندِ رسولِ خدا! "کوفے کے دو شیعوں کو بنی اُمیّہ کے کارندوں نے گرفتار کیا اُن سے کہا گیا کہ تم (امیر المومنین حضرت) علی (علیہ السّلام) پر تبرّا کرو۔ اُن میں سے ایک نے تبرّا کیا، دوسرے نے انکار کر دیا۔ جس نے تبرّا کیا تھا اُسے چھوڑ دیا گیا، اور دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔"

★ امام علیہ السّلام نے فرمایا: "جس نے تبرّا کیا تھا، وہ علمِ دین کا عالم تھا، اور جس نے تبرّا نہ کیا تھا، اُس نے جنّت کی طرف جانے میں جلدی کی۔"

* * *

راز کا چھپانا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "جس نے دین کو چھپایا اللہ نے اُسے عزّت دی، اور جس نے ظاہر کیا اُسے ذلیل کیا۔"

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "لوگوں کو دو باتوں کا حکم دیا گیا ہے جن لوگوں نے اُن کو ضائع کر دیا اُنھوں نے کچھ نہ پایا: (۱) صبر کرنا (۲) راز کو چھپانا"۔ (تقیہ کرنا)۔

★ ★ ★

★ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"خوشخبری ہو اُس گم نام بندے کو جس کو اللہ نے پہچانا اور لوگ اُسے نہ پہچانتے ہوں۔ (جو خاموشی سے دین کے کاموں کو انجام دیتا ہے) یہی لوگ تو ہدایت کے چراغ اور علمِ دین کے سرچشمہ ہیں خداوندِ عالم اُنہی کے ذریعہ سے خرابیوں کے اندھیروں کو دور کرتا ہے وہ لوگ نہ تو راز کو ظاہر کرنے والے بکواسی ہیں اور نہ ایسے جاہل جو اپنی نمائش کرتے پھرتے ہیں۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اپنی زبانوں کو تقیہ کے ذریعہ سے روکو، اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو۔ اپنے مخالفوں سے جنگ نہ کرو، تاکہ تم مصیبتوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ، امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہماری امامت کا معاملہ

پوشیدہ ہے، اللہ سے عہد کی بناء پر۔ یہ ظہورِ امام مہدیؑ تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہمارے راز فاش کیئے خدا اُس کو ذلیل کرے گا۔"

***

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص سانس لیتا ہے ہمارے معاملات پر فکر کرتے ہوئے ظہورِ قائم آلِ محمدؐ کے بارے میں، اور غمگین ہوتا ہے ہماری مظلومی پر، پس اُس کا یہ عمل تسبیح پڑھنے کے برابر ہے۔ ہمارے معاملے میں غمزدہ ہونا عبادت ہے۔ اور ہمارے رازوں کو پوشیدہ رکھنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔" فرمایا: اِس کو سونے کے پانی سے لکھو۔ ..... میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں لکھی۔"

***

مومن کی علامات اور صفات

***

* عبداللہ بن یونس سے روایت ہے کہ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین حضرت ابو الائمہ امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ھمّام نامی (عابد و زاہد اور مجتہد) کھڑا ہو گیا، اور

عرض کی: یا امیر المومنین ؑ! آج تو آپ ؑ مومن کی علامات اور صفات اِس طرح بیان فرمائیں گویا ہم اُس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔"

* آپ ؑ نے ارشاد فرمایا: "(اچھّا تو پھر) اے ھَمّام سنو!
* مومن زیرک و دانا اور عقلمند ہوتا ہے،
* مومن کا چہرہ ہشّاش وبشّاش اور خوش رہتا ہے،
* مومن کے دل میں آخرت کا غم ہوتا ہے،
* مومن کا سینہ از روئے نفس کمتر وحقیر ہوتا ہے،
* مومن اپنے آپ کو دوسروں سے پست اور گھٹیا سمجھتا ہے،
* مومن ہر فانی چیز کو حقیر وکمتر جانتا ہے،
* مومن ہر نیکی حاصل کرنے پر حریص ہوتا ہے،
* مومن، کینہ پرور، دشمن، حاسد، جھگڑالو اور گالیاں دینے والا، لوگوں کے عیب تلاش کرنے والا اور غیبت کرنے والا نہیں ہوتا۔
* مومن کا غم (سکراتِ موت اور عذابِ قبر کے بارے میں) بے پایاں اور طولانی ہوتا ہے،
* مومن، ارادے کا پختہ، عہد کا پکّا، خاموش اور باوقار ہوتا ہے،
* مومن، غصّے میں آپے سے باہر نہیں ہوتا (کیوں کہ غصّہ کرنے والا اگر نادم نہ ہو تو وہ پورا کا پورا پاگل ہے)
* مومن، ذکرِ الٰہی کرتا ہے؛

★ مومن، صابر، شاکر، فکرِ آخرت میں غمگین رہتا ہے،
★ مومن، اپنے فقر وفاقے میں خوش وخرّم ہی نظر آتا ہے،
★ مومن، نرم طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، لوگوں کو نہ اذیّت دیتا ہے، نہ تہمتیں لگاتا ہے،
★ مومن، کسی کو ذلیل نہیں کرتا،
★ مومن، ہنستا ہے، لیکن قہقہے نہیں لگاتا، گلا نہیں پھاڑتا،
★ مومن، غصّے میں گھٹیا حرکات نہیں کرتا،
★ مومن، کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے،
★ مومن کا کسی کی طرف رُجوع کرنا یا مائل ہونا کسی لالچ کی بناء پر نہیں ہوتا۔
★ مومن، کا علم زیادہ، اُس کا حلم (قوّتِ برداشت) بہت زبردست، رحم زیادہ کرتا ہے، بخیل نہیں ہوتا۔
★ مومن، کام میں جلدی نہیں کرتا، نہ کسی بات سے تنگ دل ہوتا ہے،
★ مومن، اِتراتا نہیں، کسی پر اپنے علم کی وجہ سے ظلم نہیں کرتا،
★ مومن، مصائب کی برداشت میں پتّھر کی طرح سخت ہوتا ہے،
★ مومن، اپنے معاشی امور (روزی کمانے) کی کوشش کو شہد کی طرح میٹھی اور خوش ذائقہ سمجھتا ہے (کسی کی تکلیف کا باعث نہیں بنتا۔)
★ مومن، حریص نہیں ہوتا، کسی کے حق کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا، نہ بیقراری ظاہر کرتا ہے، نہ سخت مزاج، نہ شیخی باز۔

★ مومن، کسی کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا، نہ دنیا پر حریص ہوتا ہے
★ مومن، اگر جھگڑتا ہے تو نرمی اور اچھائی کے ساتھ، اگر غصّہ کرتا ہے تو عدل سے کام لیتا ہے،
★ مومن سے کچھ مانگا جائے تو نرمی سے کام لیتا ہے، کسی پر جبر نہیں کرتا۔ لوگوں پر مہربان ہوتا ہے،
★ مومن، سچّی محبّت کرنے والا، گمنامی میں بسر کرنے والا، فضول باتوں سے پرہیز کرنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، اپنے اللہ سے ہمہ وقت راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا، کمزور پر سختی نہیں کرتا،
★ مومن، غیر متعلّق چیزوں پر فکرمند نہیں ہوتا،
★ مومن، دین کا مددگار، مومنوں کی تکالیف کو دور کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا ہوتا ہے،
★ مومن، کسی سے اپنی تعریف سُننا پسند نہیں کرتا، طمع اُس کے دل کی پریشانی کا سبب نہیں بنتی۔
★ مومن کی حکمت و دانائی لہو ولعب پر غالب رہتی ہے،
★ مومن کے علم سے جاہل ناواقف ہوتا ہے،
★ مومن، دینِ حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لیے سب سے زیادہ کام کرنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، عالم و دانا ہوتا ہے، فحش باتیں نہیں کرتا،

★ مومن اپنے دوستوں پر بار نہیں بنتا،
★ مومن خرچ کرتا ہے مگر اسراف نہیں کرتا،
★ مومن کسی سے حیلہ و فریب اور مکّاری نہیں کرتا،
★ مومن کسی کا عیب ظاہر نہیں کرتا، نہ کسی پر ظلم کرتا ہے،
★ مومن کمزوروں کا مددگار، مصیبت زدوں کا فریادرس، زمین پر لوگوں کے لیے کوشش کرنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، کسی کی پردہ دری نہیں کرتا، کسی کا راز فاش نہیں کرتا،
★ مومن، مصائب کا زیادہ مقابلہ کرتا ہے، مگر شکایت نہیں کرتا،
★ مومن، کسی کی نیکی دیکھتا ہے تو ظاہر کرتا ہے، برائی دیکھتا ہے تو اُسے چھپاتا ہے، لوگوں کا عذر قبول کرتا ہے، غلطی کو معاف کرنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، اچّھی باتوں کو دیکھتا ہے تو چھوڑتا نہیں، برائی کی اصلاح کیے بغیر رہتا نہیں،
★ مومن، امانتدار، پرہیزگار، باطن اُس کا صاف، طبیعت اُس کی پاک، لوگوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، دوستی کرتا ہے تو خدا کی رضا کے لیے، قطع تعلّق کرتا ہے تو خدا کے لیے، دشمنی کرتا ہے تو خدا کے دشمن سے،
★ مومن کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو بے خود اور بے عقل نہیں ہوتا،
★ مومن سے کسی کو خوف نہیں ہوتا،

★ مومن راہِ خدا میں اپنی ہر کوشش کو کم سمجھتا ہے،
★ مومن کی سعی وکوشش بالکل خالص ہوتی ہے وہ باصلاحیت ہوتا ہے،
★ مومن اپنے عیب کا نگہدار، اپنے غمِ آخرت میں مشغول ہوتا ہے،
★ مومن عالم کو آخرت کی یاد دلاتا ہے، جاہل کو علم سکھاتا ہے،
★ مومن خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا،
★ مومن اس دنیا میں مسافروں جیسی زندگی بسر کرتا ہے،
★ مومن تنہائی پسند، اہلِ حق کا مددگار، قرابتداروں کا معین،
یتیموں کا باپ، بیواؤں کا شوہر اور مصیبت زدوں
پر مہربان ہوتا ہے، لوگوں کی اُمیدوں کا سہارا ہوتا ہے
★ مومن کشادہ رُو، خوش رہنے والا ہوتا ہے،
★ مومن امرِ دین میں مستحکم اور پکّا ہوتا ہے،
★ مومن غصّہ کا پینے والا، بہت معاف کرنے والا، دقیق النظر، و
باریک بیں اور احتیاط سے کام کرنے والا ہوتا ہے،
★ مومن، لوگوں کے بخل پر صبر کرتا ہے، بُری باتوں سے بچتا ہے،
★ مومن، قناعت کی وجہ سے غنی (و مالدار) ہوتا ہے
★ مومن کی حیاء اُس کی خواہشات پر غالب رہتی ہے،
★ مومن محبّت کرتا ہے، حسد نہیں کرتا، اُس کی بخشش اُس کے
کینے پر غالب آجاتی ہے،
★ مومن سوائے صحیح بات کے بولتا نہیں،

★ مومن کا لباس درمیانہ قسم کا، اور چال متواضع ہوتی ہے،
★ مومن کی نیّت خالص، اُس کے عمل میں نہ عیب ہوتا ہے، نہ فریب،
★ مومن کا دل سکونِ آخرت کی فکر میں لگا رہتا ہے، وہ اپنی اطاعت میں اپنے مالک کے سامنے عجز و انکساری کرنے والا، اور ہر حال میں اُس سے راضی رہتا ہے،
★ مومن، ظاہر و باطن میں نصیحت کرنے والا، برادری قائم رکھنے والا برادرِ مومن سے ترکِ تعلق نہ کرنے والا، نہ اُسے کمتر سمجھتا ہے،
★ مومن کے ہاتھ سے جو چیز جاتی رہے اُس پر افسوس نہیں کرتا، وہ کسی مصیبت پر رنجیدہ نہیں ہوتا، اُس چیز کی تمنّا نہیں کرتا جو اُس کے لیے جائز نہیں ہوتی،
★ مومن حلم کے ساتھ علم حاصل کرتا ہے اور عقل کے ساتھ صبر۔
★ مومن کبھی کسلمند (سُست) نہیں ہوتا، ہمیشہ خوش رہتا ہے،
★ مومن کی اُمید اُس سے قریب، لغزش اُس سے کم ہوگی،
★ مومن اپنی موت کا متوقّع رہتا ہے، اُس کے دل میں خشوع ہوگا،
★ مومن اپنے پروردگار کا ذکر کرنے والا ہوگا، اُس کے نفس میں قناعت ہوگی، جہالت کو روکنے والا ہوگا،
★ مومن کے اخلاق پاک صاف، ہمسایہ اُس سے امن میں ہوگا،
★ مومن تکبّر نہیں کرتا، دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے،
★ مومن اپنے گناہوں کے تصوّر سے رنجیدہ رہتا ہے،

★ مومن خدا کی تقسیم پر راضی ہوتا ہے، اُس کا صبر مستحکم اور امرِ دین مستحکم ہوتا ہے،

★ مومن ذکرِ خدا بہت کرتا ہے، وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لیے ملتا ہے، سمجھنے کے لیے سوال کرتا ہے،

★ مومن تجارت کرتا ہے فائدے کے لیے (ذخیرہ اندوزی کے لیے نہیں)

★ مومن امرِ حق کو فخر کرنے کے لیے نہیں سُنتا، وہ لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے کلام نہیں کرتا،

★ مومن سے اگر بغاوت کی جائے تو اُس پر صبر کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ اُس کا بدلہ چکا دیتا ہے (یہاں یا وہاں)

★ مومن کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت سے بچنے کے لیے، اور فساد سے دور رہنے کے لیے ہوتا ہے،

★ مومن کی کسی سے نزدیکی نرمی اور رحمت کے لیے ہوتی ہے، اور نہ اُس کا میل جول مکر و فریب کے لیے ہوتا ہے،

★ مومن کا دور رہنا اظہارِ تکبّر و عظمت کے لیے نہیں ہوتا،

★ مومن کی ہمّت بلند، عزم جوان ہوتا ہے، وہ گذشتہ نیکوں کی پیروی کرتا ہے، لہٰذا وہ اپنے بعد والے نیکوکار لوگوں کا پیشوا ہو جاتا ہے۔" ★

★ یہ سُن کر ھمّام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: بخدا مجھے اس کے بارے میں اِسی بات کا خوف تھا، موثر موعظت کا نیکوں پر یہی اثر ہوتا ہے۔

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں:

(۱) جب لوگ مضطرب اور بے چین ہوں تو وہ باوقار ہو،

(۲) مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہو،

(۳) نعمتوں اور آسودگی میں شکر گذار ہو،

(۴) اللہ نے جو رزق اُس کو عطا فرمایا ہے اُس پر قناعت کرنے والا ہو،

(۵) دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے،

(۶) اپنا بوجھ دوستوں پر نہ ڈالے،

(۷) اُس کا بدن تکلیف میں ہو ــــ مگر لوگ اُس سے راحت میں ہوں،

(۸) علم مومن کا دوست ہے، اور حلم اُس کا وزیر ہے، اور صبر اُس کے لشکر کا امیر ہے، مہربانی اُس کا بھائی ہے، نرمی اُس کا باپ ہے"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا: "مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے، بولتا ہے تاکہ لوگ اُس سے فائدہ حاصل کریں، دوستوں کے راز بیان نہیں کرتا، ریا سے کوئی عملِ خیر نہیں کرتا، اور شرم کی وجہ سے کارِ خیر کو ترک نہیں کرتا، اگر لوگ

اُس کی تعریف کرتے ہیں تو اپنے اندر غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے، اور اُس کے جن عیوب سے لوگ واقف نہیں، اُن کے لیے اللہ سے استغفار کرتا ہے، جو اُس کے حال سے ناواقف ہیں، ان کی تعریفوں پر غرور نہیں کرتا، اور ڈرتا ہے اپنے اعمال کے گنے جانے سے۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
("اے علیؑ!") مومن کی بیس۲۰ خصلتیں ہیں، اگر اُن میں سے ایک بھی نہ ہو (یعنی 19 ہوں، صرف ایک نہ ہو) تو اُس کا ایمان کامل نہیں۔

(۱) اے علیؑ! مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ وہ نماز میں (پابندی سے) حاضر ہوں۔
(۲) زکوٰۃ دینے میں جلدی کریں،
(۳) مسکینوں کو کھانا دینے والے ہوں،
(۴) یتیموں کے سروں پر ہاتھ پھیرنے والے ہوں،
(۵) اُن کو لباس پہناتے ہوں،
(۶) سچ ہی بولتے ہیں
(۷) جب وعدہ کرتے ہیں تو اُس کے خلاف نہیں کرتے،
(۸) اگر امین بنائے جائیں تو خیانت نہیں کرتے،
(۹) رات میں تارک الدّنیا کی طرح ریاضت کرتے ہیں
(۱۰) دن میں شیروں کی طرح برائیوں پر غالب رہتے ہیں،

(۱۱) دن میں روزہ رکھتے ہیں ،
(۱۲) رات میں عبادتِ خدا کرتے ہیں ،
(۱۳) اپنے ساتھی کو ستاتے نہیں ،
(۱۴) اُن سے پڑوسی کو جان بوجھ کر تکلیف نہیں پہنچتی ،
(۱۵) نہ وہ نادانستہ طور پر ہمسائے کو تکلیف دیتے ہیں ،
(۱۶) وہ زمین پر چلتے ہیں تو قدم پھونک پھونک کر ،
(۱۷) بیواؤں کی مدد کرتے ہیں ،
(۱۸) جنازوں کی مشایعت کرتے ہیں ،
(۱۹) وہ متّقی و پرہیزگار ہوتے ہیں
(۲۰) وہ دعائیں کرتے ہیں کہ:
اللہ ہم کو اور تم کو متّقیوں میں قرار دے ۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن وہ ہے جو نیکی سے خوش ہو اور بُرائی سے نفرت کرے ۔" - - - - (یہی ایمان کا اصل معیار ہے)

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "مومن غصّے میں بھی حق سے خارج نہیں ہوتا ، اور جب کسی سے راضی ہوتا ہے تو اُس کی وجہ سے برائی نہیں کرتا ، قدرت رکھنے کے باوجود اپنے حصّے سے زیادہ مال نہیں لیتا ۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کا پیشہ پاک ہوتا ہے
★ اُس کی عادتیں اچھی اور پسندیدہ ہوتی ہیں،
★ اُس کی طبیعت صحت مند ہوتی ہے،
★ اور مومن اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصّہ راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے،
★ وہ زیادہ باتیں کرنے سے گریز کرتا ہے،
★ اُس کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں،
★ اور مومن اپنے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرتا ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ "جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔
★ مومن وہ ہے جو مسلمان کی جان ومال کا امین ہو،
★ مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے،
یا اُس کو ذلیل کرے، یا جھڑک کر اپنے پاس سے ہٹا دے۔"

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "علیؑ کے شیعہ حلیم علماء ہیں،
جن کی ریاضت ومحنت کی کثرت سے اُن کے ہونٹ خشک ہو گئے ہوں
اور وہ اپنی ریاضت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کی تین علامتیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہو،

(۲) یہ جانتا ہو کہ اللہ عزّ وجلّ کسے دوست رکھتا ہے،

(۳) اور اللہ کی دشمنی کس سے ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ: "ہمارے شیعہ ہماری ولایت کی وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور ہماری محبّت ومودّت کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں، اور ہمارے پیغام کو زندہ رکھنے (مومنین تک پہنچانے) کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔

★ یہ لوگ وہ ہیں کہ جب اُن کو غصّہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اور کسی سے راضی ہوں تو اُس کی وجہ سے فضول خرچی نہیں کرتے۔

★ یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کے لیے باعثِ خیر وبرکت ہوتے ہیں اور اپنے ملنے والوں کے لیے سلامتی کا سبب اور ذریعہ ہوتے ہیں۔"

(یعنی)

(اپنے پڑوسیوں کو فائدے پہنچاتے ہیں۔ اور اپنے ملنے والوں کو تکلیف سے بچاتے ہیں۔)

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"(مومن وہ ہے) جس نے اللہ کی معرفت حاصل کی اور اُس کی تعظیم کی، اُس نے اپنی زُبان کو کلام سے روکا، اور اپنے شکم کو (حرام کے) طعام سے روکا، اور اپنے نفس کو روزے اور نمازِ شب سے پاک بنالیا۔"

★ لوگوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ ص! کیا یہ لوگ اولیائے خدا ہیں"؟

★ آنحضرت ص نے فرمایا: "بیشک اولیائے خدا خاموش رہتے ہیں" اور اُن کی خاموشی اللہ کا ذکر ہوتا ہے، وہ جب دیکھتے ہیں تو عبرت کی نظر سے، وہ جب بولتے ہیں تو اُن کا کلام حکمت ہوتا ہے، اور اُن کا چلنا پھرنا لوگوں کے لیے خیر و برکت ہوتا ہے، اگر اُن کی موت اُن کے لیے لکھی نہ گئی ہوتی، تو اُن کی روحیں اُن کے جسموں میں خوفِ خدا اور شوقِ ثواب سے بیقرار ہو کر تڑپتی رہتیں۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے، لوگ اُس سے راحت حاصل کرتے ہیں، رات کی تاریکی میں اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے (یعنی زمین پر سجدہ کرتا ہے اور رُخسار کو زمین پر رکھتا ہے) اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نارِ جہنم سے بچالے۔ یہ ہے ایمان پس تم اس کی طرف رغبت کرو اور ایسے ہی ہو جاؤ۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"کیا میں بتاؤں کہ تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ کون ہے"؟
★ لوگوں نے عرض کی: "یارسول اللہ ص! ضرور فرمائیے"۔
★ آنحضرت ص نے ارشاد فرمایا: (اچھا تو سنو!)
(۱) جو تم میں خُلق کے اعتبار سے اچھا ہو،
(۲) پناہ دینے کے لیے سب سے زیادہ نرم (دل) ہو،
(۳) اپنے قرابتداروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرتا ہو،
(۴) اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی اُمور میں۔
(۵) حق کے کاموں میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہو،
(۶) غصّے کا سب سے زیادہ پینے والا ہو،
(۷) لوگوں کے قصور کا سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہو،
(۸) اور اپنے نفس کے بارے میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والا ہو خواہ وہ حالتِ رضا ہو یا غضب"۔ (خوشی کے عالم میں ہو یا غیظ و غضب کے عالم میں ہو۔)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:
"مومن تین خصلتوں کے بغیر نہ ہوگا۔ (۱) سنّتِ پروردگار

(۲) سنّتِ نبیِّ اکرمؐ (۳) سنّتِ ولی

* پروردگار کی سنّت یہ ہے کہ اُس کے راز کو پوشیدہ رکھا جائے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "وہ عالم الغیب ہے اُس کے راز سے کوئی واقف نہیں سوائے اُس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اِس کام کے لیے چُن لے۔" (سورۃ الجن آیت ۲۶-۲۷ پ ۲۹)

(۲) اور سنّتِ نبیِّ اکرمؐ یہ ہے کہ لوگوں کے اچھّے اخلاق سے پیش آئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ:
"معاف کرو اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرو۔" (المائدہ آیت ۱۳ پ ۶)

(۳) سنّتِ ولی یہ ہے کہ: مصیبت اور پریشانی اور سختی میں صبر کرے۔" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۷ - پ ۲)

* * *

مومنین کی تعداد میں قلّت

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "تمام لوگ چوپائے ہیں (یہ تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں، اور مومن کم پایا جاتا ہے۔ (یہ تین بار فرمایا۔"

* * *

*

* * *

اللہ کی بخششوں پر راضی ہونا ایمان ہے اور صبر اس کے بعد ہے

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "اگر انسان صاحبِ رائے (اچھّی رائے رکھتا) ہے تو لوگوں کا اُس کو پاگل کہنا کوئی نقصان نہیں دیتا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "اے فُضَیل! کیا چیز نقصان دے سکتی ہے اُس شخص کو جسے اللہ عزّوجلّ نے ہماری امامت کی معرفت عطا فرمادی ہو چاہے وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر اکیلا مرتے دم تک زندگی بسر کرے، اے فُضَیل! لوگوں نے امرِ حق کو اِدھر اُدھر سے لے لیا ہے جبکہ ہم اور ہمارے شیعہ ہدایت پائے ہوئے ہیں (یعنی امرِ حق ہم سے حاصل نہیں کیا، نہ ہمارے شیعوں سے۔)

اے فُضَیل! اگر مومن ہر وہ چیز حاصل کرلے جو مشرق اور مغرب میں ہے تو اللہ تعالیٰ کی مصلحت میں اُس کے لیے یہی بہتر ہوگا اور وہ اللہ کا شکر ادا کرے گا۔ اور اگر اُس کے اعضاءِ جسم کاٹ دیے جائیں، تب بھی مصلحتِ خداوندی اِسی میں ہوگی، اگر وہ صبر کرے گا"

تو اُسی میں اُس کی بہتری ہوگی۔

اے فُضَیل! اگر خداوندِ عالم کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت مچھّر کے پر کی برابر بھی ہوتی تو خدا کا دشمن دنیا سے ایک پیالہ پانی تک نہ پی سکتا۔

اے فُضَیل! جس کا ارادہ (امرِ حق پانے کا) ہو، تو اللہ اُس کے ارادے کو پورا کرتا ہے، اور اگر کسی کا ارادہ ہر چیز سے محبّت اور رغبت کا ہو تو اللہ اُس کے بارے اِس بات کی پرواہ بھی نہیں کرتا کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہو جائے۔"

* * *

مومن کا مومن سے آرام پانا

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن، مومن سے اِس طرح تسکین پاتا ہے جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔"

* * *

مومن کی برکت

* نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایک مومن کی برکت سے اُس کے پورے شہر یا بستی سے وبا کو دور کر دیتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جس علاقے میں سات مومن ہوں، وہ علاقہ خدا کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔"

★★★

مومن کی دو قسمیں

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جو خداوندِ عالم سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنے میں سچا ہو، اور وہ اُس عہد کی شرائط کو پورا کرنے والا ہو۔ جیسا کہ خود خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

"یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد (وعدہ) کیا تھا اُس کو پورا کرنے میں سچے ہیں۔" (سورۃ الاحزاب آیت ۲۳ پ ۲۱)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کا کوئی خوف ہوگا، نہ آخرت کا، اور یہی لوگ دوسروں کی شفاعت کریں گے اور اُن کو اپنی شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی۔

(۲) دوسری قسم کا مومن وہ ہے جو نئے درخت کی مانند ہوتا ہے جو کبھی جھک جاتا ہے، اور کبھی سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ ہے جس کے لیے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے خوف بھی۔ دنیا کے خوف جیسے طاعون وغیرہ اس کی شفاعت کی جائے گی، مگر وہ شفاعت نہ کر سکے گا۔"

★★★

★ نز امام علیہ السلام نے فرمایا: اوّل قسم کا مومن وہ ہے جو اللہ سے عہد کی ساری شرائط پوری کرے۔ وہ نبیوں، صدّیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ لوگ اُس کے اچھے ساتھی ہوں گے۔ یہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اور دوسرے قسم کا مومن وہ ہے جس کے قدموں کو لغزش ہوگی۔ وہ اُس نئے پودے کی طرح ہوگا جسے ہوا کا جھونکا کبھی جھکائے گا اور کبھی اُٹھائے گا، اُس کے لیے دنیا کے خوف بھی ہوں گے اور آخرت کے بھی۔ اُس کی شفاعت کی جائے گی، لیکن وہ نیکی پر ہوگا۔"

★ ★ ★

★ جناب امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا: "مجھے اِخوان (بھائیوں) کے بارے میں بتائیے۔"؟

آپؑ نے فرمایا: "بھائی دو قسم کے ہیں۔ (۱) صاحب اعتماد (بھروسے والے) (۲) مسکراتے چہروں والے، اور میٹھی باتیں کرنے والے۔

(۱) جو بھائی قابلِ اعتماد ہیں، وہ تمھارے دست و بازو، تمھارے کنبہ اور مال کی طرح ہیں۔ اگر تم کو کوئی ایسا بھائی مل جائے تو اپنے مال اور جسم سے اُس کی خدمت کرتے رہو۔ اور اُس کے دوست سے دوستی کرو اور اُس کے دشمن سے دشمنی رکھّو۔ اُس کے عیب کو چھپاؤ اور اُس کے راز کو پوشیدہ رکھّو اُس کی نیکیوں کو ظاہر کرو۔ ..... اور

اے سوال کرنے والے! یہ لوگ کبریتِ احمر (سرخ گندھک) کی طرح بہت ہی کم یاب ہیں۔

(۲) رہے دوسرے قسم کے بھائی، وہ ہنسنے ہنسانے والے چرب زبان (بہت تیزی سے بولنے والے) تمھیں اُن سے ملنے میں لذّت محسوس ہوگی، اُن سے بھی تعلّقات برقرار رکھّو، قطع تعلّق نہ کرو، اُن کے دل کی بات سن لو، اور اُن سے کچھ طلب نہ کرو۔ جس طرح وہ تم سے خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، تم بھی اُن سے اُسی طرح ملتے رہا کرو۔ (ایسے لوگ نُقلِ محفل کہلاتے ہیں)

* * *

اللہ نے بندۂ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مومن سے مصیبتوں پر صبر کرنے کا عہد لیا ہے۔ یعنی یہ عہد لیا ہے کہ اہلِ باطل (جو حق بات کو سننا بھی پسند نہیں کرتے) اُس کی باتوں کی تصدیق نہ کریں گے، اور اُس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے، اور یہ کہ مومن، دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا۔ کیوں کہ مومن کی زبان دنیوی اُمور کے بارے میں بند رہتی ہے۔"

* * *

(وہ کسی کے عیب ظاہر نہیں کرتا۔)

* * *

★ نیز آپؑ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا عہد لیا ہے۔ (۱) ایک یہ کہ مومنین اُس پر حسد کریں۔ (۲) منافق بظاہر اُس کی تعریف کرے اور چھپ کر اُس کے عیب بیان کرے۔ (۳) شیطان اس کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں لگا رہے۔ (۴) کافر اُس سے جنگ کرے۔

اب جس کے پیچھے ایسے ایسے چار دشمن لگے ہوں، تو بھلا پھر وہ مومن اِس کے بعد کیسے باقی رہے گا۔؟"

* * *

★ نیز آپؑ نے فرمایا: "مومن کو تین باتوں سے نجات نہیں مل سکتی۔ ان تینوں مصیبتوں میں سے ایک یا بعض یا تینوں جمع ہوں۔ (۱) پہلی مصیبت یہ ہوگی کہ جو شخص اُس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوگا، وہ اُس پر دروازہ بند کرے گا اور اُسے ستائے گا۔

(۲) دوسرے۔ پڑوسی ستائے گا۔

(۳) جب وہ اپنی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے نکلے گا تو راستے میں لوگ اُسے ستائیں گے۔

غرض اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر بھی جا کر اکیلا بیٹھ جائے گا تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ اُس کا امتحان لینے کے لیے ایک شیطان کو ضرور

بھیجے گا جو اُس کو پریشان کرتا رہے گا۔ مگر (کیوں کہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ مومن کے ایمان سے اُنس و محبّت رکھتا ہے اِس لیے وہ اُس کی وحشت اور پریشانی دور کرنے کے لیے کسی دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔"

(یعنی مومن اِن تمام مصائب میں بھی خدا اور اُس کے ذکر سے چین و آرام پاتا رہتا ہے۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کے علاوہ مومن کا ساتھی کسی دوسرے کو بنانا نہیں چاہتا۔)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا، اور اُس نے اپنی ضرورت بیان کی۔
امام علیہ السلام نے فرمایا: "صبر کرو، اللہ روزی میں برکت عطا فرمائے گا۔" پھر فرمایا: "کوفے کے قید خانے کا کیا حال ہے"؟

* اُس نے عرض کی: "بہت تنگ اور بدبودار ہے۔ اِس لیے اُس میں قیدی بہت پریشان رہتے ہیں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "پھر تم دنیا کے قید خانے میں یہ چاہتے ہو کہ کوئی آرام کی صورت نکل آئے؟ کیا تمھیں یہ نہیں معلوم کہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔"
(پھر اِس قید خانے میں آرام و راحت کا کیا کام؟)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کی بہت سی نیکیاں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں۔ (کیوں کہ) مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہو جاتی ہیں، اِس لیے لوگوں میں اُن کا چرچا نہیں ہوتا۔

جبکہ کافر جو کچھ لوگوں کو دیتا ہے اُس کا خوب شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔" (کیوں کہ مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ چلی جاتی ہیں اِس لیے لوگوں میں اُن کا چرچا نہیں ہوتا، وہ اللہ ہی کے لیے ہوتی ہیں اِس لیے اللہ کے پاس پہنچ جاتی ہیں لیکن کافر کی نیکیاں لوگوں کے لیے دکھاوے کے طور پر ہوتی ہیں اِس لیے وہ دنیا ہی میں گھومتی پھرتی رہتی ہیں، اور لوگوں میں اُن کا چرچا ہو جاتا ہے۔) (مؤلف)

★★★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "کوئی مومن ایسا نہیں ہے جسے چار مصیبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (۱) اُسے شیطان بہکا بہکا کر ہر وقت گمراہ کرنا چاہتا ہے (۲) کافر اُسے دھوکہ دیتا رہتا ہے۔ (۳) مومنین اُس سے حسد کرتے ہیں۔ اور یہ بات اُس کے لیے سب سے زیادہ سخت ہے۔ (۴) منافق اُس کی غلطیوں کو عام کرتا رہتا ہے۔"

★ نیز آپؑ نے فرمایا: "نہ ایسا تھا، نہ ہوگا کہ مومن کو کوئی ستانے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے کسی جزیرے میں بھی کوئی مومن ہوگا تو اللہ کسی کو اُسے پریشان کرنے کے لیے ضرور بھیج دے گا، جو اُسے ستاتا رہے گا۔" ★★★

مومن کے امتحان کی سختی

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاءؑ کا ہوتا ہے، (۲) اِس کے بعد جو اُن سے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں یعنی اُن کے اوصیاءؑ۔ (۳) اِس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوتے ہیں۔ یعنی جن کا مرتبہ ایمان میں دوسروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ جس قدر ایمان میں اُن کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے اُسی قدر اُس کا امتحان سخت ہوتا ہے۔"

* * *

* جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس مومن کا ایمان اور عمل جتنا صحیح ہوگا، اُتنی ہی اُس کی مصیبت سخت ہوگی۔ اور جس کا ایمان ہلکا یا کمزور ہوگا، اُتنی ہی اُس کی مصیبت کم ہوگی۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جس کی جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اُس کا اجر بھی اُتنا ہی زیادہ ہوگا۔ خداوندِ عالم جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے، اُن کو

مصیبتوں میں ضرور مبتلا کرتا ہے۔"
(تاکہ وہ اجرِ عظیم کے مستحق بن جائیں)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "جب مصیبت زدہ مومن دعا کرتا ہے تو خداوندِ عالم فرماتا ہے: "میرے بندے! میں موجود ہوں، جو تو نے مانگا ہے میں جلد دینے پر قادر ہوں، مگر میں نے اپنا اجر تیرے لیے ذخیرہ کیا ہے۔ اور جو میں نے ذخیرہ کیا ہے، وہ تیرے لیے (دنیوی فائدہ سے) بہتر ہے۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"سب سے زیادہ مصیبت کا بدلہ بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو سخت بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے۔ پس جو اُن بلاؤں پر راضی رہا، اللہ بھی اُس سے راضی ہو جاتا ہے، اور جو اُن سے ناخوش ہوتا ہے تو اللہ بھی اُس سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "مومن مثل ترازو کے پلّے کے ہے، جتنا ایمان زیادہ ہوگا اُتنی ہی مصیبتیں (امتحانات) زیادہ ہوتے ہیں۔"

گذرِ منزلِ تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رُتبے ہیں سوا، ان کو سوا مشکل ہے

(انیسؔ)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن ہر قسم کی بلاء میں مبتلاء ہوتا ہے، اور ہر طرح کی موت مرتا ہے، مگر یہ کہ تقیہ نہ کرے کے وہ اپنے کو خود ہلاک نہیں کرتا۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جنّت میں ایک ایسی منزلت ہے کہ اُسے انسان ہرگز نہیں پا سکے گا جب تک کہ اُس کا جسم کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "اگر مومن یہ جان لے کہ مصیبتوں میں اُس کے لیے کیا کیا اجر و ثواب ہیں، تو وہ ضرور یہ تمنّا کرے گا کہ اُس کا جسم قینچیوں سے کاٹ ڈالا جائے۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "خداوندِ تعالےٰ مومن کو دنیا کی تکلیفوں سے امان نہیں دیتا، البتّہ اُس کو دنیا میں بد باطنی سے اور آخرت کی بدبختی یا تباہی سے بچا لیتا ہے۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:
"جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی، اللہ کو اُس سے کوئی سروکار یا تعلّق نہیں۔ یعنی یہ کہ وہ مومن ہی نہیں ہے۔"
نیز فرمایا: "جس کے بدن یا مال میں کوئی نقصان نہیں ہوا، اللہ کا اُس سے کوئی تعلّق نہیں۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم مومن کو ہر قسم کی بلاؤں میں مبتلاء کرتا ہے لیکن اُس کی عقل سلب ہو جانے کی مصیبت میں مبتلاء نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت ایّوب نبی کے مال، اولاد اور گھر والوں، غرض ہر چیز پر ابلیس کو اختیار دے دیا، مگر اُن کی عقل پر شیطان کو مسلّط نہ ہونے دیا، تاکہ وہ توحید پر قائم رہیں اور لوگوں کو توحید کا سبق سکھاتے رہیں۔"

★★★

★ راوی یونس بن عمّار کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: "فرزندِ رسولِ خدا! میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا اپنے مومن بندے کو ایسے مرض میں مبتلاء نہیں کرتا۔"
★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "مومنِ آلِ یٰسین (حبیب نجّار)

کی انگلیاں تک جذام سے گر گئی تھیں۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب دو تہائی رات گذر جائے تو وضو کرو اور نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ جب آخری سجدے میں جاؤ تو کہو: "یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَامِعَ الدَّعْوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَاَذْهِبْ عَنِّیْ بِهٰذَا الْوَجْعَ"

یعنی: "اے علی اے عظیم! اے رحمٰن اے رحیم! اے دعاؤں کے سننے والے! اور اے نیکیوں کے عطا کرنے والے! رحمتِ (خاص الخاص) نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، اور مجھے دنیا اور آخرت کی بہتری عطا فرما کیوں کہ تو ہی ان عطاؤں کے دینے کا اہل ہے، اور میری اِس تکلیف کو دور کر۔" پھر اُس تکلیف کا نام لے اور کہے کہ مجھے اِس تکلیف نے سخت پریشان اور غمگین کر دیا ہے۔"

* نیز یہ کہ اِس دعاء کے وقت رو، گریہ کر اور گڑگڑا۔"

* راوی کہتا ہے کہ جب میں نے یہ عمل کیا، تو کوفہ پہنچتے پہنچتے میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔"

* * *

مسلمان فقراء ومساکین

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "مسلمان فقراء، مسلمان امیروں (مالداروں) سے چالیس سال پہلے جنّت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے

اِس بات کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں: "دو کشتیاں دسواں حصّہ ٹیکس وصول کرنے والے کے پاس سے گذریں، اُس نے دیکھا کہ ایک کشتی تو بالکل خالی ہے۔ حکم دیا: "اِس کو جانے دو۔ دوسری کشتی جو مال سے بھری ہوئی تھی اُس کو روک لیا۔ کہ ٹیکس کا حساب لیا جائے گا۔" دنیوی دولتمندوں کو کیوں کہ زیادہ دیر تک حساب دینا ہوگا۔" (مال کہاں سے کمایا، خمس وزکوٰۃ ادا کی یا نہیں، ماں باپ بہن بھائی، پڑوسیوں اور مساکین ناداروں کی مال سے مدد کی یا سارا مال اکیلے نے ہی اپنے اوپر خرچ کر دیا وغیرہ۔ اس قسم کا حساب دینے کے بعد جنّت میں داخلہ ہوگا۔)"

* * *

★ نیز امامؑ نے فرمایا: "مصیبتیں خدا کا عطیہ ہیں۔ اور فقیری خدا کے پاس خزانے میں رکھی ہوتی ہے۔ جس کا اجر ایک دن (آخرت میں) ملے گا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے فقیری کو اپنے بندوں کے پاس امانت کے طور پر رکھا ہوا ہے۔ اس لیے جو شخص اُسے چھپائے رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے، رات بھر کھڑے ہو کر نمازیں پڑھنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے شخص کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جس نے اپنی حاجت دوسرے پر ظاہر کر دی اور اُس نے پوری نہ کی، تو اُس نے گویا اس محتاج کو قتل کر دیا۔ تلوار یا نیزے سے نہیں، بلکہ اُس چیز سے جس نے اُس کے دل کو توڑ دیا۔"

؎ (کعبہ اگرچہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ
کچھ قصرِ دل نہیں کہ بنایا نہ جا سکے)

★★★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جس قدر کسی بندے کا ایمان زیادہ ہوگا، اُسی قدر اُس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔"

★★★

★ نیز آپؑ نے فرمایا کہ: "دولت اور حکومت ہمارے خالص شیعوں کے لیے باطل ہے۔ اُن کے لیے صرف اتنی روزی ہے کہ وہ زندہ رہ سکیں، چاہے وہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں، اُن کا رزق بس اتنا ہی ہوگا جس سے وہ بس زندہ رہ سکیں۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "خداوندِ عالم قیامت کے دن فقراء و مساکین سے عذر خواہی فرمائے گا کہ "قسم ہے مجھے اپنی عزّت و جلال کی کہ میں نے تمھیں دنیا میں اِس لیے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے، اب تم دیکھو کہ میں تمھاری کتنی عزّت افزائی کرتا ہوں۔ جس نے تمھیں دنیا میں کھانا کھلایا تھا اُس کا ہاتھ پکڑو اور میری جنّت میں داخل کر دو۔"

اُن فقراء میں سے ایک شخص عرض کرے گا: "پالنے والے! دنیا والوں نے دنیا کی طرف رغبت کی، اُنھوں نے اچھّا لباس پہنا اور عورتوں سے نکاح کیا، اچھّے کھانے کھائے، اچھّے مکانوں میں رہے پس جو آپ نے اُنھیں دیا، ہمیں بھی عطا فرمائیے۔"

خداوندِ عالم ارشاد فرمائے گا: "تم میں سے ہر ایک کو میں وہ کچھ عطا کرتا ہوں کہ جو اہلِ دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی، اُس کا ستّر گنا زیادہ۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے تک اولادِ آدمؑ میں مومن فقیر رہے، اور کافر دولت مند رہے لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں

عرض کی کہ ہمیں کافروں کے مقابلے میں آزمائش میں نہ ڈال۔
پس خدا نے مومنوں کو بھی مالدار بنا دیا اور حاجتمند بھی رکھا۔
اِسی طرح کافروں کو بھی دولتمند بنایا اور اُن میں حاجتمند بھی رکھے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ وہ بہت عمدہ قیمتی شاندار لباس پہنے ہوئے تھا۔ پھر ایک غریب آدمی میلے کچیلے کپڑوں میں آیا اور اُس امیر آدمی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ امیر آدمی نے اپنے کپڑے سمیٹ لیے۔

★ یہ منظر دیکھ کر جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا:

★ "کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ تیری امیری اِس کو مل جائے گی"؟

★ اُس نے عرض کی: "نہیں۔"

★ آپؐ نے فرمایا: "پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔"؟

★ اُس نے عرض کی: "شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو بُرا ثابت کرتا ہے، اور بُری چیز کو اچھا۔ میں نے اپنی آدھی دولت اِس کو دی۔"

★ آنحضرتؐ نے اُس فقیر سے دریافت فرمایا: "کیا تجھے یہ بات منظور ہے۔"؟

★ اُس نے عرض کی: "نہیں (سرکار مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے)

* امیر آدمی نے پوچھا: "کیوں۔"

* فقیر آدمی نے کہا: "اِس لیے کہ کہیں یہ تمھارا مال مجھے بھی ویسا ہی مغرور نہ بنا دے جیسا کہ تمھیں بنا دیا ہے۔"

* * *

* راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: "میرے لیے دعا کیجیے کہ خداوندِ عالم مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ (یعنی) میں خدا کے سوا کسی کا محتاج نہ رہوں۔"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا نے رزق کو اِس طرح تقسیم کیا ہے کہ جس کے ہاتھ سے چاہا کسی کو رزق دلوا دیا۔ اِس لیے یہ دعا کرو کہ خدا ضرورت کے وقت کمینوں سے پالا نہ ڈالے۔"

* * *

* نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ: "فقیری مومن کے لیے اُس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جتنی لجام سے گھوڑے کے جبڑے کی ہوتی ہے۔" (یعنی، جس طرح لجام گھوڑے کو اِدھر اُدھر غلط حرکت کرنے سے روکتی ہے، اِسی طرح فقیری، فقیر کو بُری خواہشات سے روک دیتی ہے۔)

* * *

* حضرت امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: "خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ: میں نے فقراء کی وجہ سے مالداروں کی آزمائش کی، اگر فقراء نہ ہوتے تو مالدار لوگ جنّت کے مستحق نہ ہوتے۔"

* * *

قلبِ انسانی کے دو کان ہیں

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ہر انسان کے دل کے دو کان ہوتے ہیں۔ ایک کان میں ہدایت کرنے والا فرشتہ بات کہتا ہے، اور دوسرے کان میں فتنہ باز شیطان (بُرائی کا) حکم دیتا ہے۔ جبکہ فرشتہ اُس کام سے منع کرتا ہے۔ جیساکہ خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:

"وَعَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝"

* (سورۃ ق آیت ۱۷-۱۸- پ ۲۶)

یعنی: "اور داہنی اور بائیں طرف ایک (شیطان) بیٹھا رہتا ہے جو کچھ وہ انسان کہتا ہے، ایک سخت نگہبان اُس وقت اُس کے پاس ہوتا ہے۔"

* * *

* نیز آپؑ نے فرمایا: "ہر دل کے دو کان ہوتے ہیں۔ جب بندہ کا ارادہ کرتا ہے تو روحِ ایمان کہتی ہے کہ: "مت کر" اور شیطان کہتا ہے کہ: "کرلے"۔ اور جب معاملہ زنا کاری کا ہوتا ہے تو روحِ ایمانی زنا کار سے الگ ہوجاتی ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "جب شیطان مومن کے کان میں گناہ کے لیے پھونکتا ہے تو دوسرے کان میں خدا مومن کی مدد فرشتے کے ذریعہ سے کرتا ہے جیسا کہ خداوندِ کریم ارشاد فرماتا ہے: "وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ"
"اور ہم نے اُن کی مدد اپنی روح کے ذریعہ سے کی۔" (سورۃ ۵۸ آیت ۲۲ القرآن)

★★★

وہ روح جس کے ذریعہ سے مومن کی مدد کی جاتی ہے۔

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے مومن کی اپنی ایک روح سے جو مومن کے پاس اُس وقت آتی ہے جب وہ نیکی کرتا ہے یا بُرائی سے بچتا ہے۔ لیکن اگر مومن گناہ کرتا ہے تو وہ روح غائب ہو جاتی ہے۔ جب مومن کسی پر احسان کرتا ہے (نیکی کرتا ہے) تو وہ روح خوشی سے جھومتی رہتی ہے۔ لیکن جب مومن گناہ کرتا ہے تو وہ روح زمین کی تہ میں چلی جاتی ہے۔

پس اے اللہ کے بندو! اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہو تاکہ تمھارا یقین بھی زیادہ ہو اور تم اُس جنّت کا نفع حاصل کرو جو سب سے زیادہ نفیس اور قیمتی ہے۔ خدا رحم کرے اُس بندے پر جو نیکی کرنے کا

ارادہ کرے اور بدی سے بچا رہے۔ ہم اہلِ بیتؑ بھی اُسی روح سے مدد حاصل کرتے ہیں اِس طرح کہ ہم اللہ کی اطاعت کا ارادہ کرتے ہیں، اور اُس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔"

* * *

گناہوں کے اثرات اور اُن کا انجام

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو عبداللہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے پدرِ عالی قدر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "گناہ سے زیادہ کوئی چیز انسان کے قلب کو خراب نہیں کرتی جب کوئی دل بار بار گناہ کرتا ہے تو وہ گناہ اُس پر غالب آجاتا ہے اور اُس کو اُلٹ پلٹ دیتا ہے۔" (یعنی پھر وہ گناہانِ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابو عبداللہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مومن کی اگر کوئی رگ پھڑکتی ہے، یا کوئی سختی پیش آتی ہے یا دردِ سر ہوتا ہے، یا کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی نہ کسی گناہ کا کفّارہ بن جاتی ہے۔ کیوں کہ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ" (القرآن) یعنی: "جو مصیبت بھی

(سورۃ الشوریٰ آیت ۳۰ پ ۲۵)

تم پر آتی ہے وہ تمھارے ہی بُرے کاموں کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ تمھارے بہت سے گناہ تو از خود معاف کر دیا کرتا ہے"۔ (القرآن)

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"تمھارے گناہ اُن گناہوں سے کہیں زیادہ ہوں گے، جن گناہوں پر وہ تمھیں پکڑتا ہے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ سے پناہ مانگو اُس کی سخت پکڑ سے۔"

راوی نے دریافت کیا: "فرزندِ رسولِ خدا! خدا کی سخت پکڑ سے کیا مراد ہے۔؟"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کا گناہوں پر پکڑنا۔"

* * *

(ے حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں قدرت کی تعزیریں۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"یوں تو تمام گناہ بُرے ہیں لیکن سب سے بڑا گناہ وہ ہے جس سے انسان کے جسم کا گوشت پرورش پاکر بڑھے اور خون بنے۔ اللہ تعالیٰ انسان پر رحم کرے گا یا عذاب کرے گا، اور جنّت میں تو صرف پاک جسم داخل ہوگا۔" (نہ کہ حرام رزق سے پیٹ بھرنے والا۔)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
"بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اُس کا رزق کم ہو جاتا ہے۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو درہم ودینار (مالِ دنیا) کی پوجا کرے۔ یعنی واجب زکوٰۃ (وخمس) ادا نہ کرے۔ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس کا باطن اندھا ہو۔ یعنی جو خدا کی راہ (جو حق کا راستہ) چھوڑ دے۔ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو چوپائے سے جماع کرے۔"

★★★

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ نقطہ مٹ جاتا ہے۔ اگر اور گناہ کرتا رہتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا جاتا ہے، اور آہستہ آہستہ سارے دل پر پھیل جاتا ہے۔ پھر وہ کبھی فلاح نہیں پاتا۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا
"بندۂ مومن جب خدا سے حاجت طلب کرتا ہے تو خدا کے لیے یہی

مناسب ہوتا ہے کہ اُس کی حاجت جلد یا دیر سے پوری کرے۔ لیکن جب وہ گناہ کرتا ہے تو خدا فرشتے سے فرماتا ہے کہ اِس کی حاجت پوری نہ کر اور اسے محروم رکھ، اِس لیے کہ اِس نے مجھے ناراض کیا ہے، اِسی لیے یہ محرومی کا مستحق ہوگیا۔"

***

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام "جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو خدا کی توفیقات اُس سے چھین لی جاتی ہیں جس کی وہ وجہ سے وہ نمازِ شب پڑھنے سے محروم رہتا ہے۔ بُرا عمل انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک تیز چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہوتا ہے۔"

***

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ عمل نہ کرے۔ کیوں کہ کبھی کبھی انسان بُرا کام اِس طرح کرتا ہے کہ وہ بُرے کام کو ہلکا یا معمولی سمجھ بیٹھتا ہے۔ اِس پر خداوندِ عالم اُسے دیکھ کر ارشاد فرماتا ہے: "میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اِس کے بعد اب تجھے ہرگز نہ بخشوں گا۔"

*** (الامان الحفیظ)

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کچھ گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ

بندہ اگر اُن میں سے ایک گناہ کرلے تو جنّت میں داخل ہونے سے سو سال تک کے لیے روک دیا جائے گا۔ وہ جنّت میں اپنے بیوی بچّوں کو جنّت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے حسرت ویاس کے عالم میں تکتا رہے گا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم نے جس کو جو نعمت عطا فرمائی ہے اُس شخص سے وہ نعمت اُس وقت تک چھینتا ہی نہیں جب تک اُس سے کوئی ایسا گناہ نہ ہوا ہو جس کی وجہ سے وہ اِس بات کا مستحق بن گیا کہ اُس سے وہ نعمت چھین لی جائے۔"

* * *

★ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: "موت کو یاد رکھنے سے زیادہ کوئی چیز نصیحت کرنے والی نہیں ہوسکتی۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رِضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ: "جب لوگ ایسے ایسے نئے نئے گناہ کرتے ہیں جو پہلے نہیں کیے گئے تو اللہ تعالیٰ اُن پر ایسی ایسی مصیبتیں نازل کرتا ہے جنھیں وہ جانتے تک نہ تھے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندِ عالم حدیثِ قدسی میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

"جو کوئی مجھے پہچاننے کے بعد بھی میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اُس پر ایسے شخص کو مسلّط کر دیتا ہوں جو مجھے پہچانتا ہی نہیں۔"

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندِ عالم نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا:

"ہر دن اور ہر رات کو ایک مُنادی پکار پکار کر کہتا ہے کہ اے اللہ کے بندو! گناہ سے باز آؤ، (دیکھو!) اگر چرنے والے اور دودھ پیتے بچّے اور کمزور بوڑھے نہ ہوتے تو یقیناً میں تم پر (تمھارے گناہوں کے سبب سے) ایسا عذاب نازل کرتا جو تمھیں پیس کر رکھ دیتا۔" (جیسے چکّی میں اناج پیسا جاتا ہے)

★★★

گناہانِ کبیرہ

بڑے بڑے گناہ

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن مجید کی اِس آیت کے بارے میں کہ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے: "اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيمًا ۝" (القرآن) (سورۃ النساء آیت ۳۱ پ ۵)

یعنی: "اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچے رہو گے جن سے تمھیں روکا گیا ہے، تو اللہ تمھارے اِس رُکے رہنے کو تمھارے پچھلے گناہوں کا کفّارہ بنادے گا، اور تم کو جنّت کے بہترین مقامات میں جگہ دے گا۔" (القرآن)

امام علیہ السلام نے فرمایا: "گناہانِ کبیرہ یعنی بڑے بڑے گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے کرنے پر جہنّم کو واجب کیا گیا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ: "جہنّم میں جانے کا سبب خاص طور پر سات اعمال ہیں:

(۱) بے خطا کسی کو قتل کر دینا،
(۲) والدین کی اطاعت نہ کرنا،
(۳) سود کھانا،
(۴) متمدّن مہذّب ہو جانے کے بعد پھر جنگلی غیر متمدّن ہو جانا۔ (یعنی مرتد ہو جانا۔ مسلمان ہو کر پھر کافر ہو جانا)
(۵) شادی شدہ پاکدامن عورت پر بدکاری، زناکاری کی تہمت لگانا۔
(۶) یتیم کا مال ناحق کھانا
(۷) اسلامی جنگوں میں لشکر سے بھاگ جانا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی کتاب میں بڑے بڑے گناہ (گناہانِ کبیرہ) سات درج ہیں:

(۱) اللہ کا انکار یا شرک کرنا،
(۲) ناحق قتل کر دینا،
(۳) والدین کی نافرمانی کرنا،
(۴) شرعاً تائب ہو جانے کے بعد سود کھانا،
(۵) یتیم کا مال (ناحق) کھانا،
(۶) مرتد ہو جانا۔ یعنی اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لینا۔
(۷) اسلامی لشکر سے جہاد کے دوران بھاگ جانا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے دریافت کیا: "یتیم کا ناحق ایک درہم کھا لینا، بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک کرنا، بڑا گناہ ہے"؟

- امام علیہ السلام نے فرمایا: "نماز کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے"۔
- میں نے عرض کی: "پھر آپ نے ترکِ نماز کو گناہانِ کبیرہ میں کیوں بیان نہیں فرمایا"۔
- آپ نے فرمایا کہ: "بتاؤ میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا"۔
- میں نے عرض کی: "کفر یعنی خدا کا انکار کرنے کا ذکر کیا"
- امام علیہ السلام نے فرمایا: "نماز کا ترک کرنا بھی کفر ہے"۔

★ ★ ★

ہر بندے پر چالیس فرشتے ہوتے ہیں

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابو عبداللہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ: "ہر بندے کے اوپر چالیس ۴۰ فرشتے اُس کی حفاظت کے لیے مقرر رہتے ہیں، مگر جب وہ بندہ چالیس گناہِ کبیرہ کر لیتا ہے تو وہ چالیس فرشتے اُس کی حفاظت سے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ کسی بُرائی کو ترک نہیں کرتا اور اپنے بُرے کاموں کی تعریف کرنے لگتا ہے تو وہ فرشتے خدا سے کہتے ہیں کہ: مالک! آپ کا یہ بندہ کسی گناہ کو ترک نہیں کرتا اور ہمیں تو اِس کے بُرے کاموں سے شرم آتی ہے"۔ تب خداوندِ کریم اُن فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اب تم اپنے بازو اِس کے اوپر سے بالکل ہٹا لو۔"

جب وہ فرشتے اپنے بازو بالکل اُس کے اوپر سے ہٹا لیتے ہیں تو پھر اُس بندے میں ہم اہلِ بیتؑ کی دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب ایسا ہو جاتا ہے تو پھر زمین اور آسمانوں میں اُس کے گناہوں کا پردہ بالکل چاک کر دیا جاتا ہے۔ پھر فرشتے خدا سے کہتے ہیں کہ "اب اِس کا کوئی گناہ چھپا ہوا نہیں رہ گیا۔" خداوندِ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ "اگر اِس بندہ کو میری کوئی پرواہ یا حاجت ہوتی تو میں تم سے یہ نہ کہتا کہ تم اپنے پروں کو اِس بندے سے ہٹا لو۔" (سبحان اللہ وبحمدہٖ)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا: "فرزندِ رسولِ خداؐ! کیا بڑے بڑے گناہوں میں سے کوئی بھی گناہ خدا چاہے تو بخش دے گا۔"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔"

★ ★ ★

★ نیز امام علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے: "وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ط" (القرآن) (سورۃ ۲ البقرۃ آیت ۲۶۹ پ ۳)

یعنی: "جس کو حکمت (عقلمندی) عطا کی گئی اُس کو خیرِ کثیر (بہت بڑا فائدہ) دیا گیا۔" (القرآن)

امام علیہ السلام نے فرمایا: "حکمت سے مراد امامؑ وقت کی معرفت (پہچان) ہے۔ اور (۲) گناہانِ کبیرہ (بڑے بڑے گناہوں) سے بچنا ہے، جن گناہوں کی وجہ سے خدا نے جہنّم کو واجب کیا ہے۔"

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدام حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ: "قرآن کی رو سے گناہانِ کبیرہ بتائیے"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "(۱) سب سے بڑا گناہ کفر اور شرک کرنا ہے کہ اس کے کرنے پر جنّت حرام ہو جاتی ہے (جہنّم واجب ہو جاتی ہے)

(۲) اِس کے بعد خدا کی رحمت سے مایوس ہونا ہے کہ خداوندِ کریم کا ارشاد ہے: "کافر کے سوا اللہ کی رحمت سے کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔" (القرآن) (سورۃ ۱۲ یوسف آیت ۸۷)

(۳) اِس کے بعد خدا کی سزا سے بے خوف (بے پرواہ) ہو جانا ہے (یعنی اُس کو کوئی اہمیّت نہ دینا۔ کھیل تماشا مذاق سمجھنا) خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ: "خدا کی سزا سے بے خوف نہیں ہوا کرتے مگر سخت نقصان اُٹھانے والے لوگ۔" (القرآن) (الاعراف آیت ۹۹)

(۴) گناہانِ کبیرہ میں والدین کی نافرمانی بھی شامل ہے۔ کیوں کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ": والدین کے نافرمان جبّار وشقی (بدبخت) ہوتے ہیں۔ (سورۃ ۱۹ مریم آیت ۳۲ پ ۱۶)

(۵) ناحق کسی کو قتل کرنا۔ کیوں کہ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "ناحق قتل کرنے کی سزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔" (سورۃ ۶ الانعام آیت ۱۵۱ پ ۸)

(۶) اور کسی شریف عورت پر زنا کاری کی تہمت لگانا۔ کیوں کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ: "ایسا کام کرنے والوں پر دنیا اور آخرت میں (خدا کی) لعنت ہے اور اُن کے لیے بہت سخت سزا تیّار ہے۔" (القرآن) (سورۃ ۲۴ النور آیت ۲۳ پ ۱۸)

(۷) اور یتیم کا مال ناحق کھانا۔ کیوں کہ خداوندِ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ اور نیچھر بھرتے ہیں، اور عنقریب وہ جہنّم کی آگ میں خوب تپیں گے۔" (القرآن) (سورۃ ۴ النساء آیت ۱۰ پ ۴)

(۸) اور جہاد کے میدان سے بھاگ جانا۔ کیوں کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جو ایسا کرے وہ اللہ کے غیظ و غضب میں آگیا سوا اُس کے جو جنگ کے لیے زرہ درست کرنے کی غرض سے یا کسی گروہ سے ملنے کے لیے جہاد سے الگ ہو جائے، تو اُس میں کوئی حرج نہیں۔" (القرآن)

(۹) سود کھانا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:
"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (خدا کے سامنے) اِس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر اُسے حواس باختہ کر دیا ہو۔"
(القرآن) (البقرۃ ۲ آیت ۲۷۵ پ ۲)

(۱۰) اور جادو کرنا۔ خداوندِ عالم فرماتا ہے: "اُنھوں نے جان لیا کہ اُنھوں نے ایسا سودا کیا ہے جس سے آخرت میں اُن کا کوئی حصّہ نہیں ہے۔" (القرآن) (البقرہ ۲ آیت ۱۰۲ پ ۱)

(۱۱) اور زنا کرنے والا۔ خداوندِ عالم کا ارشاد فرمایا کہ:
"اِس گناہ کرنے والے کے لیے قیامت کے دن دوگنا عذاب ہے وہ اُس میں ہمیشہ ذلیل بنا رہے گا۔" (القرآن) (الفرقان ۲۵ آیت ۶۸-۶۷)

(۱۲) اور ایسی جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی کو نقصان پہنچے: کہ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ: "جو لوگ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور اللہ سے وعدہ خلافی کر کے تھوڑا سا فائدہ سمیٹ لیتے ہیں، اُن کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔" (القرآن) (آلِ عمران ۳ آیت ۷۷)

(۱۳) خیانت یا چوری کرنا، خاص طور پر مالِ غنیمت میں سے اُس کے تقسیم ہونے سے پہلے۔ کہ خداوندِ عالم فرماتا ہے:
"وہی مال اُس کے ساتھ قیامت کے دن لایا جائے گا۔" (القرآن) (سورہ آیت ۱۶۱)

(۱۴) زکوٰۃِ واجبہ کا نہ ادا کرنا۔ کہ خداوندِ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
"ایسے لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو اُسی مال سے داغا جائے گا۔" (القرآن) (التوبۃ آیت ۳۵ پ ۱۰)

(۱۵) جھوٹی گواہی دینا اور سچّی گواہی کو چھپانا۔ کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے: "ایسے آدمی کا دل گناہگار قرار پائے گا۔" (القرآن) (البقرۃ آیت ۲۸۳ پ ۳)

(۱۶) شراب پینا۔ خداوندِ تعالیٰ نے اُس کو بالکل اسی طرح منع کیا ہے جیسے بتوں کو پوجنے سے روکا ہے۔

(۱۷) نمازِ فریضہ کا ترک کرنا۔

(۱۸) ہر اُس چیز کو جان بوجھ کر ادا نہ کرنا جس کو اللہ نے فرض کیا ہے (اور نماز کے لیے تو خاص طور پر) جناب رسولِ خدا صَلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: "جس نے نماز کو جان بوجھ کر ترک کیا وہ اللہ اور اُس کے رسول ؐ کی ذمّہ داری سے الگ ہوگیا۔"

(۱۹) وعدے کا توڑنا۔

(۲۰) قطعِ رحم کرنا۔ (یعنی) رشتہ داروں سے تعلّقات توڑ لینا اور اُن کا حق نہ ادا کرنا۔ کیوں کہ ایسے لوگوں پر خدا نے لعنت

فرمائی ہے اور اُن کا ٹھکانا جہنّم بنایا ہے، جو بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔" (القرآن) (سورۃ ۱۳ الرعد آیت ۲۵ پ ۱۳)

اِس کے بعد راوی (عمرو بن عبید) روتا ہوا امام علیہ السلام کے پاس سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ برباد ہوا وہ شخص جس نے اپنی رائے سے دین کے معاملات میں حکم لگایا اور آپؑ (ائمہ اہلِ بیتؑ) سے علم وفضل کے میدان میں جھگڑا کیا۔"

(تشریح : علّامہ محمّد باقر مجلسیؒ نے لکھا کہ کبائر کا لفظ صرف ایک گناہ کے مقابلے پر دوسرے گناہ کی بڑائی کو بتانے کے لیے ہے۔ ورنہ ہر وہ کام جس سے اللہ اور اُس کے رسول ص نے روکا ہے، اُس کا بجالانا گناہ کبیرہ ہے۔ صرف سزا کے اعتبار سے کسی گناہ کو کبیرہ (بڑا) اور کسی گناہ کو صغیرہ (چھوٹا) کہدیا جاتا ہے۔)

(مرأت العقول علّامہ مجلسیؒ)

* * *

گناہوں کو معمولی سمجھنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "گناہوں کو حقیر، کمتر یا معمولی کام سمجھنے سے بچتے ہی رہو، اِس لیے کہ وہ شخص بخشا نہ جائے گا۔" (جو گناہوں کو حقیر جانے)

راوی نے دریافت کیا: "گناہوں کو حقیر سمجھنے کا کیا مطلب ہے"؟
امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایک شخص گناہ کرے اور پھر کہے کہ اچھا ہوا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو، کیوں کہ تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں۔ اور خاص طور پر چھپ کر گناہ کرنے سے بھی اللہ سے ڈرتے رہو (کیوں کہ وہ تو بہت باریک بیں ہے۔ لوگوں کے خوف سے چھپ کر گناہ کرتے ہو مگر اللہ سے نہیں ڈرتے جو تمہارے ہر گناہ کو دیکھتا ہے۔) اس صورت میں تم انصاف کھو بیٹھو گے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایک سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی۔ آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جلانے کے لیے لکڑیاں جمع کرو۔"
اصحاب نے عرض کی: "حضور! یہاں تو جھاڑیاں تک نہیں ہیں۔"
آنحضرتؐ نے فرمایا: "جس کو جتنی لکڑی ملے وہ اتنی ہی لے آئے"۔
اصحاب لکڑیاں چُن چُن کر لائے اور ایک جگہ لکڑیوں کا ڈھیر لگا دیا۔

جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: "بس اِسی طرح گناہ بھی رفتہ رفتہ جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اِسی لیے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو معمولی نہ سمجھو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کا حساب لینے والا ہے، وہ ہر اُس عمل کو لکھتا ہے جو کوئی جہاں بھی کرتا ہے اور ہر اُس نشان (اثرات) کو بھی لکھتا ہے جو کسی نے چھوڑا ہے۔ خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ: "ہم نے ہر چیز کو امامِ مبین میں گھیر کر رکھ دیا ہے"۔

(القرآن)

* * *

گناہوں پر اِصرار

بار بار گناہ کرنا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی بار بار کیا جائے تو پھر وہ گناہ چھوٹا گناہ نہیں رہتا۔ لیکن اگر گناہگار اللہ سے توبہ کر لے تو بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "گناہوں پر اصرار کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے مگر اُس کی اللہ تعالیٰ سے فوراً معافی نہ مانگے، بلکہ توبہ کا ذکر بھی زبان

پر نہ لائے۔ اِسی کا نام گناہوں پر اصرار ہے۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزّوجلّ اپنی اطاعت کا کوئی کام اُس شخص سے قبول نہیں کرتا جو اپنے گناہوں میں کسی گناہ پر توبہ نہ کرے اور اُس گناہ کو بار بار کرتا رہے۔"

* * *

کفر کے اصول اور ارکان (بُنیادیں)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کفر کے اصول (جڑیں۔ بنیادیں) تین ہیں۔ (۱) حرص (۲) تکبّر (۳) حسد کرنا۔

(۱) حرص ہی کی وجہ سے حضرت آدمؑ نے اُس درخت سے کھایا جس سے کھانے کو منع کیا گیا تھا۔

(۲) تکبّر ہی نے ابلیس کو حضرت آدم علیہ السلام کے سجدہ کرنے سے روکا تھا۔

(۳) اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل ابنِ آدمؑ کو اپنے بھائی ہابیلؑ کے قتل پر آمادہ کیا تھا۔"

(تشریح: کفر کے بہت سے معنی ہیں۔
(۱) پہلے معنی تو یہ ہیں کہ خدا کی رُبوبیّت، مالکیّت اور عظمت یا وجود ہی سے انکار کیا جائے۔ یا خدا کے صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے۔
(۲) عملاً خدا کی نافرمانی کو بھی کفر کہا جاسکتا ہے۔
(۳) کبھی کفر کے معنی کفرانِ نعمت کے بھی ہوتے ہیں۔ اور حرص انسان کو خدا سے غافل بلکہ خدا کا منکر بنا دیتی ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ خدا کے ماننے سے اُس کے مفادات پر ضرب پڑتی ہے۔ یہی حرص جب بڑھ جاتی ہے تو انسان بڑے بڑے گناہ مثلاً قتل، لوگوں کے مال کھانا وغیرہ جیسے جرائم کر بیٹھتا ہے۔ حضرت آدمؑ میں حرص کی ابتدائی صورت تھی جو اُن کے ترکِ اَولیٰ کا سبب بنی۔ پھر اُن کی اولاد میں حرص کا زور بڑھتا ہی چلا گیا یہاں تک کہ وہ کافر، مشرک، ظالم، قاتل اور غاصب تک ہو گئے اِسی لیے یہ کہنا درست ہے کہ حرص کفر کی جڑ بنیاد ہے)

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "کفر کی جڑ بنیاد (ارکانِ کفر) چار ہیں:
(۱) دنیا کی دولت کی طرف رغبت اور کشش۔

(۲) دولتِ دنیا کے زوال کا خوف،
(۳) امامِ برحق سے ناراض ہونا اور اُسے نہ ماننا،
(۴) ظالم وجابر بادشاہوں کی محبّت میں ائمۂ برحق پر غصّہ کرنا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:
"اللہ عزّ وجلّ کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں: (۱) دنیا کی محبّت،
(۲) حکومت حاصل کرنے کی محبّت،
(۳) کھانے پینے کی محبّت،
(۴) سونے (نیند) کی محبّت،
(۵) عیش و آرام وراحت کی محبّت،
(۶) عورت کی محبّت۔"

* * *

* نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کسی نے دریافت کیا کہ: "خداوندِ عالم کے نزدیک سب سے بُرا عمل کونسا ہے۔"؟
آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: (۱) "اللہ جلّ شانہٗ ساتھ کسی دوسرے خدا کو اُس کا شریک قرار دینا۔"

• عرض کیا گیا: "اِس کے بعد کونسا گناہ سب سے بڑا ہے"؟
• ارشاد فرمایا: (۲) "قطعِ رحم"۔ (یعنی) اپنے والدین اور رشتے داروں، مومن بھائیوں، دوستوں سے تعلّقات توڑ کر اُن پر رحم نہ کرنا۔ یا اُن کا حق نہ ادا کرنا۔"
• عرض کیا گیا: "اِس کے بعد پھر کونسا گناہ سب سے بڑا ہے"؟
• آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
(۳) بُرے کاموں کی ترغیب دینا اور اچھے کاموں سے روکنا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا کہ: "ایک شخص آپؑ کا پیروکار (شیعہ) تو ہے، مگر جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا، اور جب امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔"؟
امام علیہ السّلام نے فرمایا: "یہ کفر کی ادنیٰ (سب سے چھوٹی) منزلت ہے، البتّہ ایسا شخص کافر نہیں۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "شقاوت (یعنی دل کے سخت ہوجانے کی نشانیوں میں (۱) آنکھ کا خشک ہوجانا یعنی نہ رونا،

(۲) دل کا سخت ہونا۔ یعنی کسی پر رحم نہ کھانا اور آخرت کو بھول جانا۔
(۳) طلبِ دنیا کی سخت حرص۔ (۴) گناہوں پر اصرار۔ (یعنی) بار بار گناہ کرنا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ: "کیا میں تمھیں بتا دوں کہ تم میں سب سے بُرا آدمی کون ہے"؟

- لوگوں نے عرض کی: "ضرور یا رسول اللہ"
- آپؐ نے فرمایا: "(۱) جو شخص اپنی عطا کو روک دے،
(۲) جو اپنے غلام کو (نوکر یا ماتحت کو) مارے،
(۳) جو شخص اکیلا کھانا کھائے۔"

لوگوں نے سمجھا کہ شاید خدا نے اِس سے بدتر انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ مگر جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تم کو اِس سے بھی بُرے آدمی کو بتلاؤں"؟

لوگوں نے عرض کی: "ضرور بتائیے"۔

آپؐ نے فرمایا: "(۱) فحش گندے الفاظ استعمال کرنے والا اور لوگوں پر لعن طعن کرنے والا۔ خاص طور پر جب کسی مومن کا ذکر اُس کے سامنے کیا جائے تو وہ اُس پر لعن طعن کرے اور جب خود اُس کا ذکر

لوگوں کے سامنے کیا جائے تو لوگ اُس پر لعنت کریں۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ منافق ہوگا، چاہے وہ نماز، روزہ کا پابند ہو، اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو۔

(۱) امانت میں خیانت کرے،

(۲) وعدہ خلافی کرے،

(۳) جب بولے تو جھوٹ بولے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ: "کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ عادتوں کے اعتبار سے مجھ سے سب سے زیادہ دور کون شخص ہے"؟

لوگوں نے عرض کی: "ضرور یا رسول اللہ ص۔"

آپ ص نے فرمایا: "(۱) گلیارا (۲) بے حیا۔ (۳) بدزبان (۴) کنجوس (۵) اِترا کر چلنے والا (۶) مکّار حیلہ باز (۷) کینہ پرور۔ یعنی لوگوں سے دل میں دشمنی رکھنے والا۔ (۸) حسد کرنے والا (۹) جس کا دل سخت ہو، (یعنی) بے رحم (۱۰) ہر نیک کام سے دور رہنے والا (۱۱) ہر وہ شر جس سے بچنا چاہیئے اُس سے بے خوف ہو کر نیکی کی اُمید رکھنے والا۔"

* * *

★ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"خداوندِ عالم جب کسی کو برباد کرنا چاہتا ہے تو اُس سے حیا کو دور کر دیتا ہے، جب حیاء نہیں رہتی تو وہ خیانت کرنے والا بن جاتا ہے پھر لوگ اُس پر بھروسہ نہیں کرتے اِس لیے وہ امین نہیں رہتا۔ آخر کار وہ سخت دل، بدمزاج اور ترش رو بن جاتا ہے جب ایسا ہو جاتا ہے تو ایمان اُس کی گردن سے نکل جاتا ہے، اور پھر اس حالت میں پہنچ کر وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت اور تمام اُن انبیاءؑ کی بھی جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں (۱) خدا کی کتاب میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے والا۔

(۲) میری سنّت (یعنی) طریقۂ زندگی کو ترک کرنے والا،

(۳) خدا کی قضا و قدر کے فیصلوں کو جھٹلانے والا۔

(۴) میری عترتؑ کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا۔

(۵) مالِ غنیمت کو خمس نکالے بغیر استعمال کرنے والا۔

* * *

★ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"کفر چار ستونوں پر قائم ہے: (۱) حد سے بڑھی ہوئی کاوش وکوشش (۲) جھگڑالوپن (۳) کج رَوی (۴) اور اختلاف۔

(۱) پس جو شخص بے جا تعمّق وکاوش کرتا ہے، وہ حق کی طرف رُجوع نہیں ہوتا۔ (حق سے محروم رہتا ہے)

(۲) جو جہالت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے کرتا ہے وہ حق سے اندھا ہی رہتا ہے۔

(۳) جو حق سے منھ موڑ لیتا ہے (کج رَوی اختیار کرلیتا ہے) وہ اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھنے لگتا ہے، اور گمراہی کے نشے میں مدہوش ہوجاتا ہے۔

(۴) اختلاف: جو حق کی خلاف ورزی کرتا ہے اُس کے راستے بہت دشوار اور اُس کے معاملات سخت پیچیدہ ہوجاتے ہیں، اور بچ کر نکلنے کی راہ اُس کے لیے تنگ ہوجاتی ہے۔

(از نہج البلاغۃ)

★ ★ ★

رِیاکاری ۔ دکھاوا

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے آپ کو ریاکاری سے بچاؤ۔ کیوں کہ جو عمل خدا کے علاوہ کسی اور کو خوش کرنے کے لیے یا کسی کو دکھانے کے لیے کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کا اجر اُسی کے سپرد کر دیا کرتا ہے جس کے لیے وہ عمل کیا جاتا ہے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو کام اللہ عزّ وجلّ کی خوشنودی و رضا حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اُس کام کا تعلّق اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے اور جو کام بندوں کی خوشی یا تعریف حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے وہ کام اللہ کی طرف نہیں جاتا۔"

★ نیز آپؑ نے فرمایا: "ہر ریا شرک ہے۔"

* * *

★ نیز امام علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوندِ عالم کا ارشاد فرمانا کہ: "فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا" اھ (سورۃ ۱۸ آیت ۱۱۰)
یعنی: "جو کوئی اپنے مالک سے ملاقات کی تمنّا رکھتا ہے پس اُس کو

چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے مالک کی عبادت (معنوی۔ اطاعت) میں کسی کو شریک نہ بنائے۔" (القرآن) (سورۃ الکہف آیت ۱۱۰ پ ۱۶)

پس جو کوئی خدا سے ثواب حاصل کرنے کے لیے کام نہیں کرتا بلکہ لوگوں کی مرضی اور خوشی حاصل کرنے کے لیے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اُس کی تعریف اور چرچا کریں تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے مالک کی عبادت میں دوسروں کو شریک بناتا ہے۔ مگر جو چھپ کر نیکی کرتا ہے، کچھ وقت نہ گذرے گا کہ خداوندِ تعالیٰ اُس کو اُس کے اُس نیک عمل کا بدلہ عطا فرما دے گا۔ اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا، کچھ عرصے بعد خدا اُس کے لیے بدلہ ظاہر کر دے گا۔"

* * *

* * *

★ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی اپنی کسی حالت کو چھپائے رکھتا ہے خدا اُس کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ پھر اُس کی نیکی لوگوں پر از خود ظاہر ہو جاتی ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب فرشتہ کسی کا عمل لے کر اوپر جاتا ہے اور جب اُس عمل کی نیکیاں لے کر مقامِ ردّ و قبول میں پہنچتا ہے تو اللہ عزّ وجلّ ارشاد

فرماتا ہے کہ اِس کی نیکیاں سِجّین (یعنی) جہنّم کے آخری طبقے میں ڈال دو۔ کیوں کہ اُس نے اپنے اس نیک عمل سے میرے سوا میرے غیر کو بھی خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔" (یعنی عملِ خالص میری خوشی کے لیے نہیں کیا تھا۔"

* * *

★ جناب امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ: "خود نمائی (خود کو دکھانے) کے تین مواقع ہوتے ہیں:

(۱) اپنے عمل پر خوشی اور فخر کرنا۔

(۲) جب لوگ نہ دیکھتے ہوں تو نیک عمل میں سُستی کرنا (خاص طور پر) جب اکیلا ہو۔

(۳) اور یہ خواہش کرے کہ اُس کی ہر نیکی پر اُس کی تعریف کی جائے"۔

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگوں کی بُری نیتیں پوشیدہ ہوں گی اور اُن کے ظاہری نیک اعمال دنیاوی لالچ کے لیے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے اُن کا مقصد اللہ تعالیٰ کی قربت یا خوشی حاصل کرنا نہ ہوگا، بلکہ اُن کی وہ دینداری، ایمانداری صرف لوگوں کو دکھانے اور اُن سے تعریف حاصل کرنے کے لیے ہوگی۔ خدا کی سزاؤں کا خوف اُن کے

دلوں میں قطعًا نہ ہوگا، حالانکہ وہ خدا کو اِس طرح پُکاریں گے جیسے کوئی ڈوبنے والا پکارتا ہے۔ (یعنی زبردست بناوٹ (ایکٹنگ) کریں گے) لیکن خدا اُن کی دعاؤں کو قبول نہ کرے گا۔"

* * *

* فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ: "ایک شخص صلۂ رحم کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے، اُس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے مگر بعد میں وہ لوگوں سے اپنی نیکی کا ذکر کرتا ہے پس خدا کے دفتر میں اُس پوشیدہ طور پر انجام دینے والی نیکی کو ظاہری طور پر (دکھاوے کی) انجام دی جانے والی نیکی لکھ دیا جاتا ہے۔ مگر جب وہ دوبارہ لوگوں کے سامنے اپنی اُس نیکی کا ذکر کرتا ہے تو اُس ظاہری نیکی کو بھی مٹا کر ریاکاری (دکھاوا) لکھ دیا جاتا ہے۔"

* * *

نیز آپؑ سے کسی نے دریافت کیا کہ: "ایک شخص کوئی اچھا عمل کرے اور اُس کو کوئی دیکھ لے تو وہ خوش ہو"؟

امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اِس میں کوئی حرج نہیں۔ کیوں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جب نیک کام کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگ اُس کی نیکیاں جان لیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ اُسی نیّت اور مقصد کو سامنے رکھ کر نیکی نہ کرتا ہو۔ اِس صورت میں ریا ہوگی خلوص نہ ہوگا۔"

* * *

طلبِ ریاست

حکومت حاصل کرنے کی ہوس

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "مسلمانوں اور دین میں حکومت حاصل کرنے کی ہوس اِس سے بھی کہیں زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے کہ جیسے دو[۲] شکاری بھیڑیے کسی ایسے بکریوں کے گلّے میں آجائیں جس گلے میں کوئی نگہبان چرواہا نہ ہو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے آپ کو ایسے سرداروں اور دولت مندوں سے بچائے رکھو جو ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم جو اُن کے پیچھے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوگا اور اُس نے دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔"

* * *

★ نیز آپؑ نے فرمایا کہ: "خدا کی حجّت (امامِ برحق) کے سوا کسی کو اپنا سردار نہ بناؤ، ورنہ اُس کی ہر بات کی تصدیق کرنا پڑے گی۔ اِس طرح تم خطروں میں پڑ جاؤ گے۔ اگر نوکری کرو تو حاکمِ باطل کے قول کی تصدیق کرنے سے خود کو بچائے رہو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:
"حکومت کو طلب نہ کرو، اور ظالموں کی پیروی نہ کرو، اور ہمارے ذریعہ لوگوں کا مال نہ کھاؤ۔ اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کرو جو ہم خود اپنے بارے میں نہیں کہتے۔ (یعنی ہمارے فضائل میں غلو نہ کرو) کیوں کہ قیامت کے دن تمھیں خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ پس اگر تم سچے ہو تو ہم تمھاری تصدیق کریں گے، اور تم جھوٹے ہو تو ہم تمھیں جھوٹا کہیں گے۔"

★★★

اعمالِ آخرت (یعنی نیک اعمال) کے ذریعہ سے دنیا کمانے کی کوششیں کرنا

★★★

★ راوی یونس بن ظبیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سنا کہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا کہ:
"جو لوگ دین کو بہانہ بنا کر دنیا کمانا چاہتے ہیں اُن کے لیے ہلاکت ہو، اور ایسے لوگوں کے لیے بھی ہلاکت ہو جو اُن کو قتل کر لے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی تعلیم دیتے ہیں، اور اُن لوگوں کے لیے بھی بربادی ہو جن میں رہ کر مومن کو تقیہ کرنا پڑے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ اُن کو ایسی سزا دوں دوں گا کہ لوگ حیران ہو جائیں گے۔"

★★★

وہ جو عدل وانصاف کی تعریف کرے
مگر اُس کا عمل اُس کے خلاف ہو

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اور افسوس میں وہ شخص ہوگا، جو انصاف کی تعریف کرتا تھا مگر عمل اُس کے خلاف کرتا تھا۔"

* * *

★ نیز فرمایا کہ: "قیامت کے دن ایسا ہی آدمی سب سے زیادہ خدا کی سزا میں ہوگا۔"

* * *

★ نیز فرمایا کہ: "ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی شخص خداوندِ عالم سے کچھ اجر نہ پائے گا، بغیر عمل کے۔"

* * *

★ نیز فرمایا کہ: "خداوندِ تعالےٰ کا یہ ارشاد فرمانا: فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ" (القرآن) (سورۃ ۲۶ الشعراء آیت ۹۴ پ ۱۹)

یعنی: "ان باطل خداؤں اور اُن کے پیروکاروں کو اُلٹے منھ جہنم میں ڈال دو۔"

یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں مگر جب دوسرا عدل کرتا ہے تو اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔"

* * *

لوگوں سے جھگڑا اور دشمنی کرنا

* * *

★ جنابِ امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے کو جھگڑوں اور دشمنیوں سے بچائے رہو۔ کیوں کہ یہ دونوں چیزیں بھائیوں کے دلوں میں بیماری اور نفاق پیدا کر دیتی ہیں۔"

* * *

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص تین چیزوں کے ساتھ خدا سے ملے گا، وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے گا جنّت میں داخل ہو سکے گا۔
(۱) جس کا اخلاق اچھا ہو،
(۲) جو لوگوں کے سامنے بھی اور اکیلے میں بھی خدا سے ڈرتا ہو،
(۳) اگرچہ حق پر ہو مگر اس کے باوجود جھگڑے نہ کرے۔"

* * *

★ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص خدا کی قسم جھگڑوں میں کھاتا ہے، بہت جلد اُس کا بھرم کھل جاتا ہے اور وہ خود اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا: "نہ تو حلیم و بُردبار کسے جھگڑا کرو اور نہ احمق و بیوقوف سے۔ کیوں کہ حلیم و بُردبار تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور احمق و بیوقوف تمھیں ستانے پر اُتر آئے گا۔"

* * *

★ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے مجھ سے یہی کہتے تھے کہ:
"اے محمدؐ! خود کو لوگوں کی دشمنیوں اور جھگڑوں سے بچائے رکھو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے آپ کو شر انگیز باتوں سے بچائے رہو، کیوں کہ وہ گنہگاری کا سبب اور پوشیدہ عیوب کو ظاہر کرانے کا باعث بنتی ہیں۔" اور فرمایا کہ "عزّت بھی جاتی رہتی ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے دشمنیوں اور نفرتوں کو بویا اُس نے دشمنیوں اور نفرتوں کو کاٹا۔" (یعنی جو بوؤ گے وہی کاٹو گے)

* * *

★ نیز فرمایا: "جھگڑے سے دل متفکّر ہوتا ہے اور نفاق اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔" (اِس لیے جھگڑوں سے بچو۔)

* * *

غضب و غصّہ

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"غصّہ ایمان کو اسی طرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص غصّہ زیادہ کرتا ہے پھر وہ غصّہ کرتے رہنے کا عادی ہو جاتا ہے، پھر وہ بات بات پر غصّہ کر کے خود کو جہنّم کا مستحق بنا لیتا ہے۔ اِس لیے اگر کسی کو غصّہ آئے تو اُس کو چاہیئے کہ اگر وہ کھڑا ہو، تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے شیطان کے وسوسے اُس سے دور ہو جائیں گے۔ اور جس کو اپنے کسی عزیز، رشتہ دار پر غصّہ آئے تو اُس کو چاہیئے کہ اُس سے ہاتھ ملائے۔ کیوں کہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصّہ ختم ہو جاتا ہے۔"

* * *

★ نیز فرمایا: "غصّہ ہر بُرائی کی کنجی ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس ایک

جنگلی عرب آیا اور اُس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! میں جنگل کا رہنے والا ہوں، مجھے ایسی نصیحت فرمائیں جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو۔"

جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ غصّہ نہ کرو۔"

اُس عرب نے یہی سوال تین دفعہ دُہرایا۔ آنحضرتؐ نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا کہ: "غصّہ نہ کیا کرو۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "غصّے سے زیادہ بُری چیز نہیں، اِس لیے کہ غصّے کی وجہ سے آدمی ناحق قتل بھی کر دیتا ہے اور پاکدامن عورتوں پر تہمتیں بھی لگا دیتا ہے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "جو شخص اپنا غصّہ روکے گا خدا اُس کی شرمگاہ کی پردہ پوشی کرے گا۔" (یعنی اُس کے جنسی گناہ چھپے رہیں گے)

* * *

★ فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ توراۃ میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی کی کہ: اے موسیٰ! تم اپنے غصّے کو ان لوگوں سے روکو جن پر اللہ نے تمھیں

قدرت دی ہے، تاکہ میں تم سے اپنا غصّہ روک دوں۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندِ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا کہ "اے ابنِ آدمؑ! اپنے غصّے کے وقت مجھے یاد کر، تاکہ میں اپنے غصّے کے وقت تجھے یاد رکھوں۔" (یعنی غصّے کے وقت خدا کی سزا کو یاد کر کے معاف کر دو، تاکہ خدا جب تم پر غصّہ کرے تو تمھیں معاف کر دے)

(بجائے دشمن پر غصّہ کرنے کے) میرے انتقام لینے پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام لینا تیرے انتقام لینے سے کہیں بہتر ہوگا۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "غصّہ ایک شیطانی آگ کا شعلہ ہے جو آدمی کے دل میں آگ لگا دیتا ہے۔ اِسی لیے جب تم میں سے کوئی غصّہ ہوتا ہے تو اُس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں، اور شیطان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ پس جو تم میں سے ایسی حالت سے ڈرتا ہے اُس کو چاہیئے کہ زمین پر لیٹ جائے۔ یعنی اگر غصّہ کرنے والا کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اِس صورت میں شیطانی وسوسے اُس سے دور ہو جائیں گے۔"

* * *

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "غصّہ عقلمند آدمی کے دل سے بہت سی صلاحیتوں اور خوبیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ جو اپنے غصّے پر قابو نہیں رکھتا، وہ اپنی عقل پر بھی قابو نہیں رکھ سکتا۔"

★ ★ ★

★ جناب امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اَلْحِدَّةُ ضَرْبٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ لِاَنَّ صَاحِبَهَا يَنْدَمُ فَاِنْ لَّمْ يَنْدَمْ فَجُنُوْنُهٗ مُسْتَحْكَمٌ۔"
یعنی: "غصّہ ایک قسم کی دیوانگی ہے۔ کیوں کہ غصّہ کرنے والا بعد میں پشیمان و نادم ضرور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ نادم نہ ہو، تو اُس کی دیوانگی پختہ ہے۔" (یعنی۔ پھر اُس غصّہ پر نادم نہ ہونے والے میں اور ایک پاگل و دیوانے میں کوئی فرق نہیں)

(از نہج البلاغۃ)

★ ★ ★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے آپ کو نہ روکے، خداوندِ عالم روزِ قیامت اُس کے عیوب شمار کرے گا۔ اور جو اپنے غصّے کو روکے رہتا ہے، خداوندِ تعالےٰ روزِ قیامت اُس پر عذاب نہیں کرے گا۔"

★ ★ ★ ★ ★

NAJAF BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

حسد

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جو گناہ جلدی، بے فکری، غفلت میں ہو جاتا ہے خداوندِ عالم اُس کو معاف کر دیا کرتا ہے، مگر حسد ایمان کو اِس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو۔" (جلا کر راکھ بنا دیتی ہے)

★★★

★ فرزندِ رسولِ خدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ سے ڈرتے رہو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ ؑ ایک سفر پر چلے تو اُن کا ایک پستہ قد صحابی بھی آپ ؑ کے ہمراہ چلا۔ جب حضرت عیسیٰ ؑ دریا کے کنارے پر پہنچے تو خدا کی ذات اور قدرت پر پورا یقین رکھتے ہوئے اُنھوں نے بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چلنے لگے۔ آپ ؑ کے اُس صحابی نے جب یہ دیکھا تو اُس نے بھی پورے یقین اور ایمان کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ ؑ سے جا ملا۔ اب اُس کے دل میں غرور نے جگہ پائی اور دل میں کہنے لگا کہ جس طرح عیسیٰ ؑ پانی پر چل سکتے ہیں، میں بھی چل سکتا ہوں اِس لیے اُن کو مجھ پر کیا فضیلت"؟

یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں ڈوبنے لگا تو آپ ؑ سے فریاد کی۔ آپ ؑ نے اُس کو پانی سے نکالا۔ اُس نے توبہ کر لی، اللہ نے توبہ قبول کی اور وہی مرتبہ اُسے عطا کیا۔"

★★★